

دروس الغریب

1925

مؤلف

ظفر اقبال، ایم اے، بی بی
لیکچرار، سنٹرل ٹریننگ کالج، لاہور

محمد نسیم الصدیقی، مولوی فاضل، منشی فاضل
معلم، گورنمنٹ ہائی اسکول، شہر سیالکوٹ

المکتبۃ الحجازیۃ، بسیدن روڈ۔ لاہور

۱۹۳۱ء

۱۳۴۹ھ

59899

1925

دیباچہ

صفحات آئندہ میں عربی قواعد کے ضروری اسباق ہیں۔ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ متعلمین صرف و نحو کی ابتدائی باتیں پچھلی جماعتوں میں پڑھ آئے ہیں۔ پہلے اٹھارہ اسباق افعال وغیرہ کی مشق کے لئے ہیں۔ اساتذہ کو شکایت ہے کہ طلبہ سہولت سے افعال کے مختلف صیغے نہیں بنا سکتے۔ اسی لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہر ضروری فعل پر ایک مستقل سبق لکھا جائے۔ کسی فعل کی بناؤٹ میں جن خاص امور کا دھیان رکھنا ضروری ہے، مشق سے پہلے ایک مختصر سے نوٹ میں ان کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ چار سبق مرکبات ناقصہ کے ہیں۔ تیئیسویں سبق سے چھٹے شروع ہو جاتے ہیں۔

نحوی مسائل کے متعلق یہ احتیاط کر لی گئی ہے کہ صرف ضروری مسائل کا انتخاب ہو۔ ہر سبق میں صرف اتنی ہی تفصیل روادھی گئی ہے، جسے سمجھنے میں طلبہ کا دماغ پریشان نہ ہو۔ جو مسائل درج کئے گئے ہیں، انہیں مختلف پیروں میں تقسیم کر دیا ہے اور جہاں ممکن اور ضروری تھا، مسائل کی تشریح کو مناسب شقوں کے

ما تحت درج کیا ہے۔ مشقی جملے اسی تشریح کے مطابق ہیں۔
 تشریح اور مشقی پیروں پر یکساں نمبر لگائے گئے ہیں تاکہ اساتذہ
 کو مشقی جملوں کی تلاش میں دقت نہ ہو۔ ترجمے کے لئے چند
 متفرق کہانیاں اخیر میں بڑھادی گئی ہیں۔ عربی جملوں کی ترکیب
 سمجھانے کے لئے اردو و طرز ادا میں حسب ضرورت ترمیم کر لی گئی
 ہے۔ تدریسی سہولت مد نظر تھی۔ امید کہ ارباب ذوق سلیم کو

یہ بات گراں نہ گذرے گی۔

یہ ضروری نہیں کہ کسی مشق کو مکمل کرنے کے بعد ہی دوسری

کو شروع کیا جائے۔ ہر ایک مشق میں کافی جملے ہیں۔ جب

طلبہ کو کسی قاعدے کی مشق ہو جائے، تو باقی جملے چھوڑ دیں۔

اور اگلی مشق شروع کر دیں۔ جو جملے پہلی بار رہ جائیں، انہیں

اعادے میں لیا جاسکتا ہے۔

ظ . ا .

م . ب .

فہرست

| نمبر | موضوع | صفحہ | نمبر | موضوع | صفحہ |
|------|------------------------|------|------|----------------------|------|
| ۱ | ماضی مطلق | ۱ | ۲۰ | مرکب تصدیقی | ۲۹ |
| ۲ | ماضی قریب | ۲ | ۲۱ | جار و مجرور | ۳۳ |
| ۳ | ماضی بعید | ۴ | ۲۲ | عدد و معدود | ۳۵ |
| ۴ | ماضی مجہول | ۵ | ۲۳ | فاعل | ۳۹ |
| ۵ | ماضی منفی | ۶ | ۲۴ | ناشب فاعل | ۴۶ |
| ۶ | فعل مضارع | ۹ | ۲۵ | مفعول بہ | ۴۹ |
| ۷ | مضارع مجہول | ۱۰ | ۲۶ | انواع اعراب | ۵۲ |
| ۸ | ماضی استمراری | ۱۱ | ۲۷ | مبتدا و خبر | ۵۷ |
| ۹ | مضارع مختص بجاں مستقبل | ۱۲ | ۲۸ | افعال قلوب | ۶۲ |
| ۱۰ | مستقبل مؤکد | ۱۴ | ۲۹ | مفعول مطلق | ۶۵ |
| ۱۱ | مستقبل منفی مؤکد | ۱۵ | ۳۰ | مفعول لہ | ۶۷ |
| ۱۲ | نفی جہدلم | ۱۶ | ۳۱ | مفعول فیہ | ۶۸ |
| ۱۳ | امر حاضر | ۱۸ | ۳۲ | افعال ناقصہ | ۷۱ |
| ۱۴ | امر غائب | ۲۰ | ۳۳ | افعال مقاربہ | ۷۵ |
| ۱۵ | فعل نہی | ۲۱ | ۳۴ | ما "و" "لا" | ۷۸ |
| ۱۶ | اسم فاعل | ۲۳ | ۳۵ | حروف مشبہ بفعال | ۷۹ |
| ۱۷ | اسم مفعول | ۲۴ | ۳۶ | افعال تعجب | ۸۲ |
| ۱۸ | اسم تفضیل | ۲۵ | ۳۷ | افعال مدح و ذم | ۸۴ |
| ۱۹ | مرکب اضافی | ۲۶ | ۳۸ | متاثری | ۸۷ |

| نمبر | موضوع | صفحہ | نمبر | موضوع | صفحہ |
|------|-----------------|------|------|--------------------|------|
| ۳۹ | تاکید | ۹۱ | ۲۵ | بعض اسماء عالمہ .. | ۱۱۴ |
| ۴۰ | یدل | ۹۵ | ۲۶ | اسم تفضیل | ۱۱۶ |
| ۴۱ | حال | ۹۷ | ۲۷ | کلمات استقہام .. | ۱۲۰ |
| ۴۲ | تیسیر | ۱۰۲ | ۲۸ | جملہ شرطیہ | ۱۲۲ |
| ۴۳ | استثنا | ۱۰۸ | ۲۹ | متفرق حروف .. | ۱۲۷ |
| ۴۴ | اسم موصول | ۱۱۲ | ۵۰ | صلوات افعال .. | ۱۳۳ |

متفرق کہانیاں

| | | | | | |
|----|---------------------------|-----|----|--------------------|-----|
| ۱ | حضرت لقمان اور ادب | ۱۲۰ | ۱۱ | مالک بن دینار .. | ۱۴۴ |
| ۲ | پاسیانی | ۱۲۰ | ۱۲ | معتصم اور گدھا .. | ۱۴۵ |
| ۳ | عمر بن عبدالعزیز کا حکم | ۱۲۰ | ۱۳ | دو پلید طیب چیزیں | ۱۴۵ |
| ۴ | ہارون الرشید | ۱۲۱ | ۱۴ | لڑائی کا دلدادہ .. | ۱۴۶ |
| | اور ابو معاویہ | ۱۲۱ | ۱۵ | اشدر کی رحمت .. | ۱۴۷ |
| ۵ | مامون اور بدو .. | ۱۲۱ | ۱۶ | خزانہ اور سیاح .. | ۱۴۷ |
| ۶ | معتصم اور فتح بن قاقان | ۱۲۲ | ۱۷ | حجاج اور بنی عجل | ۱۴۸ |
| ۷ | عمر بن عبدالعزیز کی تواضع | ۱۲۲ | ۱۸ | کا ایک آدمی | ۱۴۸ |
| ۸ | حضرت جعفر اور آپ کا غلام | ۱۲۳ | ۱۹ | بصری اور مدنی | ۱۴۹ |
| ۹ | جا حظ اور عورت | ۱۲۳ | ۲۰ | قیس بن سعد اور بدو | ۱۵۰ |
| ۱۰ | دعا | ۱۲۴ | ۲۰ | حکایت ادھم | ۱۵۱ |

لغات ۱۵۳ لغایت ۲۰۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

۱۔ ماضی مطلق

جس فعل سے کسی کام کا گزشتہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جائے، اُسے فعل ماضی کہتے ہیں [”ماضی“ کے معنی ہیں ”گزرنے والا“]۔

اگر اُس فعل سے صرف یہی پتہ چلے کہ کام گزشتہ زمانے میں ہوٹا اور یہ مفہوم نہ ہو کہ اس کام کو واقع ہوئے تھوڑا یا زیادہ عرصہ گزرا ہے، تو اُسے ماضی مطلق کہتے ہیں۔ [”مُطْلَق“ کے معنی ہیں ”آزاد“، یعنی اُس فعل کا زمانہ قُرب و بُعد وغیرہ کی قید سے آزاد ہے]، جیسے ذَهَبَ : وہ گیا، ذَهَبَتْ : وہ گئی۔

ماضی مطلق کی گردان حفظ یاد کر کے غائب و مخاطب و متکلم، واحد و ثننیہ و جمع اور مذکر و مؤنث کے صیغوں کی بناوٹ اچھی طرح ذہن نشین کر لی جائے۔

مشق + قانما + ارسلت

وہ دونوں کھڑے ہوئے۔ میں نے بھیجا۔ انہوں
 (مؤنث) نے انکار کیا۔ اُس (مؤنث) نے کھینچا۔
 اُس نے وصویا۔ میں نے اٹھایا۔ تم چلے۔ اُس نے
 چکھا۔ انہوں (مؤنث) نے توبہ کی۔ ہم دونوں نے شکر
 کیا۔ اُن دونوں (مؤنث) نے پیا۔ تم نے خریدا۔ تم
 (مؤنث) نے سنا۔ تو (مؤنث) نے جلا دیا۔ میں نے
 پکارا۔ ہم دونوں نے بخشا۔ تو (مؤنث) نے کہا۔ تم دونوں
 مسکرائے۔ تم نے بخشش طلب کی۔ انہوں نے تلاش کی۔
 انہوں (مؤنث) نے فزع کیا۔ تم دونوں کمزور ہو گئیں۔ تو گیا۔
 میں نے پیا۔ ہم نے تجربہ کیا۔ اُس کی تسلی ہو گئی۔ میں نے
 لڑھکایا۔ وہ پھاگ گئے۔ انہوں (مؤنث) نے پھیلایا۔ انہوں
 (مؤنث) نے سیا۔ تو چلا۔ انہوں نے پیٹا۔ اُس (مؤنث) نے
 بیت کی۔ تو نے تیر مارا۔ وہ نرم ہوئی۔

۲۔ ماضی قریب

جس فعل سے یہ ظاہر ہو کہ کام گزشتہ زمانے میں ہوا،

لیکن اُسے گزرے ہوئے بہت مدت نہیں ہوئی، اُس فعل کو
ماضی قریب کہتے ہیں۔

ماضی مطلق کے صیغے پر قَدْ لگانے سے ماضی قریب کے
معنی حاصل ہو جاتے ہیں، لیکن قَدْ کا لفظ مختلف صیغوں
پر داخل ہوتے وقت تبدیل نہیں ہوتا، جیسے قَدْ ذَهَبَ :
وہ چلا گیا ہے، قَدْ ذَهَبَتْ : وہ چلی گئی ہے۔

مشق

اُس نے جھٹلایا ہے۔ انہوں نے ڈرایا ہے۔ انہوں
(مؤنث) نے غور و فکر کیا ہے۔ وہ سیاہ ہو گئی ہے۔ میں
نے ظاہر کر دیا ہے۔ تو (مؤنث) نے چھپایا ہے۔ تم (مؤنث)
نے پہنایا ہے۔ وہ گزری ہے۔ میں نے گمان کیا ہے۔ اُن
دونوں (مؤنث) نے سنا موڑا ہے۔ ہم نے طلب کیا ہے۔
وہ دونوں بھاگ گئے ہیں۔ تو نے خرچ کیا ہے۔ تم دونوں
(مؤنث) نے بھروسا کیا ہے۔ تم نے پہچانا ہے۔ میں پھر
گئی ہوں۔ وہ سفید ہو گیا ہے۔ اُن دونوں (مؤنث) نے
خرچ کیا ہے۔ ہم بھاگ گئے ہیں۔ تو (مؤنث) نے کہا
ہے۔ انہوں (مؤنث) نے مٹا دیا ہے۔ میں نے وکیل
بنایا ہے۔ وہ خوف کھا گئی ہیں۔ تو غائب ہو گئی ہے۔

تم کامیاب ہو گئے ہو۔ میں ہیبت زدہ ہو گئی ہوں۔ اُس
(مؤنٹ) نے جواب دے دیا ہے۔ اُنہوں (مؤنٹ) نے
دور کر دیا ہے۔ اُنہوں نے تیر چلا دئے ہیں میں پشیمان
ہو گئی ہوں۔

۳۔ ماضی بعید

جس فعل سے مدت کا گزرا ہو ا زمانہ سمجھا جائے ، اُسے
ماضی بعید کہتے ہیں۔

ماضی مطلق کے صیغے پر کان بڑھانے سے ماضی بعید
کے معنی حاصل ہوتے ہیں۔ ماضی مطلق کے صیغوں کے
ساتھ ساتھ کان کے صیغے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں ،
جیسے کان ذہب : وہ گیا تھا ، کانت ذہبت : وہ
گئی تھی۔

کان کی گردان حفظ یاد کر لی جائے۔

مشق

اُس نے حکم دیا تھا۔ تم دونوں بولے تھے۔ اُس (مؤنٹ)
نے صبر کیا تھا۔ اُنہوں (مؤنٹ) نے خرچ کیا تھا۔ ہم

دونوں نے تکلیف دی تھی۔ میں نے مٹہ موڑا تھا۔ تو خاموش ہو گیا تھا۔ تم دونوں (مؤنث) نے کوشش سے کہا یا تھا۔ تم (مؤنث) نے اٹھایا تھا۔ ان دونوں نے طلب کیا تھا۔ تو (مؤنث) نے تلاش کی تھی۔ میں نے جھٹلایا تھا۔ ہم دونوں نے پورا کیا تھا۔ انہوں نے دیکھا تھا۔ تم (مؤنث) نے انتظار کیا تھا۔ ان دونوں (مؤنث) نے عبادت کی تھی۔ ہم دونوں نے عزت کی تھی۔ ہم نے تسبیح کہی تھی۔ انہوں نے فیصلہ کیا تھا۔ ان (مؤنث) کو افاقہ ہو گیا تھا۔ تم دونوں کا میاب ہو گئی تھیں۔ انہوں نے دیا تھا۔ تو (مؤنث) نے بلایا تھا۔ میں نے کہا تھا۔ تم (مؤنث) نے تیرا سے تھے۔

۴۔ ماضی مجہول

جس فعل کا فاعل مذکور و معلوم ہو، اُسے معروف کہتے ہیں، لیکن جس کا فاعل معلوم نہ ہو، اُسے مجہول کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ماضی مطلق کے صیغہ معروف میں آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دے کر اُس سے پہلے جتنے حروف متحرک

ہوں، اُن کو ضمہ دینے سے مجہول کا صیغہ پیدا ہو جائیگا،
 جیسے وَعَدَ (اُس نے وعدہ کیا) سے وَعِدًا (اُس کے
 ساتھ وعدہ کیا گیا)، تَقَبَّلَ (اُس نے قبول کیا) سے تَقْبُلًا
 (اُسے قبول کیا گیا)۔ اگر ضمے کے بعد کوئی آ جائے،
 تو وہ الف واو سے تبدیل ہو جائے گا، جیسے خَاطَبَ
 (اُس نے مخاطب کیا) سے خُوِطِبَ (اُسے مخاطب کیا
 گیا)۔

ماضی قریب مجہول کے صیغوں میں قَدْ تو بالکل تبدیل
 نہیں ہوگا، صرف اصلی فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں
 کو مجہول بنا دیا جائیگا، جیسے قَدْ وَعِدُوا: اُن سے وعدہ
 کیا گیا ہے۔

ماضی بعید مجہول میں گان کے صیغے تو ساتھ ساتھ بدلتے
 ہی رہیں گے، لیکن مجہول صرف اصلی فعل (یعنی ماضی
 مطلق) کے صیغوں کو بنایا جائیگا، جیسے كَانَتْ وَعِدَتْ:
 اُس عورت کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔

مشق

(اُس پر ظلم کیا گیا۔ تم سے وعدہ کیا گیا۔ اُن (مؤنث) کو
 سکھایا گیا۔ اُن دونوں (مؤنث) کو باہر نکالا گیا۔ تمہاری (مؤنث)

عزت کی گئی۔ مجھ کو عذاب دیا گیا۔ وہ دونوں قید کئے گئے۔
 اُسے قبول کیا گیا۔ اُن کو جھٹلایا گیا۔ وہ پہچانی گئی۔ تو سبھا
 گیا۔ تجھ (مؤنث) کو ڈرایا گیا۔ تم دونوں کو نہلایا گیا۔ مجھ کو
 اٹھایا گیا۔ اُس کو حکم دیا گیا تھا۔ تم کو باہر نکالا گیا تھا۔ اُن کو
 چھوڑ دیا گیا ہے۔ اُن (مؤنث) کو دفن کیا گیا تھا۔ اُن کو
 بلایا گیا تھا۔ اُس (مؤنث) کو جواب دیا گیا ہے۔ تم (مؤنث)
 سے سوال کیا گیا تھا۔ تم کو بلایا گیا تھا۔ وہ دونوں قتل کئے
 گئے تھے۔ اُن دونوں (مؤنث) کی صفت کی گئی تھی۔ اُن
 (مؤنث) کو پھانسی دی گئی تھی۔ اُس (مؤنث) کو راضی کیا گیا
 ہے۔

۵۔ ماضی منفی

جس فعل میں کسی کام کا نہ ہونا پایا جائے، اُسے فعل منفی
 کہتے ہیں۔

ماضی منفی بنانے کا طریق یہ ہے کہ مثبت کے صیغوں پر
 مَا یا لَا داخل کیا جائے۔ مَا داخل کرنے کے لئے کوئی قید
 نہیں، جیسے مَا كَتَبَ: اُس نے نہیں لکھا۔ لیکن ماضی کے
 صیغے پر جب لَا داخل ہو، تو اُس کے بعد عموماً ایک اور صیغہ
 ماضی لَا سَمِيتَ استعمال ہوا کرتا ہے، جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا

صَلَّى : اُس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ۔

مشق

وہ فارغ نہ ہوا ۔ تم کو تھلایا نہ گیا ۔ وہ بیدار نہ ہوئی ۔
 انہوں (مؤنث) نے شکر نہ کیا ۔ تم آگے نہ بڑھیں ۔ ہم دونوں
 نے نہیں پیا ۔ وہ نہ بیٹھے ۔ ہم (مؤنث) کو دیکھا نہیں گیا ۔
 وہ نہیں کھلی ۔ تو نے نہیں پھینکا ۔ ان دونوں نے چا پوسی
 نہیں کی ۔ تو نہیں پھری ۔ تم دونوں (مؤنث) نے کلام نہیں
 کیا ۔ اُس کو رخصت نہ کیا گیا ۔ تم دونوں کو جزا نہیں دی گئی ۔
 نہ اُس نے پیا اور نہ کھایا ۔ نہ اُس (مؤنث) نے تصدیق
 کی اور نہ نماز پڑھی ۔ نہ تم بیٹھے اور نہ تم نے کلام کیا ۔ نہ تمہاری
 (مؤنث) تصدیق کی گئی اور نہ تکذیب ۔ نہ مجھ پر عتاب کیا گیا
 اور نہ میری عزت ہوئی ۔ نہ ہم نے پڑھا اور نہ لکھا ۔ نہ اُسے
 سلام کیا گیا اور نہ اُس سے گفتگو کی گئی ۔ نہ اُس نے جواب
 دیا اور نہ وہ آیا ۔ نہ ہم نے سنا اور نہ ہم نے اطاعت کی ۔
 نہ اُس نے خطبہ دیا اور نہ وہ امام بنا ۔

۶۔ فعل مضارع

عربی میں مضارع کا صیغہ فعل حال اور فعل مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے، جیسے یَکْتُبُ : وہ لکھتا ہے یا لکھے گا۔
مضارع کی گردان حفظ یاد کر کے مفصلہ ذیل باتیں خوب ذہن نشین کر لی جائیں :-

۱۔ مضارع کی علامات (ا، ت، ی، اور ن) میں سے ہر ایک علامت کون کون سے صیغے پر داخل ہوتی ہے؟
ب۔ نون اعرابی کن صیغوں پر داخل ہوتا ہے؟ یہ نون مکسور کب ہوتا ہے؟ مفتوح کب؟
ج۔ جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخری نون کیسے ہیں؟

د۔ کون کون سے صیغے نون اعرابی یا نون ضمیر کے بغیر استعمال ہوتے ہیں؟

مشق

میں حفظ یاد کرونگا۔ وہ مطمئن ہو جائیگا۔ ہم صبر کرتے ہیں۔
وہ چلاتی ہے۔ تو نگہبانی کریگی۔ تو حق رکھتا ہے۔ وہ خاموش

ہو جائیں گے۔ تو ترجمہ کرتا ہے۔ ہم کھیلیں گے۔ تم پیو گی۔
 تو الوداع کیگا۔ تم خیر دو گے۔ وہ بلاقی ہے۔ وہ دونوں عتاب
 کریگی۔ تو دیکھتی ہے۔ تم زندہ رہو گی۔ تو سفر کریگی۔ وہ دونوں
 کھاں اُتارتے ہیں۔ وہ تلاش کریگی۔ وہ بھڑکتی ہے۔ وہ بیچتی
 ہیں۔ ہم ڈریں گے۔ تو کستی ہے۔ وہ راضی ہو جائیں گے۔ تم
 ڈرتے ہو۔ تو بیٹتی ہے۔ تو ظاہر کرے گی۔ تم ملتی ہو۔ تم
 کامیاب ہو گے۔ میں بھاگتا ہوں۔

۱۔ مضارع مجہول

مضارع مجہول معروف سے بنتا ہے۔ مجہول میں علامت
 مضارع ہمیشہ مضموم ہوتی ہے اور باقیل آخر ہمیشہ مفتوح، جیسے
 یَضْرِبُ (وہ پیٹتا ہے یا پیٹے گا) سے یُضْرَبُ (وہ پیٹتا ہے
 یا پیٹے گا، یُقْتَلُ (وہ قتل کرتا ہے یا کریگا) سے یُقْتَلُ
 (وہ قتل کیا جاتا ہے یا قتل کیا جائیگا)۔

مشق

اُسے مضبوط کیا جائیگا۔ وہ چھائی جاتی ہے۔ اُن کی عزت
 کی جائیگی۔ اُن (نوٹ) کی تعریف کی جاتی ہے۔ ہم کو برکت

دی جاتی ہے۔ وہ دونوں دُور کئے جائیں گے۔ تم کو روزی
 دی جاتی ہے۔ تیری اطاعت کی جائیگی۔ وہ پہچانی جائیگی۔
 تیری عبادت کی جاتی ہے۔ تمہاری پیروی کی جائے گی۔ وہ
 کھینچی جائیگی۔ تو ہلاک کی جائیگی۔ اُن کو عذاب دیا جاتا ہے۔
 تم (موت) کو ڈرایا جاتا ہے۔ ہم نکالے جائیگی۔ مجھ پر بوجھ
 ڈالا جاتا ہے۔ اُن دونوں (موت) کو روزی دی جاتی ہے۔ ان
 دونوں پر بوجھ لا دیا جاتا ہے۔ تجھ (موت) کو پردے میں
 رکھا جائیگا۔ اُسے خوف دلایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ مجھے
 بیچا جاتا ہے۔ تم ڈرائے جاؤ گے۔ تم خریدی جاؤ گی۔

۸۔ ماضی استمراری

جس فعل سے زمانہ گزشتہ میں کسی کام کی تکرار سمجھی جائے،
 اُسے ماضی استمراری کہتے ہیں۔
 عربی میں ماضی استمراری کا مفہوم مضارع پر لفظ کان
 لگانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ مضارع کے صیغوں کے ساتھ
 ساتھ کان کے صیغے بھی تبدیل ہوتے رہیں گے، جیسے کان
 یَقُولُ: وہ کہتا تھا، کُنْتُمْ تَسْمَعُونَ: تم سنتی
 تھیں۔

مشق

وہ قتل کرتا تھا۔ ہم ہلاک کرتے تھے۔ وہ دونوں شکر کرتے تھے۔ ہم دونوں عزت کرتے تھے۔ تم دونوں انتقام لیتی تھیں۔ ہم دونوں (مؤنٹ) عاجزی کرتے تھے۔ وہ ظلم کرتے تھے۔ تو ڈھانپتا تھا۔ ہم سلام کرتے تھے۔ میں سکھاتی تھی۔ وہ دونوں نکستی تھیں۔ وہ پٹتا تھا۔ مجھے گالیاں دی جاتی تھیں۔ ان کو سکھایا جاتا تھا۔ تیری (مؤنٹ) تعظیم کی جاتی تھی۔ ان (مؤنٹ) کو جھٹلایا جاتا تھا۔ تم (مؤنٹ) پر ظلم کیا جاتا تھا۔ ان دونوں کو نصیحت کی جاتی تھی۔ تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا۔ ان دونوں (مؤنٹ) کی عزت کی جاتی تھی۔

۹۔ مضارع محض بحال و قبل

فعل مضارع کا صیغہ ویسے تو زمانہ حال و مستقبل دونوں کو شامل ہوتا ہے، لیکن جب اُس پر لے داخل ہو، تو اُس کے معنی حال کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں، جیسے لَبِثًا هَبْ : وہ جاتا ہے۔ اگر یہ مفہوم پیدا کرنا ہو کہ کام زمانہ حال میں کبھی کبھی ہوتا ہے (إِنْ شَاءَ تَقْلِيلِ)، تو مضارع کے صیغے

پر قَدْ لگاتے ہیں، جیسے قَدْ يَدْ هَبُ : وہ کبھی کبھی جاتا ہے۔

اسی طرح اگر مضارع کے صیغے پر مَسَّ یا سَوَتْ لگا دیں، تو اُس کے معنی مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔ مَسَّ مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے اور سَوَتْ مستقبل بعید کے، جیسے سَيَقُولُ : وہ عنقریب کہیگا، سَوَتْ اُخْبِرُ : آگے چل کر بتاؤنگا۔

مشق

تُو بلاتا ہے۔ وہ کبھی کبھی آتا ہے۔ تم ابھی جان لو گے۔ وہ دیر سے داخل ہوگی۔ وہ کبھی کبھی قتل کرتی ہیں۔ میں عنقریب باہر نکالا جاؤنگا۔ وہ غم میں ڈالتا ہے۔ وہ ابھی لکھے گا۔ وہ کبھی کبھی شکر کرتی ہیں۔ تجھے تھوڑی دیر میں نصیحت کی جائیگی۔ تو کھاتی ہے۔ وہ دونوں کبھی کبھی طلب کی جاتی ہیں۔ تھوڑی دیر میں اُس کا حساب لیا جائے گا۔ میں ابھی بولونگا۔ تجھے کبھی کبھی نہلایا جاتا ہے۔ میری عزت کی جاتی ہے۔ تو ابھی غسل کرے گی۔ وہ چلتے ہیں۔ تم آگے چل کر جان لو گے۔ اُن کو کبھی کبھی روزی دی جاتی ہے۔

۱۰۔ مستقبل مؤکد

فعل مستقبل کے معنوں میں تاکید پیدا کرنے کے لئے مضارع کے پہلے ل اور آخر میں نون ثقیلہ (ن) یا نون خفیفہ (ن) لگاؤ، جیسے لَيَقُولَنَّ یا لَيَقُولْنَ : وہ ضرور کہے گا۔
نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کی گردانیں حفظ یاد کر کے مفصلہ ذیل باتیں خوب ذہن نشین کر لی جائیں :-

- ۱۔ نون اعرابی تمام صیغوں سے گر جاتا ہے۔
- ب۔ نون اعرابی کے گر جانے کے بعد جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے آخری و اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے آخری ی بھی گر جاتی ہے۔
- ج۔ جمع مؤنث غائب اور حاضر کے صیغوں میں نون ضمیرہ اور نون ثقیلہ کے درمیان ل لایا جاتا ہے۔
- د۔ خود نون ثقیلہ مفتوح کب ہوتا ہے؟ مکسور کب؟
- ه۔ نون ثقیلہ سے پہلے ل کب آتا ہے؟ نون ثقیلہ و خفیفہ کا ناقبل مفتوح کب ہوتا ہے؟ مضمر کب؟ اور مکسور کب؟
- و۔ مضارع کے کن صیغوں پر نون خفیفہ داخل نہیں ہوتا؟

مشق

وہ ضرور مارے گا۔ وہ ضرور مدد کرینگے۔ تم ضرور جاؤ گی۔
 وہ ضرور قتل کیا جائیگا (خفیہ)۔ تو ضرور طلب کی جائے گی
 (خفیہ)۔ میں ضرور لکھوں گا۔ تم دونوں ضرور سولی دے جاؤ گے۔
 وہ ضرور بیٹھینگے۔ تو ضرور غسل کریں گے۔ وہ ضرور عزت کریں گے
 (خفیہ)۔ وہ ضرور قید کیا جائیگا۔ تم ضرور داخل ہو گے۔ وہ
 ضرور ہوگا (خفیہ)۔ تم ضرور مٹھ موڑو گے (خفیہ)۔ میں ضرور ہلاک
 کرونگا (خفیہ)۔ وہ دونوں ضرور غضبناک ہوں گی۔ تم دونوں ضرور
 قتل کی جاؤ گی۔ میں ضرور ہو جاؤنگا۔ تمہیں ضرور عذاب دیا
 جائیگا۔ ہمیں ضرور سکھایا جائے گا (خفیہ)۔

۱۱۔ مستقبل منفی مؤکد

فعل مضارع کی نفی مطلوب ہو، تو صیغہ مضارع پر لا داخل
 کرو۔ مضارع مثبت کی طرح مضارع منفی بھی فعل حال اور مستقبل
 دونوں کے معنی دیتا ہے، جیسے لَا يَسْمَعُ: وہ نہیں سنتا
 یا وہ نہیں سنیگا۔

لیکن جب مضارع پر لکن داخل ہو، تو مضارع کا صیغہ

مستقبل کے معنوں کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اس میں تاکیدِ نفی کے معنی بھی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے لَنْ یَجْلِسَ : وہ ہرگز نہیں بیٹھے گا۔ اسے نفی تاکید بہ لَنْ بھی کہتے ہیں۔ اس کی گردان حفظ یاد کر کے مفصلہ ذیل امور کو ذہن نشین کر لیا جائے :-

- ۱ - لَنْ نُونِ اِعرَابی کو تمام صیغوں سے گرا دیتا ہے۔
- ب - نُونِ ضمیر پر کوئی عمل نہیں کرتا۔
- ج - باقی صیغوں پر داخل ہوتا ہے، تو بیاعتِ نصب لامِ کلمہ کو فتح دیتا ہے۔

مشق

وہ نہیں کھولے گا۔ وہ خرچ نہیں کریں گے۔ میں ہرگز نہیں مارونگا۔ وہ ہرگز نہیں لکھیں گی۔ ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے۔ وہ روزہ نہیں رکھتی۔ میں نہیں جانا۔ تم ہرگز حاصل نہیں کرو گے۔ وہ ہرگز نہیں کہیں گے۔ تیری ہرگز اطاعت نہ کی جائے گی۔ تم نہیں روکتیں۔ تو نصیحت نہیں کریں گی۔ وہ ہرگز قناعت نہیں کریں گے۔ ہم نہیں سنیں گے۔ تم بخل نہیں کرتے۔ وہ ہرگز نہ کھیلے گی۔ تو ہرگز نہ ہنسے گی۔ وہ دونوں ہرگز نہ ماریں گی۔ مجھے ہرگز نفع نہیں ہوگا۔ تم کو ہرگز نہیں

جدایا جائیگا۔ تیری ہرگز عبادت نہ کی جائیگی۔ وہ نہیں لکھتے۔
تم طلب نہ کرو گی۔ تو شکر نہیں کریگی۔ تم کو ہرگز روزی نہ
دی جائے گی۔

۱۲۔ نفی جحد بلم

مضارع کے صیغے پر لَمَّا داخل کرنے سے بھی ماضی منفی
کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے لَمَّا يَقْتُلُنَّ: اُس نے
قتل نہیں کیا۔ اسے نفی جحد بلم کہتے ہیں۔ مضارع کے صیغوں
پر لَمَّا کے آنے سے جو لفظی تبدیلیاں ہوتی ہیں، وہی لَمَّا
کے داخل ہونے سے ہوتی ہیں سوائے اس کے کہ جہاں
جہاں لَمَّا کے آنے سے مضارع کے آخر میں باءِ ث نصب فتح آتا
ہے، وہاں لَمَّا کے آنے سے لام کلمہ باءِ ث جزم ساکن ہوگا۔
اسی طرح مضارع پر لَمَّا داخل ہونے سے بھی ماضی منفی کے
معنی پیدا ہوتے ہیں، لیکن یہ نفی زمانہ حال تک ممتد ہوتی ہے،
جیسے لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِي قُلُوْبِكُمْ: ایمان ابھی
تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

مشق

وہ کم نہیں ہوا۔ انہوں نے ابھی تک نہیں لکھا۔ تیری

(مؤنث) عزت نہیں کی گئی۔ تم (مؤنث) نے نہیں چھپایا۔ ہم ابھی تک سوار نہیں ہوئے۔ تو (مؤنث) نے نہیں اٹھایا۔ میں نے نہیں لکھا۔ اُن دونوں نے نہیں کہا۔ اُس (مؤنث) نے نہیں کھولا۔ تجھ پر تا حال ظلم نہیں کیا گیا۔ اُس نے نہیں چُرا یا۔ اُنہوں نے چھٹکارا نہیں پایا۔ تو (مؤنث) نے خرچ نہیں کیا۔ تم (مؤنث) نے ابھی تک فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو نے سلام نہیں کیا۔ اُن (مؤنث) کو عذاب نہیں دیا گیا۔ اُسے قبول نہیں کیا گیا۔ تم تا دم نہیں ہوئیں۔ اُنہوں (مؤنث) نے اعتراف نہیں کیا۔ میں نے ابھی تک پیروی نہیں کی۔

۱۳۔ امر حاضر

جس فعل میں مخاطب کے متعلق کوئی حکم یا فرمائش پائی جائے، اُسے امر کہتے ہیں۔ عربی میں امر کا صیغہ مضارع سے بنایا جاتا ہے؛ مضارع حاضر کی علامت گرا کر مابعد متحرک ہو، تو لام کلمہ کو ساکن کرنے سے امر حاضر کا صیغہ بن جاتا ہے، جیسے تَعِدُّ (تو وعدہ کرتا ہے) سے عِدُّ (تو وعدہ کر)، تَهَبُّ (تو بخشتا ہے) سے هَبُّ (تو بخش)۔ لیکن اگر مابعد ساکن ہو، تو مضموم العین مضارع پر ہمزہ وصل مضموم (اُ)، ورنہ ہمزہ وصل مکسور

(ا) بڑھانے اور لام کلمہ کو ساکن کرنے سے امر حاضر کا صیغہ بن جائیگا، جیسے تَنْصُرُ (تو مدد کرتا ہے) سے اُنْصُرُ (تو مدد کر) تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے) سے اِفْتَحْ (تو کھول)، تَضْرِبُ (تو مارتا ہے) سے اِضْرِبْ (تو مار)۔

امر حاضر مجہول بنانا ہو، تو مضارع حاضر مجہول پر لام ال امر (ل) داخل کرنے اور لام کلمہ کو جزم دینے سے امر حاضر مجہول بن جائیگا، جیسے تَضْرِبُ (تو پٹتا ہے) سے لِتَضْرِبْ (تو پٹا)۔

اگر مضارع کے لام کلمہ میں حرفِ علت ہو، تو امر حاضر معروف و مجہول ہر دو میں وہ حرفِ علت بحالت سکون و جزم گر جائیگا، جیسے تَدْعُو (تو بلانا ہے) سے اُدْعُ (تو بلانا)، تَدْعَى (تو بلایا جاتا ہے) سے لِتُدْعَ (تو بلایا جا)۔

امر کے صیغوں پر نونِ ثقیلہ و خفیفہ بھی بڑھائے جاسکتے ہیں۔

مشق

طلب کر۔ پہچانا جا۔ عبادت کر (مؤنث)۔ ضرور بخشش طلب کر۔ خرچ کرو (مؤنث)۔ ضرور تلاش کر (مؤنث)۔ تم دونوں چھپائی جاؤ۔ ضرور پڑھ۔ تعلیم حاصل کر (مؤنث)۔ تم

دونوں لکھو۔ تم (مؤنث) پٹو۔ تم دونوں (مؤنث) ضرور عزت
 کرو۔ تم ضرور دیکھو (خفیہ)۔ تم چھوڑ دو۔ تم (مؤنث) ضرور
 توکل کرو۔ تمہاری عزت کی جائے۔ تو (مؤنث) ضرور التفات
 کر (خفیہ)۔ تم ضرور ذبح کرو۔ تم شکر کرو۔ تم دونوں (مؤنث) ضرور
 جاؤ۔ تم تیر مارو۔ تم (مؤنث) راضی ہو جاؤ۔ بچاؤ۔ پورا کر
 (وعدہ)۔ تم (مؤنث) کہو۔

۱۲۔ امر غائب

حکم یا قرائنات عموماً حاضر کے متعلق ہوتی ہے، لیکن بعض
 اوقات غائب کو بھی حکم دے دیا جاتا ہے۔ اس لئے عربی میں
 امر غائب کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں۔ انہیں کے ساتھ متکلم کے
 دو صیغے ملا کر امر غائب کے کُل صیغے آٹھ ہو جاتے ہیں۔
 امر غائب مضارع غائب سے بنتا ہے، معروف سے معروف،
 مجہول سے مجہول۔ مضارع کے صیغے پر لام الامر (ل) داخل
 کرنے اور لام کلمہ کو مجزوم کرنے سے مطلوبہ صیغہ امر غائب مل
 جاتا ہے، جیسے لِيَضْرِبُ : وہ مارے، لِيَضْرِبُ : وہ
 پیٹے۔ اگر مضارع میں لام کلمہ حرف علت ہو، تو امر غائب
 کے صیغے سے گر جائیگا، جیسے لِيَدْعُ : وہ پکارے۔

امر غائب کے صیغوں پر بھی نوَن ثقیلہ و خفیفہ داخل ہو سکتے

ہیں -

مشق

وہ کرے - وہ کھائیں - وہ (مؤنث) اٹھائیں - ہم کوشش
 کریں - وہ اجتناب کریں - ان دونوں کی ضرورت کی جائے -
 اُس کو ضرور سنگسار کیا جائے - اُسے (مؤنث) قتل کیا جائے -
 میں تلاش کروں - وہ پھرے - وہ (مؤنث) جلدی کریں -
 انہیں نصیحت کی جائے - اُن کا (مؤنث) شکر یہ ادا کیا جائے -
 اُن دونوں (مؤنث) کو مہلت دی جائے - وہ (مؤنث)
 ضرور ترک کریں - وہ ضرور صبر کرے (خفیفہ) - اُن سے مشورہ
 کیا جائے - وہ (مؤنث) غالب آئیں - وہ بلائے - وہ
 پورا کریں -

۱۵- فعل نہی

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہو، اُسے فعل نہی
 کہتے ہیں۔ فعل نہی مضارع سے بنتا ہے، معروف سے
 معروف، مجہول سے مجہول، حاضر سے حاضر، غائب سے
 غائب۔ مضارع کے صیغے پر لائے نہی (لا)، لگا کر لام کلمہ

کو جزم دو، نہی کا مطلوبہ صیغہ حاصل ہو جائے گا، جیسے
 لَا تَضْرِبْ: تو نہ مار، لَا يَضْرِبُ: وہ نہ مارے، لَا يُضْرَبُ:
 وہ نہ پیٹے۔ اگر مضارع میں لامِ کلمہ حرفِ علت ہو، تو نہی کے
 صیغے سے وہ حرف گر جائیگا، جیسے تَدْعُو سے لَا تَدْعُ: تو نہ پکار۔
 نہی کے صیغوں پر بھی نُون ثقیلہ و خفیفہ داخل ہوتے
 ہیں۔

مشق

فخر نہ کر۔ اُن کی مدد نہ کی جائے۔ وہ (مؤنث) ہرگز مشورہ
 نہ کرے۔ تم دونوں ظلم نہ کرو۔ وہ ہرگز فساد نہ کریں۔ وہ
 ہرگز خرچ نہ کرے (خفیفہ)۔ تم علیحدہ علیحدہ نہ ہو جاؤ۔ وہ
 انتظار نہ کرے۔ تم دونوں غضبناک نہ ہو۔ وہ ہرگز انعام نہ دے۔
 وہ (مؤنث) نہ بیٹھیں۔ تم دونوں (مؤنث) ظلم نہ کرو۔ غسل
 نہ کرو۔ وہ نہ ڈرائیں۔ تو (مؤنث) ہرگز سلام نہ کر (خفیفہ)۔ وہ
 نہ اُٹھائے۔ تو (مؤنث) پرہیز نہ کر۔ تم (مؤنث) نہ ہنسو۔ اُن
 دونوں کو نہ جھٹلایا جائے۔ وہ دونوں استفسار نہ کریں۔ وہ
 ٹھٹھانہ کرے۔ تو ہرگز نہ کہہ۔ تم سست نہ پڑو۔ تم غم نہ کرو۔
 تم نہ بھاگو۔ تو مدد طلب نہ کر۔ وہ غیبت نہ کرے۔ تم تجسس نہ
 کیا کرو۔ تو (مؤنث) کم نہ کر۔ تو بے خوف نہ ہو جا۔

59899

۱۶۔ اسم فاعل

جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے، جس سے فعل سرزد ہوا ہو، اُسے اسم فاعل کہتے ہیں۔ عربی اسم فاعل بنانے کے دو طریق ہیں: سہ حرفی فعل سے اسم فاعل کا صیغہ فاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے ضَارِبٌ: مارنے والا، لیکن غیر سہ حرفی فعل ہو، تو اُس کے مضارع معروف سے علامت مضارع حذف کر کے اُس کے بجائے میم مضموم لگاؤ، مضارع کے ماقبل آخر کو کسرہ اور لام کلمہ کو تنوین دو، اسم فاعل کا صیغہ بن جائیگا، جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ (عزت کرنے والا)، یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ (قبول کرنے والا)۔

مشق

سُنِنے والا۔ مدد کرنے والا۔ مارنے والی۔ کہنے والی۔ دو سوال کرنے والے۔ سفر کرنے والے۔ دو بیچنے والیاں۔ سجدہ کرنے والے۔ پینے والیں۔ اہبان لانے والیں۔ بیٹھنے والی۔ محبت رکھنے والا۔ دو بیچنے والے۔ غروب ہونے والا۔ پڑھنے والا۔ نجات پانے والا۔ نجات دینے والا۔

دوڑنے والی - روایت کرنے والا - دوراضی ہونے والے -
 دو ظلم کرنے والیاں - بھاگنے والا - پیدا کرنے والا - مٹانے
 والی - دوست رکھنے والا - کوشش کرنے والی - شکایت
 کرنے والی - انتقال کرنے والا - امتحان لینے والا - بخشش
 طلب کرنے والی - ہلاک کرنے والیاں - ایمان لانے والا -
 اقامت کرنے والا - ایفا کرنے والا - ہدایت پانے والے -
 دو مدد چاہنے والے - پسند کرنے والا - مطیع ہونے والی -
 سستی کرنے والا - بناوٹ سے ہنسنے والی -

۱۶۔ اسم مفعول

جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے، جس پر فعل واقع
 ہوا ہو، اُسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ یہ حرفی فعل سے اسم مفعول
 کا صیغہ مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے مَضْرُوبٌ :
 پٹا ہوا۔ غیرہ حرفی فعل سے اسم مفعول اور اسم فاعل کے
 صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ اسم مفعول
 کا ما قبل آخر مفتوح ہوتا ہے، جیسے یُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ
 (عزت کیا گیا)، یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ (قبول کیا
 ہوا)۔

مشق

کھلا ہوا - سنا ہوا - چھپایا ہوا - ٹوٹا ہوا - قتل کی ہوئی -
 چرائی ہوئی - بلایا ہوا - پسنائی ہوئی - تیرکھایا ہوا - پسند کیا ہوا -
 وعدہ کیا گیا - آگے کیا ہوا - بیچا ہوا - مذمت کیا گیا - مدد چاہا گیا -
 اختیار کیا ہوا - کھینچا ہوا - دو حکم دئے ہوئے - دو (باتیں) کسی
 ہوئیں - پٹا ہوا - بچایا ہوا - خواہش کیا گیا - مودت کیا گیا - دیکھا
 ہوا - ٹولا ہوا - نیت کیا گیا - عزت کئے گئے - انتظار کی گئیں حساب
 کیا گیا - پڑھا ہوا -

سِم تَفْضِيل

جو اسمِ مشق ایسی ذات کا پتہ دے، جس میں مصدری معنی
 نسبتاً زیادہ پائے جائیں، اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد
 سے مذکر کا صیغہ تَفْضِيل اَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَى کے
 وزن پر آتے ہیں، جیسے اَكْبَرُ: سب سے بڑا، كُبْرَى:
 سب سے بڑی۔ اگر غیر ثلاثی مجرد سے تفضیل کے مفہوم کو ادا
 کرنا ہوا، تو مصدر کے پہلے اَكْثَرُ یا اَشَدُّ لگا لیتے ہیں۔
 جیسے اَكْثَرُ اَسْتَعْفَارًا: زیادہ مغفرت مانگنے والا، اَشَدُّ
 تَنْكِيلًا: زیادہ سخت عذاب والا۔

مشق

بہت دُور۔ بہت مارنے والی۔ بہت ٹھنڈا۔ بہت رونے
 والی۔ بہت بوجھل۔ بہت خوبصورت (مؤنٹ)۔ بہت حقیر۔
 بہت ذلیل (مؤنٹ)۔ بہت تیز رفتار (مؤنٹ)۔ بہت مشہور۔
 بہت سرکش۔ بہت لمبی۔ دو بہت ظلم کرنے والیں۔ بہت
 پیاسا۔ بہت عدل کرنے والے۔ بہت منحوس۔ بہت کھانے
 والیں۔ بہت بخیل۔ بہت تیز نظر۔ بہت ہی بُرا عذاب دینے
 والا۔ بہت ہی جلد بھڑک اُٹھنے والا۔ بہت سُرخ۔ بہت بہرا۔
 بہت سیاہ۔ بہت سستا۔

۱۹۔ مرکبِ اضافی

۱۔ دو اسم آپس میں اس طرح ملیں کہ ان میں ایک ادھورا سا
 لگاؤ پیدا ہو جائے، تو اس ناتمام تعلق کو اضافت کہتے ہیں۔
 جس اسم کا کسی دوسرے اسم کے ساتھ تعلق ظاہر کیا جائے، اُسے
 مضاف اور جس اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے، اُسے مضاف
 الیہ کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مرکبِ اضافی کا نام دیتے
 ہیں، جیسے ”زید کی کتاب“ جس میں ”کتاب“ مضاف اور ”زید“

مضاف الیہ ہے۔

عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، جیسے
کِتَابُ زَيْدٍ، کِتَابُ الرَّجُلِ۔

مضاف پر مختلف عوامل کے مطابق اعراب آتا رہتا ہے،
لیکن مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور اُس کے آخری حرف
پر عموماً کسرہ یا کسرۃ تنوین آتا ہے۔ مضاف پر نہ لام تعریف
(اَلْ) اور نہ تنوین آتی ہے۔

۲۔ تثنیہ اور جمع کے نون مضاف ہوتے وقت گرتے ہیں،
جیسے کِتَابَا زَيْدٍ، زَيْدِیْ وَوَكْتَابِیْنِ، مُسْلِمُوْ هِنْدٍ:
ہند کے مسلم۔

۳۔ جب کوئی مضاف الیہ خود کسی اور اسم کی طرف مضاف
ہو جائے، تو اُس پر بھی لام تعریف اور تنوین نہ آسکیں گی، جیسے
کِتَابُ الْمُعَلِّمِ (استاد کی کتاب) سے کِتَابُ مُعَلِّمِ
اَلْمَدْرَسَةِ (مدرسے کے استاد کی کتاب)۔

۴۔ مضاف الیہ معرفہ ہو (کِتَابُ زَيْدٍ)، تو مضاف میں
تعریف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، مضاف الیہ نکرہ ہو (کِتَابُ
الرَّجُلِ)، تو مضاف میں شخصیت پیدا ہوتی ہے؛ یہ ہے اضافت
معنوی لیکن جب اسم فاعل، اسم مفعول یا صفت مشبہ اپنے
معمول کی طرف مضاف ہو، تو اضافت لفظی ہوتی ہے، یعنی مضاف

پر تنوین تو نہیں آسکتی، لیکن مضاف میں تعریف یا تخصیص بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے ضرورت پڑنے پر اضافتِ لفظی میں مضاف پر لامِ تعریف بھی داخل کر لیتے ہیں، جیسے: **مَرَجَلٌ حَسَنٌ الْوَجْهِ، الرَّجُلُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ:** خوبصورت مرد۔

مشق

۱۔ بادشاہ کا محل۔ سورج کی گرمی۔ گوشت کا ٹکڑا۔ پرند کا بازو۔ درخت کا پتہ۔ گھر کی مٹی۔ پڑوسی کا گدھا۔ دروازے کی چابی۔ ویس کی محبت۔ چڑیا کی چورچ۔
 دروازوں کی چابیاں۔ طالب علموں کے قلم۔ کتابوں کے ورق۔ لوگوں کی مصیبتیں۔ پانیوں سے چشمے۔ ملکوں کی کانیں۔ آسمانوں کے تارے۔ درختوں کی ٹنیاں۔ پڑوسیوں کے کتے۔
 مدرسوں کے طالب علم۔

اش کا کاغذ۔ اُن دونوں کی دوات۔ اُن کا نیزہ (قلم)۔ اُس (مؤنٹ) کی سیاہی۔ اُن دونوں (مؤنٹ) کی کتاب۔ اُن (مؤنٹ) کا قلمتراش۔ تیراؤسک۔ تم دونوں کا قلمدان۔ تمہارا خط۔ تیرا (مؤنٹ) قلم۔ تم دونوں (مؤنٹ) کا گھر۔ تمہارے (مؤنٹ) کپڑے۔ میرا باغ۔ ہمارا شہر۔

۲۔ زید کے دونوں غلام۔ بکر کے دونوں لڑکے۔ دروازے کے دونوں کواڑ۔ دریا کے دونوں کنارے۔ ترازو کے دونوں پلڑے۔ گھڑی کی دونوں سوئیاں۔ مکے کے مسلمان۔ شہر کے مومن۔ حق کہنے والے۔ رسول کی تعریف کرنے والے۔ مہمان کی عزت کرنے والے۔

۳۔ گھر کے دروازے کی چابی۔ شہر سپاہ کی اونچائی۔ امیر کے غلام کا قاتل۔ شاہی باغ کے میوے۔ شام کے باغ کی تازگی۔ کتاب کی مشکلات کی شرح۔ شاہِ روم کے لشکر۔ استادِ شعرا کا کلام۔ علمائے شہر کا سردار۔ حکومتِ شہر کا انتظام۔ بہت سیاہ بالوں والا۔ ۴۔ پاکیزہ دل۔ بگڑے دین والا۔ کامل صفتوں والا۔ لشکر کا کماندار۔ مشکلوں کو آسان کرنے والا۔ پاک و امن۔ بے ادب۔ کم بخت۔ بہت بخشش کرنے والا۔ سخت گرم۔ نیک سیرت۔ ڈرپوک۔ دل والا۔ مقبول دعا والا۔ کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ ٹوٹے ہوئے دستے والا۔ غالب عقل والا۔ کامل فضیلت والا۔ فائقِ خط والا۔ چھوٹے حجم والا۔ اونچی شان والا۔ بلند آواز۔ گھنی ڈاڑھی والا۔ کمزور جسم۔

۲۰۔ مرکبِ توبہ صافی

۱۔ جو اسم کسی دوسرے اسم کی کوئی خصوصیت بیان کرے، اُسے

صفت (نعت) کہتے ہیں۔ جس اسم کی کوئی خصوصیت بیان کی جائے
اُسے موصوف کہتے ہیں، جیسے ”عمدہ گھوڑا“ جس میں ”عمدہ“ صفت
ہے اور ”گھوڑا“ موصوف ہے۔ اس مجموعے کو مرکب توصیفی
کہتے ہیں۔

عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت پیچھے جیسے
رَجُلٌ عَاقِلٌ : عقلمند آدمی۔

صفت عموماً چار امور میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے،
یعنی اعراب، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث اور وحدت و تثنیہ و
جمع، جیسے الرَّجُلُ الْفَاضِلُ، اُخْتَانِ عَاقِلَتَانِ۔

۲۔ جب موصوف جمع مکرر غیر عاقل ہو، تو صفت واحد مؤنث
آئے گی، جیسے کُتُبٌ کَثِيرَةٌ : بہت سی کتابیں۔

۳۔ موصوف مضاف ہو، تو اُس میں تعریف یا تخصیص کے معنی
پیدا ہو جانے کے باعث اُس کی صفت معرف باللام آئیگی، جیسے
كِتَابُ الْمُعَلِّمِ النَّفِيسُ : اُستاد کی نفیس کتاب۔

۴۔ نعت اگر اپنے موصوف کے وصف کو بیان کرے، تو
اُسے نعت حقیقی کہتے ہیں، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ، لیکن اگر وہ
موصوف کے بجائے موصوف کے متعلق کی خصوصیت بتائے، تو
اُسے نعت سببی کہتے ہیں، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ : عالم
باپ والا آدمی : اس مرکب میں علم آدمی کے باپ کی ذات سے

وابستہ ہے، خود اُس آدمی میں نہیں۔ نعتِ سببی میں صفت صرف دو امور میں موصوف کے تابع ہوتی ہے: اعراب اور تعریف و تنکیر۔ صفتِ سببی ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور تذکیر و تانیث میں اپنے مابعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۵۔ اسم اشارہ پہلے آتا ہے اور اشارُ الیہ پیچھے۔ اشارُ الیہ معرفہ ہوتا ہے، جیسے هَذَا الرَّجُلُ: یہ مرد۔

۶۔ جب اشارُ الیہ مضاف ہو، تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لاتے ہیں، جیسے كِتَابُ الرَّجُلِ هَذَا: اُس مرد کی یہ کتاب۔

مشق

- ۱۔ کاٹنے والی تلوار۔ عمدہ کپڑا۔ دو سچے مسلم۔ وعدے کا دن۔
- فرماں بردار مسلم (جمع)۔ نشانے پر لگنے والا تیر۔ دو فارغ دل۔ مُنہ زور گھوڑا۔ دو کھلنڈرے لڑکے۔ ماہر کار بگر (جمع)۔ خشکی کا حیوان۔ چوڑی رٹک۔ ابراہیم خلیلؑ۔ اَبُو صابر۔ نوشیروان عادل۔ خوبصورت گھڑی۔ چھوٹا لقمہ۔ دو عقلمند عورتیں۔ نیک سخت مسلمان عورتیں۔ شدید محبت۔ فرمانبردار بیبیاں۔ بالغ لڑکیاں۔ مفید رسالہ۔ دو سخی بہنیں۔ بزرگ دادی۔ دو پیارے گلے۔
- تجارتی شہر۔ عائشہ صدیقہ۔ انا حلیمہ۔ فاطمہ زہرا۔
- فراخ زمین۔ چمکیلا سورج۔ دیکھنے والی آنکھ۔ بھڑکنے والی

آگ - سُتھرا ہاتھ - خالی ڈول - آباد گھر - ویران کنواں - بہت ملامت کرنے والا نفس - یاد (محفوظ) رکھنے والا کان - سخت آنکھی - گناہوٹا پاؤں - لیلے عامری - سخی زینب - کنواری مریم -

۲ - اونچے پہاڑ - لذیذ پھل (جمع) - گزشتہ دن - بڑے بڑے دریا - حروفِ پنجی - بہت سی قسمیں - ثابت حقوق - رونے والی آنکھیں - خوبصورت کپڑے - سخت بارشیں - متمدن ملک (جمع) - مشکل کتابیں - نادر خبریں - پکے ہوئے پھل - کچے پھل -

۳ - گھر کا فراخ دروازہ - گوشت کا بڑا ٹکڑا - روٹی کا چھوٹا لقمہ - تمہارا ستھرا باغ - ہمارا خوبصورت گھر - ہمارا مخلص دوست - اُس کی عزیز لڑکی - میرا محترم آقا - ہمارا معزز استاد - اُن کا نفیس قصہ - دریا کا مشرقی کنارہ - بادشاہ کے جہاز لشکر - پہاڑوں کی بلند چوٹیاں - ہمارا ظالم بادشاہ - اُن عورتوں کے خوبصورت چہرے -

۴ - بہت مالدار تاجر - بلند آواز خطیب - خوش خلق امیر - چھوٹے حجم والا رسالہ - خالی ہاتھ سائل - پھٹے ہوئے کناروں والا کپڑا - مضبوط دل سپالار - شکستہ دل مسکین - معزز ہمسائے والا بادشاہ - آسان مشقوں والی کتاب - پختہ پھلوں والا باغ - کینے اخلاق کے لوگ - بڑی بخشش والا سخی - کثیر لشکر والا دشمن - عقلمند لونڈیوں والی عورت -

۵۔ یہ کڑھی۔ یہ عورتیں۔ یہ دو بیمار عورتیں۔ یہ نوکرانی۔
یہ دو بیل۔ یہ پتے۔ یہ کبوتری۔ یہ مرد۔ یہ دونوں آنکھیں۔
یہ دونوں سمندر۔ یہ تمام شخص۔ یہ پھل (جمع)۔
وہ کتاب۔ وہ جماعت۔ وہ دو ویلیں۔ وہ دو کتیا۔ وہ
خوبصورت نظارہ۔ وہ مُسلم (جمع)۔ وہ درخت۔ وہ رسول (جمع)۔
وہ موزہ۔ وہ عورتیں۔

۶۔ طالب علم کی یہ کتاب۔ تیری یہ دو آنکھیں۔ تمہارا یہ
ہینہ۔ تمہاری یہ نوکرانی۔ تمہارے یہ قلم۔ تمہاری (مؤنٹ) یہ
مصیبت۔ میرا وہ کپڑا۔ ہماری وہ پگڑی۔ تمہارے وہ باغ۔
تیرا (مؤنٹ) وہ گھوڑا۔

۲۱۔ چار و مجرور

حروفِ جارہ میں سے کوئی حرف کسی اسم پر داخل ہو، تو اس اسم
کو چرویتا ہے۔ عربی میں حرفِ جر پہلے آتا ہے اور مجرور پیچھے،
جیسے عَلَى السَّطْحِ: چھت پر، فِي النَّارِ: آگ میں۔

مشق

صبح سے شام تک۔ ہمارے آج کے دن تک۔ تمہارے گھر

کی چھت پر۔ تمہارے شہر کی مسجد میں۔ قریب سے۔ دور سے۔
ابتدا سے انتہا تک۔ بقدر امکان۔ اس سال میں۔ ان لوگوں
سے۔ بسر و چشم۔ ہر ایک برائی کے ساتھ۔ خدا کی قسم۔ دسترخوان
پر۔ خدا کے حکم سے۔ دریا پر۔ بازار سے گھر تک۔ خدا کی
قسم۔ سخت بیماری کے باعث۔ اپنی گھات سے۔ خدا کی
قسم۔ اپنی پنڈلی سے۔ شیر کی طرح۔

اُس کے لئے۔ ان دونوں کی طرف۔ ان پر۔ اُس (مؤنٹ)
سے۔ ان دونوں (مؤنٹ) کی طرف سے۔ اُس کے ساتھ۔ اُس
میں۔ ان (مؤنٹ) کے لئے۔ تیری طرف۔ تم میں سے۔ تم دونوں
(مؤنٹ) پر۔ تمہارے (مؤنٹ) لئے۔ تیری (مؤنٹ) طرف سے۔
میرے لئے۔ ہمارے لئے۔ مجھ تک۔ ہماری طرف۔ مجھ پر۔
ہم پر۔ میری طرف سے۔ ہماری طرف سے۔ میرے ساتھ۔
ہمارے ساتھ۔ مجھ میں۔ ہم میں۔

ان کے بعد۔ ان سے پہلے۔ ہر ایک گروہ میں سے۔
دلوں میں۔ شکار کے لئے۔ اُس کے دروازے پر۔ تکلیف
سے۔ ان کے پیچھے سے۔ کتوں میں۔ فجر کے طلوع ہونے تک۔
کئی زمانوں سے۔ کھجور کے تنوں میں۔ نیکی کے راستے میں۔
خدا کے راستے میں۔

چشم زدن میں۔ تہ دل سے۔ ابھی سے۔ آج تک۔

ہمیشہ کے لئے۔ کب تک۔ کدھر۔ کم سے کم۔ اتفاق سے۔
مختصر طور پر۔ عام طور پر۔ بد قسمتی سے۔ نہایت افسوس کے
ساتھ۔ حالات کے مطابق۔ اس وجہ سے۔

۲۲۔ عدد و معدود

اُردو کی طرح عربی میں بھی عدد پہلے آتا ہے اور معدود
پیچھے۔

احکام معدود: ۳ سے ۱۰ تک کا معدود جمع اور مجرور،
۱۱ سے ۹۹ تک کا مفرد اور منصوب اور ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ کا
معدود مفرد اور مجرور ہوتا ہے۔

تنبیہ: ۳۰۰ سے لے کر ۹۰۰ تک کے سینکڑے ظاہر کرنے
کے لئے خلاف قیاس مِائَة کا لفظ مفرد رہتا ہے، جیسے ثَلَاثُ
مِائَة: ۳۰۰، تِسْعِمِائَة: ۹۰۰۔

۱۔ عددِ اصلی: جو عدد یہ بتائے کہ چیزیں کتنی ہیں، اُسے عددِ
اصلی کہتے ہیں۔ عددِ اصلی کی چار قسمیں ہیں: (۱) مفرد: ۱ سے
۱۰ تک اور ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ (۲) مرکب: ۱۱ سے ۱۹ تک
(۳) عقود (دو یا تیاں): ۲۰ سے ۹۰ تک (۴) معطوف:
۲۱ سے ۹۹ تک۔

(ا) احکامِ عددِ مفرد:

۳ سے ۱۰ تک: معدود مذکر ہو، تو عدد مؤنث
 بالتاء، اور مؤنث ہو، تو عدد مذکر ہوگا۔ معدود کی تذکیر
 و تانیث اس کے صیغہ واحد کے اعتبار سے ہوگی،
 جیسے تِسْعَةٌ عَلُوْمٍ: نو علم، تِسْعُ فَرَقٍ: نو فرقے۔
 ۱۰، ۱۰۰، ۱۰۰۰: مذکر و مؤنث معدود کے لئے یکساں
 رہتے ہیں، جیسے مِائَةٌ صَبِيٍّ: سو لڑکے، مِائَةٌ
 فَتَاةٍ: سو نوجوان لڑکیاں۔

(ب) احکامِ عددِ مرکب:

۱۱، ۱۲: مذکر معدود کے لئے دونوں جز مذکر اور
 مؤنث معدود کے لئے دونوں مؤنث، جیسے اِحْدَى
 عَشْرَةَ قَضِيَّةً: گیارہ قضیے، اِثْنَا عَشَرَ بَابًا:
 بارہ دروازے۔

۱۳ سے ۱۹ تک: مذکر معدود کے لئے پہلا جز مؤنث
 اور دوسرا مذکر اور مؤنث معدود کے لئے پہلا جز مذکر اور
 دوسرا مؤنث، جیسے ثَلَاثَةٌ عَشْرَ فَصْلًا: تیرہ
 فصلیں، ثَلَاثَ عَشْرَةَ نَاقَةً: تیرہ اونٹنیاں۔

(ج) احکامِ عقود:

۲۰ سے ۹۰ تک: مذکر و مؤنث معدود کیلئے دہائیاں

یکساں طور پر استعمال ہوتی ہیں، جیسے ثَلْثُونَ
 عَامًا: تیس برس، ثَلْثُونَ وَرَقَةً: تیس ورق -
 (۱۵) احکامِ عددِ معطوف:

۲۱ سے ۹۹ تک: ان کا پہلا جز (یعنی اکائی کا
 حصہ) تذکیر و تانیث کے اعتبار سے عددِ مفرد کی
 طرح استعمال ہوتا ہے اور دوسرا جز (یعنی خود
 دہائی) مذکر و مؤنث معدود کے لئے یکساں رہتا ہے،
 جیسے ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا: تیس مرد،
 ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً تیس عورتیں۔ لیکن
 ان تمام اعداد میں جب کبھی ۱ یا ۲ کسی دہائی کے
 ساتھ ملے، تو أَحَدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر و تانیث
 میں اپنے معدود کے موافق ہونگے۔

۲۔ عددِ ترتیبی: جس عدد سے کسی چیز کا شمار درجے یا رتبتے
 میں معلوم ہو، اسے عددِ ترتیبی کہتے ہیں۔ عددِ ترتیبی تذکیر
 و تانیث میں معدود کے موافق ہوتا ہے۔ عقود اور مِائَةٌ
 اور اَلْفِ کے الفاظ مذکر و مؤنث معدود کے لئے یکساں
 استعمال ہوتے ہیں۔

۲ سے ۹ تک کا عددِ ترتیبی فاعِل کے وزن پر آتا
 ہے۔

۳۔ عدد و کسری : عام طور پر فُعل کے وزن پر آتا ہے۔

مشق

۱۔ (۱) ۳ قلم - ۳ لڑکیاں - ۴ کتابیں - ۴ ورق - ۵ قلم -

۵ بنیں - ۶ مرد - ۶ عورتیں - ۷ ڈکشنریاں - ۷ ڈبیا -

۸ پردے - ۸ مقالے - ۹ علم - ۹ فرقے - ۱۰ صفیں -

۱۰ چوٹیاں - ۱۰۰ لفظ - ۱۰۰ کلمے - ۱۰۰۰ روپے -

(ب) ۱۱ اُونٹ - ۱۱ اُونٹنیاں - ۱۲ بوڑھے - ۱۲ عصا -

۱۳ فصلیں - ۱۳ فوجی دستے - ۱۴ روٹیاں - ۱۴ اُونٹنیاں -

۱۵ خرگوش - ۱۵ سال - ۱۶ جینے - ۱۶ کلمے - ۱۶ قلم -

۱۷ گھڑیاں - ۱۸ کتابیں - ۱۸ مرث - ۱۹ تانے - ۱۹ بوجھ -

(ج) ۲۰ مرد - ۲۰ عورتیں - ۳۰ دن - ۴۰ سال - ۵۰ -

باب - ۶۰ کشتیاں - ۷۰ دروازے - ۸۰ پکریاں -

۹۰ زائر -

(د) ۲۱ گھوڑے - ۲۱ ورق - ۲۲ تیر - ۲۳ اُونٹنیاں -

۲۳ سال - ۲۹ صفحے - ۴۵ درہم - ۵۷ ابواب -

۷۶ دینے - ۸۴ مرد - ۹۸ میل -

۲۰۰ قلم - ۲۰۰ ورق - ۳۰۰ ستارے - ۴۰۰ تصویریں -

۵۰۰ قرش - ۶۰۰ منٹ - ۷۰۰ میل - ۸۰۰ عورتیں -
 ۹۰۰ درہم - ۲۰۰۰ ناول - ۳۰۰۰ درہم - ۴۰۰۰
 سپاہی - ۱۱۰۰۰ دینار - ۱۲۰۰۰ درہم - ۱۳۰۰۰
 کتابیں - ۱۰۰۰۰ گھر - ۲۰۰۰۰۰ میل - ۳۰۰۰۰۰
 قرش - ۱۰۰۰۰۰۰ بار - ۲۰۰۰۰۰۰ درخت -
 ۳۰۰۰۰۰۰ تنے - ۳۷۲۱ مرد -

۲- پہلی فصل - پہلا مقالہ - دوسرا سبق - دوسرا صفحہ -
 آٹھویں رائے - چوتھی جماعت - دسویں کتاب -
 گیارھویں دلیل - بارھواں خطبہ - بیسواں بیت -
 اُنیسویں صدی - اُنچاسواں درجہ - چھیا سٹھویں جگہ -
 چونتواں برس - ساٹھویں دفعہ - سوہیں فصل -

۳- آدھا درہم - تہائی روٹی - کتاب کا دو تہائی حصہ - مال کا
 چوتھا حصہ - زمین کا پانچواں حصہ - ورق کا چھٹا حصہ -
 نفع کا ساتواں حصہ - قرآن کا آٹھواں حصہ - سفر کا نواں
 حصہ - زراعت کا دسواں حصہ -

۲۳- فاعل

۱- اُردو میں پہلے فاعل آتا ہے اور پھر فعل، اور وحدت

وجہ اور تذکر و تانیث میں فاعل و فعل کی مطابقت ضروری ہے۔ لیکن عربی میں پہلے فعل آتا ہے اور پھر فاعل، اور فاعل اسم ظاہر ہو، تو فعل ہمیشہ مفرد آئیگا، خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع، جیسے جَلَسَ رَجُلٌ (ایک مرد بیٹھا)، جَلَسَ رَجُلَانِ (دو مرد بیٹھے)، جَلَسَ رَجَالٌ (بہت سے مرد بیٹھے)۔ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

۲۔ مفضلہ ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے:

۱۔ جب فاعل اسم ظاہر مفرد مذکر ہو، جیسے قَدِمَ زَيْدٌ (زید آیا)۔

ب۔ جب فعل اور فاعل میں (خواہ فاعل مؤنث حقیقی ہی کیوں نہ ہو) إِلَّا، غَيْرُ یا سَوَى کا فاصلہ ہو، جیسے لَا يَقُومُ إِلَّا أُخْتِي (صرف میری بہن کھڑی ہوگی)۔ اس صورت میں فاعل (أَخْتِي) فی الحقیقت مخذوف ہوتا ہے۔ پوری عبادت یوں ہوگی: لَا يَقُومُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتِي۔

۳۔ جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل میں کوئی فاصلہ نہ ہو، تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے بشرطیکہ فعل متصرف ہو، یعنی لَيْسَ، نِعْمَ کی طرح جامد نہ ہو، جیسے قَامَتْ مَرْيَمٌ: مریم کھڑی ہوئی۔

۴۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے:

(ا) فاعل مؤنث ہو اور فعل و فاعل کے درمیان **إِلَّا**، **سِوَى** اور **غَيْرُ** کے سوا کوئی اور فاصلہ ہو، جیسے **خَدَمَ (أَوْ خَدَمَتْ) آلِیَوْمَ مَنْزِلِیْمَ**: مریم نے آج خدمت کی۔

(ب) جب فاعل مؤنث مجازی ہو، جیسے **إِشْتَقَلَّ (أَوْ اِشْتَعَلَّتْ) النَّارُ**: آگ بھڑک اٹھی۔

(ج) جب فاعل جمع مکسر ہو، خواہ اُس کا مفرد مذکر ہو یا مؤنث، عاقل ہو یا غیر عاقل، جیسے **قَامَ (أَوْ قَامَتْ) الرِّجَالُ**: مرد کھڑے ہوئے، **بَرَكَ (أَوْ بَرَكَتِ) الْجَمَالُ**: اونٹ بیٹھ گئے، **بَرَكَ (أَوْ بَرَكَتِ) النَّبِیُّ**: اونٹنیاں بیٹھ گئیں۔

(د) فاعل ملحق بہ جمع (مذکر یا مؤنث) سالم ہو، جیسے **قَامَ (أَوْ قَامَتْ) الْبَنَاتُ**: بیٹیاں کھڑی ہوئیں، **رَحَلَ (أَوْ رَحَلَتْ) الْأَهْلُونَ**: اہل و عیال کوچ کر گئے۔

(ه) فاعل (ا)، اسم جمع ہو، جیسے **رَعَى (أَوْ رَعَتْ) الْغَنَمُ**: چوپائے چرے۔

یا انا شجر جمع ہو، جیسے أشمر (أَوْ أَشْمَرَاتِ)
 الشجر: درخت پھل لائے۔

(۹) فاعل مؤنث ہو، لیکن فعل جامد ہو، جیسے نغم
 (أَوْ نَغَمَتِ) المرأۃ: خوب عورت ہے۔

مشق

۱۔ صبح نمودار ہوئی۔ بجلی چمکی۔ رات نے پیٹھ دکھائی۔ حق
 آیا۔ باطل مٹ گیا۔ نسیم چلی۔ بکر نے اپنے بھائی کو لکھا۔ زید
 بیمار پڑا۔ خون بہہ پڑا۔ کتا بھونکتا ہے۔ بی میاؤں میاؤں
 کرتی ہے۔ شیر دھاڑتا ہے۔ گرمی شدید ہوگئی۔ اس کی بات
 ختم ہوگئی۔ کھانا ہضم ہو گیا۔ چاند غروب نہیں ہوا۔ اس کا
 چہرہ غبار آلود ہو گیا۔ اس کی پشت کبری ہوگئی۔ رہٹ چل
 رہا ہے۔ بادل گرج رہا ہے۔ یہ خیر نہیں پھیلی۔ پہاڑوں پر
 برف پڑتی ہے۔ پرندہ چھپایا۔ بکر سنے۔ زید جائے۔ خالد
 ضرور شکر کریگا۔ عمرو نادم نہ ہو۔ نعمان شکار کے لئے نکلا۔
 حیدر سا زمر جانیگا۔ لشکر کوچ نہیں کریگا۔ لوٹا ٹوٹ گیا۔
 دو مرد کھڑے ہوئے۔ دو ستارے نکلے۔ دو غلام بھاگ
 گئے۔ دو لوٹے ٹوٹ گئے۔ دو شاگرد فرار ہو گئے۔ مسافروں
 کو پیاس لگی۔ حاضرین کھڑے ہوئے۔ طالب علم کامیاب

ہو گئے۔ محدثین نے روایت کی۔ دو مہمان آئے۔ دونوں لشکر کوچ کرینگے۔ دونوں گھر گر جائینگے۔ دونوں بڈو باہر نکلے۔ لوگ جمع ہوئے۔ قیدی قید سے فرار ہو جائینگے۔ محاصرہ کرنے والے شہر سے عاجز آ گئے۔ دونوں لشکروں نے شہر پر حملہ کیا۔ دونوں گنہگار پشیمان ہوئے۔ دونوں لڑکے مر گئے۔ دونوں غلام فرار ہو جائینگے۔ دونوں مؤلف اپنی تالیف سے فارغ ہوئے۔ گھوڑے کے دونوں کان کھڑے ہو گئے۔ دونوں شکاری وریا کے پاس سے گزرے۔ دونوں مسافر کوچ کر گئے۔

۲۔ میری بہن ہی کھڑی ہوگی۔ اُس کی دونوں دادیاں ہی اُس سے بغض رکھینگی۔ پرہیزگار عورت کے سوا کوئی ہرگز سعاد حاصل نہ کریگا۔ اُس کی بہن کے سوا کسی نے کلام نہیں کیا۔ میری بھتیجی کے سوا کوئی سفر نہیں کریگا۔ میری دادی کے سوا کوئی مالدار نہیں ہوگا۔ میری ماں کے سوا کوئی ہرگز نہیں آئے گا۔ عائشہ کے سوا کسی نے نہیں کھایا۔ اُس کی دونوں پڑوسنوں کے سوا کوئی نہیں گیا۔ میری خادمہ کے سوا کوئی نہیں آیا۔ اُس عورت کی کتیا کے سوا کوئی نہیں بھونکے گا۔ سال خوردہ بڑھیا کے سوا کوئی نہیں مرا۔

۳۔ مریم کھڑی ہوئی۔ زینب نے سفر کیا۔ ہاجرہ نے جنا۔ فاطمہ جائے گی۔ حوٰی نے کھایا۔ زید کی خادمہ نے وضو کیا۔ جمیل

کی مرغی انڈے دیتی ہے۔ خالد کی کتیا بھونکتی ہے۔ پتھر پھسل پڑی۔ بتی نے میاؤں میاؤں کی۔ لونڈی روپڑی۔ عورت آراستہ ہوئی۔ تیری بہن کھڑی ہوگی۔ اُس کی والدہ آئی۔ گدھی رینگتی ہے۔ چھپا کتوئیں میں گر پڑی۔ تیری لڑکی مرگئی۔ بطخ نے پانی میں غوط لگایا۔

دونوں عورتیں کرسی پر بیٹھ گئیں۔ دونوں مسلمان عورتیں مسجد سے باہر نکلیں۔ دونوں مادہ شتر مرغ صحرا کی طرف بھاگ گئیں۔ دونوں سونے والیں بیدار ہو گئیں۔ بکر کی دونوں بطنجیں مر گئیں۔ مومن عورتیں آئیں۔ تیری پھوپھیوں نے کہا۔ بھتیجیاں مدرسے کی طرف گئیں۔ چور عورتیں قید خانے سے بھاگ گئیں۔ غنی عورتیں سیر کے لئے گئیں۔ اُس کی دونوں پڑوسنیں گھر سے چلی جائیں گی۔

۴۔ (۱) آج خادمہ چلی گئی۔ تیری خالہ مجھ سے ناراض ہو گئی۔ اُس کی بیٹی زیور سے آراستہ ہوئی۔ اُس کی دونوں بہنیں گھر سے نکلیں۔ میری دونوں پھوپھیاں بیروت میں اقامت کرینگیں۔ میری والدہ نے میری طرف دیکھا۔ میری بہن کے ساتھ اُس کی ہم عمر لڑکیاں بھی آئیں۔ مریم آج سفر کرینگیں۔ بیلی نے اس وقت کہا۔ میری بیوی کل میرے ساتھ جائینگی۔

(ب) زمین آراستہ ہوگئی۔ جتھہ پر دار ہو گیا۔ آگ

بھڑک اٹھیں گی۔ قدم پھسل گیا۔ شیشی ٹوٹ گئی۔ ڈول کنوئیں
 میں گر پڑا۔ آسمان بارش برساتا ہے۔ تاریکی کا جھنڈا لہرائے
 لگا۔ چور کے دونوں ہاتھ کانپے۔ سورج نکلا۔ رات کی
 پیشانی کے بال سفید ہو گئے (گزر گئی)۔ قوم کا عصا ٹوٹ
 گیا (اتفاق جاتا رہا)۔ لڑائی نے اپنی پنڈلی منگی کر دی
 (سخت شدت کی لڑائی ہوئی)۔ عذاب کی کرک سخت ہو گئی۔
 (ج) بچے رو پڑے۔ زرخ سستے ہو گئے۔ برتن بھر گئے۔
 گناہ پھیل گئے۔ امانتیں جاتی رہیں۔ لشکر عاجز آگئے۔
 طالب علموں کے رول ٹوٹ گئے۔ لڑکوں کے قلم ضائع
 ہو گئے۔ میرے آنسو بہ پڑے۔ درختوں کے پتے سوکھ
 گئے۔ پر اگندہ بادل اکٹھے ہو گئے۔ مصیبتیں زیادہ ہو گئیں۔
 اُن کے دل ناامید ہو گئے۔ آنکھیں لگ گئیں۔ رشخہ
 خیریں آئیں۔ گھرا جڑ گئے۔ ڈوبنے والے پانی کی سطح پر
 تیر آئے۔ غنی لوگ وعظ و نصیحت قبول نہیں کرتے۔
 (۵) بیٹھے آئے۔ اسے کئی سال گزر گئے۔ ساحل کی
 زمینیں پھٹ گئیں۔ اہل و عیال شہر سے کوچ کر گئے۔
 نیزہ زنی سے بھالوں کے پھلوں میں دندانے پڑ گئے۔ اہرام
 پر سالہاے دراز گزر گئے۔ کئی سومر آئے۔ بیٹھیاں
 لاروں اور بالیوں سے آراستہ ہوئیں۔

(۵) (۱) بکریاں پست زمینوں میں چرتی ہیں۔ شرابے
 فضا میں بلند ہوتے ہیں۔ جو پائے چٹیل میدانون میں چرتے
 پھرتے ہیں۔ لشکر قلعہ سر کرنے سے عاجز آگئے۔ ایک
 گروہ نے دوسرے کے خلاف بغاوت کی۔ لشکر شہر سے
 کوچ کر گیا۔ اللہ کا گروہ غالب آئیگا۔ عیسائی مذہب
 برا عظیم ایشیا پر چھا گیا۔ عباسیوں کی سلطنت کا تنزل
 ہوا۔

(۱۱) باغوں میں درخت پھل لائے۔ خوبانی پاک
 گئی۔ شہد کی مکھی نے شہد لگایا۔ باغوں میں درختوں نے
 شکوے نکالے۔ گھاس بلغ میں اگ آئی۔ سچی اینٹیں
 دھوپ میں سوکھ گئیں۔ گلاب، ہنغشے اور انار نے پتے
 نکالے۔ درخت کے پتے آندھی سے جھڑ گئے۔ بطخ نہیں
 اڑی۔ چیونٹیاں اپنے سوراخ میں داخل ہوئیں۔

۲۴۔ نائب فاعل

جب کسی متعدی فعل کا فاعل مخذوف ہو، تو اس فعل کو مجہول
 استعمال کر کے اس کی نسبت اس کے مفعول کی طرف کر دیتے
 ہیں۔ چونکہ مفعول فاعل کے قائم مقام ہو جاتا ہے، اس لئے

اُسے نائبِ فاعل کہتے ہیں۔ نائبِ فاعل مرفوع ہوتا ہے، جیسے
ضَرَبَ عَمْرٌ وَنَزَيْدًا (عمرو نے زید کو پیٹا) سے ضَرَبَ
نَزَيْدًا (زید پیٹا)۔

فعل معلوم اور فاعل کے تمام احکام فعل مجہول اور نائبِ فاعل
پر جاری ہوتے ہیں۔

مشق

بخیل محروم کیا جائیگا۔ کبینہ چھوڑ دیا جائیگا۔ مال خرچ کیا جاتا
ہے۔ اس مرد کی عزت کی جاتی ہے۔ چاند گھنا گیا۔ علم طلب کیا
جاتا ہے۔ نادر کتاب پڑھی جاتی ہے۔ رشیم کی تباہی
جائیگی۔ چاول بوٹے جائینگے۔ اُس مرد کی مرغی ذبح کی
جائیگی۔ چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ خوبصورت گھڑی چرائی
گئی۔ مسجد میں سنگ مرمر کا فرش لگایا گیا۔ مجرم بیڑیوں
میں جکڑا گیا۔ لذیذ کھانا کھایا گیا۔ صاف و شیریں پانی پیا
گیا۔ بوتل نہ توڑی گئی۔ عقل کا امتحان تجربے کی اہرن پر
کیا جائیگا۔ شعر پڑھا گیا۔ دشمن کا حملہ روکا گیا۔ اونٹنی
کو چراگاہ کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ کتاب کو اُس کے مالک
کے خرچ پر طبع کیا جاتا ہے۔ کافر کو دوزخ میں عذاب دیا
جائیگا۔ شریک کے ساتھ معاشرت نہ کی جائیگی۔ انسان کبھی

جیلے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دونوں مردے دفن کئے گئے۔ دونوں غلام نکال دئے
 جائینگے۔ دونوں نقاب کھولے گئے۔ دونوں مسخیں دیوار میں
 ٹھونکی گئیں۔ دونوں قاتل قتل کئے جائینگے۔ دونوں وٹھول
 بجائے جائینگے۔ دونوں مردوں کو ویلمے کی دعوت دی گئی۔
 دونوں محل بنائے جائینگے۔ دروازے کے دونوں کواڑ توڑے
 گئے۔ دونوں بوریئے بچھائے جائینگے۔ دونوں پچھونے کئے
 جائینگے۔ دونوں مجرم پھانسی دئے جائینگے۔ تم دونوں کے قلم
 بنائے گئے۔ دونوں سبب توڑ لئے گئے۔ دونوں بھٹے سل
 گئے۔ مہانوں کے لئے دونوں دسترخوان بچھائے جاتے ہیں۔
 دونوں پچھلیوں کا شکار کیا گیا۔

صدر دینے والوں کو جزا دی جائیگی۔ قیدیوں کو چھوڑ
 دیا گیا۔ مسافروں کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ چوروں کو
 سولی دی جائیگی۔ مال فقیروں میں تقسیم کئے گئے۔ کپڑے
 کھنٹی سے لٹکانے گئے۔ میرے چچا کے بیٹے وزیر بنائے گئے۔
 تمہیں کوچ کا حکم دیا گیا۔ فرصتیں ہر وقت حاصل نہیں ہوتیں۔
 سچوں کو مقرب بنایا جائیگا۔ جھوٹوں کو دور کیا جائیگا۔ قیدیوں
 کو قید خانے کی طرف بھیجا جائیگا۔ مظلوم مردوں کی مدد کی
 جائیگی۔

۲۵۔ مفعول بہ

۱۔ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، اُسے مفعول بہ کہتے ہیں۔
 اُردو میں مفعول بہ فاعل کے بعد اور فعل سے پہلے آتا ہے۔
 لیکن عربی میں مفعول بہ عموماً فاعل کے بعد آتا ہے مفعول بہ
 منصوب ہو کر آتا ہے، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا: زید نے
 عمرو کو پیٹا۔

۲۔ اگر مفعول ضمیر متصل ہو، تو پھر مفعول فاعل سے پہلے
 آئیگا، جیسے أَكْرَمَهُ زَيْدٌ: زید نے اس کی عزت کی۔
 ۳۔ اگر مفعول میں حصر پیدا کرنا مقصود ہو، تو اُسے فعل سے
 پہلے لانا ضروری ہے، جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ: ہم تیری ہی عبادت
 کرتے ہیں۔

۴۔ بعض متعدی افعال دو مفعول چاہتے ہیں، جیسے كَسَا
 أَخُوكَ الْفَقِيرَ ثَوْبًا: تیرے بھائی نے فقیر کو کپڑا پہنایا۔

مشق

۱۔ قاضی نے مجرم کو رہا کر دیا۔ معلم نے اپنے شاگردوں کا
 امتحان لیا۔ درزی نے کپڑا لپیٹا۔ زید نے قباسی۔ خادمہ نے

آگ روشن کی۔ خلیفہ نے ایک شاعر کو بلایا۔ تاجر نے گہووں خریدے۔ چھپایوں نے گھاس چری۔ زید نے پتھر لٹھکایا۔ غلام نے روٹی کھائی۔ معلم نے اپنے شاگردوں کو مہذب بنایا۔ خدا بیمار کو شفا دے۔ طبیب بیمار کا علاج کریگا۔ لشکر نے شہیمے نصب کئے۔ شکاری نے اپنی بندوق چلائی (چھوڑی)۔ مؤلف نے ایک خط لکھا۔ کاتب نے خط مٹا دیا۔ مفروض نے قرض ادا کر دیا۔ خالد نے اپنا کپڑا بیچا۔ حاکم نے گنہگار کو قید کر دیا۔ اللہ کافروں کو عذاب دیگا۔ علما مطالبہ پسند کرتے ہیں۔ امیر نے چور کو سزا دی۔ پیاسے نے صاف اور شیریں پانی پیا۔ میں نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ انہوں نے بہادری دکھائی۔ ہم نے زمین کی کاشت کی۔ میں نے شاعر کا دیوان پڑھا۔ ہم نے ایک ہی شعر موزوں کیا۔ تم نے دو کپڑے خریدے۔ تو نے قاصد کی عزت کی۔ میرے دوست نے میرے بھائی کو طمانچہ جڑا۔ تم سب عورتوں نے دودھ پیا۔ میرے بھائی نے لوٹا توڑ دیا۔ تو (مؤنث) نے زمین خریدی۔

۲۔ زید نے اُسے مہذب بنایا۔ اُن دونوں کو دو مردوں نے مارا۔ اُن کا کتا ان سے جا ملا۔ اُن دونوں کو اُن کے بھائی نے بلا سے رہائی دلائی۔ کوشش نے اس عورت کو تھکا دیا۔ اُس نے ان عورتوں کو ساحل کے قریب کیا۔ اس شخص نے

تیری عزت کی - تم دونوں کے بھائی نے تم سے لڑائی کی - تجھ (موئنٹ) کو خدا سلامت رکھے - تمہارا دوست تم سے علیحدہ ہو گیا - تمہارے (تشنیہ) والد نے تم کو حاضر کیا - مدرسے کی اُستانی نے تم سب عورتوں سے سوال کیا - اُس نے مجھے مریض کا حال بتایا - بکر نے ہم سے دریافت کیا - زمانے نے مجھے ادب سکھایا - تو مجھے ملامت کرتی ہے - اس ایک مرد کو ملامت نہ کر (موئنٹ) - وعظ نے مجھے بیدار کیا - اُس عورت کو اس مرد کے باپ نے قتل کر ڈالا - تیرے چچا نے اُن عورتوں کی عزت کی - رشید نے اُن کو مارا -

۳ - ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں - ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں - میں نے صرف اس عورت کو درہم دیا - صرف تم دونوں کو میں نے بُرائی سے منع کیا - میں تمہیں کو بھلائی کی طرف بلانا ہوں - میں نے تجھ ہی کو نصیحت کی - مصیبت کے وقت اسی کو بلانا ہوں - ان سب مردوں ہی کی مدد کریں - تم دونوں ہی کی مدد کی - اُس نے صرف مجھے ترجیح دی - امیر نے صرف ہمیں سلام کیا - اُس نے صرف ان عورتوں کو ترک کیا - فضل نے تمہیں (موئنٹ) کو گالی دی -

۴ - سخی نے فقیر کو روٹی کھلائی - آقا نے اپنے غلام کو ایک درہم دیا - بادشاہ نے لشکر کو ایک شہر بطور جاگیر کے دیا -

باپ نے اپنی اولاد کو میراث سے محروم کر دیا۔ زید نے مجھے ایک شعر سنایا۔ خلیفہ نے مجھے ایک جاگیر عطا کی۔ فقیر نے مجھ سے صدقہ مانگا۔ زید نے مجھے حملے کے معنی سمجھائے۔ ظالم نے میرا رزق مجھ سے چھین لیا۔ میں نے اپنے باپ کو ایک وسیع حویلی رہائش کے لئے دی۔ ہم نے تمہیں ایک جتہ پہنایا۔ لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ میں نے اُسے قلم دیا۔ میں نے اُسے نیا کپڑا پہنایا۔

۲۶۔ انواع اعراب

مختلف قسم کے عامل آنے سے اسما اور افعال کے آخر میں مختلف حرکات وغیرہ آتی ہیں۔ ان مختلف حرکات وغیرہ کو اعراب کہتے ہیں۔ اسما پر تین قسم کے اعراب آتے ہیں: رفع، نصب اور جر، جیسے قَدْ مَرَّ الْغَائِبُ، مَرَّ آيَةُ الْغَائِبِ، سَلَّمْتُ عَلَى الْغَائِبِ۔

اختلاف اعراب کبھی حرکت سے ظاہر کیا جاتا ہے اور کبھی حروف سے۔

۱۔ اعراب بالحرکت:

(۱) اسم مفرد صحیح (زید) قائم مقام صحیح (دَلُو) اور جمع مکسر

منصرف (مِرْجَال) کی رفعی حالت ضمے، نصبی فتحے اور
جرمی کسرے سے ظاہر کی جاتی ہے (زَيْدٌ، نَرَيْدًا،
نَرَيْدًا)۔

(ب) جمع مؤنث سالم (مُسَلِمَات) کی رفعی حالت ضمے اور
نصبی اور جرمی حالت کسرے سے ظاہر کی جاتی ہے
(مُسَلِمَاتٌ، مُسَلِمَاتٍ، مُسَلِمَاتٍ)۔

(ج) اسم غیر منصرف (أَحْمَدُ) پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔
رفعی حالت ضمے اور نصبی اور جرمی حالت فتحے سے ظاہر
کرتے ہیں (أَحْمَدُ، أَحْمَدًا، أَحْمَدًا)۔ لیکن جب
غیر منصرف مضاف ہو یا اُس پر لام تعریف (أَلْ) داخل
ہو، تو پھر جرمی حالت کسرے سے ظاہر کی جاتی ہے۔

۲۔ اعراب بالحرف :

(۱) اسمائے خمسہ (أَب، أَح، حَم، فَم، ذُو) میں
اعراب رفع ”واو“، اعراب نصب ”الف“ اور اعراب
جر ”یا“ سے ظاہر کیا جاتا ہے بشرطیکہ یہ اسماء مفرد ہوں،
مصغر نہ ہوں اور متکلم کی ”یا“ کے سوا کسی اور کی طرف
مضاف ہوں (أَبُوهُ، أَبَاہُ، أَبِيہِ)۔

(ب) تثنیہ (رَجُلَانِ) اور اُس کے ملحقات (كِتَابَانِ، كِتَابَانِ)
میں رفعی حالت ”الف“ اور نصبی و جرمی حالت ”یا“

ماقبل مفتوح سے ظاہر کی جاتی ہے (رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ،
رَجُلَيْنِ)۔

(ج) جمع مذکر سالم (مُسْلِمُونَ) کی رفعی حالت "واو" ماقبل
مضموم اور نصبی وجرری حالت "یا" ماقبل مکسور سے ظاہر
کی جاتی ہے (مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ، مُسْلِمِينَ)۔

۳۔ اعراب تقدیری :

تین قسم کے اسماء میں اعراب مقدر ہوتا ہے، یعنی اعراب کا
اختلاف حرکات یا حروف کے اختلاف سے ظاہر نہیں کیا جاتا۔
(i) ایسا اسم معرب جس کے اخیر میں الف ہو (اسم مقصود)
جیسے اَلْفَتَى۔

(ii) جو اسم متکلم کی "یا" کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلَامِي۔

(iii) اسم منقوص (جس کے اخیر میں "یا" ساکن ماقبل مکسور ہو)
کی رفعی اور جرری حالت (اَلْقَاضِي)۔ [نصبی حالت میں
اعراب فتح سے ظاہر کیا جاتا ہے (اَلْقَاضِي)]۔

مشق

۱۔ (i) کسی سے کوئی چیز عاریت نہ لے۔ میرے لئے ایک مچھلی
شکار کر۔ تم عنقریب ایک عمدہ نعمت حاصل کرو گی۔ ہم نے
کل کچھ بھی شکار نہیں کیا۔ کریم شخص کو مال دیا گیا۔ بادشاہوں

کی عداوت سے بچو۔ میں نے لیکچرار کو سنا۔ کتاب پڑھی گئی۔
اس کی پشت کپڑی ہو گئی۔ وہ تخت سلطنت پر بیٹھا۔ میں
تجھ سے عفو کی توقع رکھتا ہوں۔ ڈول کنوئیں میں گر پڑا۔ میں نے
بکری کے بچے کے بدلے ہرن خریدا۔ میں نے اُس کی خیر خواہی
کی کوشش کی۔ خدا تعالیٰ اُس کی کوشش قبول کرے۔ مجھے
اپنی طرف سے ایک جانشین عطا کر۔ میں نے قوم کے سردار
کو نہیں دیکھا۔ زرد پوش (بہادر) معرکے میں قتل ہوا۔ میں نے
ایک غنی شخص دیکھا۔ وہ شخص مجھ سے اپنے حقوق طلب کرتا
ہے۔ تو واناؤں کی بات نہیں سمجھتا۔ تمہیں نئے کپڑے پہنائے
جائینگے۔ زرد قیدی کے شیوخ کو نہیں پہچانتا۔ عنقریب تمہیں
یہ خبریں پہنچیں گی۔

اب، مسلمان عورتوں نے اس بات کی گواہی دی۔ ہم نے
بیٹیوں کو مدرسے کی طرف بھیجا۔ مدرسے کی استانیوں کی
کتابیں گم ہو گئیں۔ میں نے ان میں تھوڑے سے درہم
تقسیم کئے۔

(ج) مریم نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے
آمنہ کی طرف خط بھیجا۔ ہم نے اسحاق و یعقوب عطا کئے۔
قوس قزح آسمان میں بارش کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔
ہرات حضرت عثمان بن عفان کے زمانے میں فتح ہوا۔ اُس نے

اپنے بیٹے کا نام احمد رکھا۔ میں نے کوئی حاکم حضرت عمر سے زیادہ عادل نہیں سنا۔ میں نے ایک پیا سے شخص کو ٹھنڈا پانی پلایا۔ قرآن ماہ رمضان میں نازل کیا گیا۔ اور دونوں میں روزے کھو۔ اس شہر میں خوبصورت مسجدیں پائی جاتی ہیں۔ میں نے تازہ باغ اور کھیت دیکھے۔ اس کی قبر پر سرخ رنگ کا قبہ بنایا گیا۔ میں نے فاضل ترین عالم سے حدیث پڑھی۔ میں نے یہ خوشخبری تمہارے احمد سے سنی۔ عراق میں گھاس نہیں اُگتی۔

۲۔ (۱) اپنی ماں اور اپنے باپ کی عزت کر۔ میرے پاس آج زید کا باپ آیا۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ اُس کے بھائی نے اُسے دُور سے مارا۔ وہ اپنے بھائی کی تعظیم کو اٹھا۔ جمائی کے وقت اپنا منہ نہ کھولو۔ میں نے آج ایک علم و مال والا دیکھا۔ ڈھیل پڑول آدمی بلند آموز تک ترقی نہیں کرتا۔ میں نے اُس کے بھائی کو بلایا، تو وہ سُرعیت سے آیا۔ میں مصر میں ایک صاحبِ حسب اور صاحبِ مال آدمی کے پاس ٹھہرا۔

(ب) دونوں غلام اس کی باتوں سے منقبض ہوئے۔ میں اُن دونوں مردوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا۔ اُس کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ والدین کی اطاعت کر۔ عنقریب شو ت دینے والے اور لینے والے دونوں کو عذاب دیا جائیگا۔ میں ان دونوں کے پاس سے گزرا۔ بادل نے چاند اور ستارے دونوں کو چھپا لیا۔

(ج) آنے والے آگئے۔ میں نے غیر حاضرین کو اس کی مجلس میں حاضر کیا۔ میں حاضرین کو جلسے کی طرف لے گیا۔ خاتن اپنی خیانت سے باز آگئے۔ طالب علم اپنے مقصود میں کامیاب ہو گئے۔ ہم نے پہلے لوگوں کا ورثہ پایا۔ اللہ، رسول اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔ جس طرح اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا ہے، اس طرح صبر کرو۔ روایت کرنے والوں اور صاحبان فضل نے ان سے نقل کیا ہے۔

۳۔ حاکم نے گنہگار کے خلاف فیصلہ دیا۔ حاکم کے حکم سے ہتھیار سونپتے گئے۔ اے میرے خدا، میرا سببہ کھول دے۔ میرے غلام نے مجھے بات سنانی۔ اس (مؤنث) نے میرا تمبھس پھاڑ دیا۔ میں اپنے غلام کو بازار تک لے گیا۔ میں نے کوئی چیز انگور سے زیادہ شیریں نہیں دیکھی۔ حضرت موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ تقویٰ کا لباس پہنو۔ وہ جوان اپنے بھائی کے ساتھ آیا۔ میرا دوست نہیں بیٹھا۔

۲۷۔ مبتدا و خبر

جملہ فعلیہ میں پہلا جز یعنی مسند عموماً فعل ہوتا ہے اور دوسرا جز یعنی مسندالیہ فاعل کہلاتا ہے، جیسے قام زید:

زید کھڑا ہوا۔

جملہ اسمیہ میں پہلا جز یعنی مسند الیہ اسم ہوتا ہے، جسے مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا جز یعنی مسند خبر کہلاتا ہے، جیسے زید کاتب: زید کاتب ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ مبتدا عموماً معرف ہوتا ہے، جیسے زید قائم: زید کھڑا ہے۔

۱۔ اگر خبر مفرد جامد ہو، تو مبتدا اور خبر میں بلحاظ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع مطابقت ضروری نہیں ہے، جیسے الْجَمَلَةُ نَوَعَانِ: جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔

۲۔ اگر خبر مفرد مشتق (اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور صفت مشبہ) ہو، تو مبتدا اور خبر میں مطابقت ضروری ہے، جیسے مَرْيَمُ قَائِمَةٌ: مریم کھڑی ہے، أَلرَّجُلَانِ قَائِمَانِ: دونوں مرد کھڑے ہیں۔

۳۔ جار و مجرور اور ظرف بھی خبر استعمال ہو سکتے ہیں، جیسے أَلرَّجُلُ فِي الدَّائِرِ: مرد گھر میں ہے، أَلْكِتَابُ عِنْدَهُ: کتاب اُس کے پاس ہے۔

۴۔ جب (۱) جملہ فعلیہ یا (ب) جملہ اسمیہ خبر واقع ہو، تو ان میں کسی ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ یہ ضمیر مبتدا کے مطابق ہوگی، نہ پید

جَاءَ يَعْنِي زَيْدًا جَاءَ (هُوَ) : زِيدَ آيَا ، الْعَالَمُ مَقَامُهُ
رَافِعٌ : عَالَمٌ كَامَرْتَبَةٌ بَلَنْدٌ هِيَ -

۵۔ اگر نگرے میں بوجہ وصف وغیرہ کوئی خصوصیت پیدا
ہو جائے یا اُس میں اتنی عمومیت ہو کہ وہ تمام افراد پر حاوی
ہو جائے یا خبر مقدم ہو، تو ان صورتوں میں نکرہ بھی مبتدا ہو
سکتا ہے، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ نَرَارِي : ایک عالم آدمی
نے مجھ سے ملاقات کی، اِنْسَانٌ خَيْرٌ مِنْ بَهِيْمَةٍ : انسان
چوپائے سے بہتر ہے، فِي الدَّارِ رَجُلٌ : گھر میں ایک
آدمی ہے۔

مشق

۱۔ خاموشی سلامتی ہے۔ چُپ رہنا زینت ہے۔ انسان
کا ہم نشین اُس جیسا ہوتا ہے۔ علما اُمت کے چراغ ہیں۔
رنگ سات ہیں۔ بہار تمام موسموں کا سرتاج ہے۔ بحث
یقین کی چابی ہے۔ عقلمند کا سینہ اُس کے راز کا صندوق
ہے۔ حقیقت بحث کی بیٹی ہے۔ پڑھنا علم کی چڑھی ہے۔ بیکار
کا سر شیطان کی دکان ہے۔ خندہ پیشانی ایک نعمت ہے۔
مرد گھر کا ستون ہے۔ کمبتوں کا ہتھیار بد کلامی ہے۔ تواضع
انسان کا تاج ہے۔ جلد بازی پشیمانی کی بہن ہے۔

۲۔ زید گھڑا ہے۔ عورت آرہی ہے۔ کبوتری گارہی ہے۔
 شراب نشہ آور ہے۔ رات تاریک ہے۔ سورج نکلا ہوا
 ہے۔ تجارت جاری ہے۔ موت لذتوں کو مٹانے والی ہے۔
 شیر اپنے بن میں دھاڑ رہا ہے۔ تیری بیٹی تیز زبان ہے۔ تیرا
 بھائی بڑے سروالا ہے۔ تیری بہن پیش چشم ہے۔ اُس کا پاؤں
 کٹا ہوا ہے۔ میرا بھائی بارش سے زیادہ سخی ہے۔ علما اپنے
 گھروں کی طرف جا رہے ہیں۔ بچہ موڈب ہے۔ پیرائے مروج
 ہے۔ باغ بویا ہوا ہے۔ کپڑے لپٹے ہوئے ہیں۔ اذان گاہ
 بلند ہے۔ نیکو کار لوگ خدا کے دوست ہوتے ہیں۔ انسان
 حریص پیدا ہوا ہے۔ باغ سرسبز ہے۔ پھل پکے ہوئے
 ہیں۔ شیشے کے لیمپ جلد ٹوٹ جانے والے ہوتے ہیں۔
 بادل گھٹا ہے۔

۳۔ قرض کا ادا کرنا دین میں سے ہے۔ زندگی کی آسائش
 امن میں ہے۔ کلام کی عمدگی اختصار میں ہے۔ علم کا کمال علم
 میں ہے۔ سانپ گھاس کے نیچے ہے۔ زید گھر میں ہے۔ عفو
 طاقت کے وقت ہوتا ہے۔ جاہل کی زبان اُس کے مُنہ میں
 ہوتی ہے۔ کمزوروں سے ملنا تواضع سے ہے۔ بدن کی صحت
 روزے سے ہے۔ انسان کی مصیبت زبان سے ہے۔ دائمی
 خوشی بھائیوں کی ملاقات سے ہوتی ہے۔ کبوتری ٹہنیوں پر

ہے۔ ہمال بادلوں میں ہے۔ پھل درخت پر ہے۔ اچھے عمل میں عمر کی برکت ہے۔ زندگی کی خوشگوار می بدن کی سلامتی میں ہے۔

۴۔ (۱) انسان کی خصلت اُس کے اندرونی راز کو ظاہر کرتی ہے۔ ہر ایک پرندہ اپنے ہم شکل کے پاس پناہ لیتا ہے۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔ سرکش بچہ خدا کو خفا کرتا ہے۔ صبر کامیابی پیدا کرتا ہے۔ خوفِ الہی دل کو جلا دیتا ہے۔ انسان کا ظلم کرنا اسے بچھاڑ دیتا ہے۔ نیند کی زیادتی صحت کو بگاڑتی ہے۔ زیادہ ہنسی رعب کو دور کر دیتی ہے۔ انصاف سلطنت کے ستونوں کو قائم رکھتا ہے۔ ولی غفلت کے ہونے کا نوں سے سُننا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ چاند آفتاب پر چمک رہا ہے۔ انسان کا ایمان اُس کی قسموں سے پہچانا جاتا ہے۔ ٹھٹھا کینے پیدا کرتا ہے۔ احمق دانائی کی لذت نہیں پاتا۔ ڈر و رو کو دور کر دیتا ہے۔ سچ کے نور نہیں سمجھتے۔ زکام والے گلاب سے لذت حاصل نہیں کرتے۔

(ب) ظلم کی چراگاہ ناخوشگوار ہوتی ہے۔ جاہل کی زبان اُس کے مُنہ میں ہوتی ہے۔ عاقل کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے۔ زبید کا دادا بیمار ہے۔ تیرے دادا کا پاؤں کٹا ہوا ہے۔ تیرے باپ کی پھوپھی بیمار ہے۔ خالدا کا بھائی مسافر ہے۔

۵۔ بیروت کے ایک غلام نے ہماری زیارت کی۔ مومن بندہ مشرک سے بہتر ہے۔ ایک چھوٹا سا کتّا گھر میں بھونکا۔ ہر ایک عیب چین کے لئے ہلاکت ہے۔ ایک مصیبت دو مصیبتوں سے زیادہ آسان ہوتی ہے۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے۔ سب ناشپاتی سے بہتر ہے۔ خطرے سے باز رہنا اُس میں گود پڑنے سے بہتر ہے۔ تلوار سے نیزہ بہتر ہے۔ درخت بد پرندہ ہے۔ گھر میں چور ہے۔ زید کے پاس مچھلی ہے۔ بڑی بات سے روکنا فضیلت ہے۔ خاموشی پریشمان ہونا گفتگو پریشمان ہونے سے بہتر ہے۔ ذکی لڑکا مدرسے میں ہے۔

۲۸۔ افعال قلوب

یہ افعال دو مفعول چاہتے ہیں، جن میں سے کسی کو بھی حد نہیں کر سکتے، جیسے وَجَدْتُ اَلْعِلْمَ نَافِعًا: میں نے علم کو نافع پایا۔

یہ افعال دو قسم کے ہیں، بعض رُجْحَانِ کافائدہ دیتے ہیں، جیسے ظَنُّ، نَزَعَهُ وَغِیْرَهُ (اُس نے گمان کیا) اور بعض یَقِیْنِ کا، جیسے وَجَدَ (اُس نے پایا)، عَلِمَ (اُس نے جانا)۔ چونکہ شک اور یقین وغیرہ کا تعلق دل سے ہوتا ہے، اس لئے ان

افعال کو افعال القلوب کہتے ہیں۔
 ان افعال کا خاصہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک ہی شخص کے
 متعلق دو متصل ضمیریں فاعل اور مفعول کے طور پر استعمال ہو سکتی
 ہیں، جیسے **رَأَيْتُنِي فِي خَطِرٍ** میں نے خود کو خطرے میں پایا۔

مشق

(عَلِمَ) میں نے تیرے رفیق کو مریض جانا۔ تم درختوں کو
 خشک جانتے ہو۔ کیا اُس (مؤنث) نے اپنے باپ کو غائب
 نہیں جانا؟ اُس نے ہوا کو کشتی کے موافق نہ جانا۔ میں نے بخشش
 کو ناپسند کیا۔ ہمارے والی اور جاڑا جانے والا سمجھو۔

(وَجَدَ) ہم نے اُن (مؤنث) کی رائے کو درست پایا۔ ہم
 نے جنگوں کو درختوں سے آباد پایا۔ میں نے بیمار کو قریب موت
 پایا۔ اُس نے تیرے کلام کو جھوٹ پایا۔ انہوں نے گھر کو گرا
 ہوا پایا۔ اُس نے اپنی بکریوں کو پھاڑا ہوا پایا۔ اُس نے
 باغوں کو بویا ہوا پایا۔

(رَأَى) طبیب نے شفا خانوں کو صاف ستھرا دیکھا۔ ہم
 ٹوٹنے والے ستاروں کو گرتے دیکھتے ہیں۔ میں نے تجھے
 چمک دار دیکھا، تجھے سونا خیال کیا۔ میں نے معلم کو مشغول
 دیکھا۔ میں نے چڑیا کو اڑتے دیکھا۔ ہم نے زمین کو شاداب

دیکھا۔ تم نے لوہار کے لباس کو بھلا کچھ دیکھا۔

۱۱۴۔ تم نے پانڈ کو سر دیا۔ مریم نے جہاں کو جلا ہوا پایا۔ ہم نے جامع مسجد کو سنگ مرمر سے مفروش پایا۔ تم نے مومنوں کو اپنے دین میں سست پایا۔ میں نے تاجروں کو خرید و فروخت میں دغا باز پایا۔ میں نے خود کو بیدار پایا۔

(حَسِبَ) تم سراب کو پانی گمان کرتے ہو۔ میں نے کمپاز میٹر کو صابر گمان کیا۔ ہم نے پرہیزگاری اور بخشش کو بہترین تجارت گمان کیا۔ میں نے خود کو درست بات کہنے والا گمان کیا، باوجودیکہ میں نے غلطی کی۔ ہم نے زید کو دانا گمان نہیں کیا۔ بلندی کا حاصل کرنا سہل نہ سمجھ لے۔

(ظَنُّ) وہ اخروٹ کو سبب خیال کرتا ہے۔ ہم علم نحو کو سہل گمان کرتے ہیں۔ زید خود کو معصوم خیال کرتا ہے۔ میں نے فخر کو چا خیال کیا۔ اُس نے احسان کرنے والوں کو نیک بخت خیال کیا۔

(خَالَ) بخیل میانہ روی کو فضول خرچی خیال کرتا ہے۔ میں اُسے زیرک خیال نہیں کرتا۔ میں خود کو گھوڑوں کی سواری میں ماہر خیال کرتا ہوں۔ میں اُسے متمول خیال کرتا ہوں، حالانکہ وہ نادار ہے۔ ہمیں بادل برسنے والا نظر نہیں آتا۔ میں زید کو صاحب عقل خیال کرتا ہوں۔ ہم نے زینت کو

ادب کی ایک قسم خیال کیا۔

(عَدَّ) فضول خرچ میانہ روی کو سخل شمار کرتا ہے۔ کیا تو مجھے نیک سخت شمار نہیں کرتا؟ ہر انسان کو اپنا بھائی شمار کرو۔ ہم نے ہندہ کو چلنے والی شمار کیا۔ تم لوگ دھوکے کو فضیلت شمار کرتے ہو۔

(هَبَّ) زندگی کو طویل فرض کرے۔ دنیا کو اپنا مطیع فرض کرے۔ اپنی مصیبت کو میری مصیبت سے بڑی فرض کرے۔ تو خود کو چور فرض کرے۔ تو اپنے بھائی کو دیوانہ فرض کرے۔ زَنَعَ عَمَّ) کیا تم رات کے طواف کو غیر مباح گمان کرتے ہو؟ کیا تم ان دونوں شاگردوں کو مست خیال کرتے ہو؟ تم نے پانی کو ٹھنڈا گمان کیا۔ میں نے سورج کو گھنا ہوا خیال کیا۔ انہوں نے تیری گفتگو کو جھوٹ گمان کیا۔ میں نے تیری رائے کو فاسد گمان کیا۔

۲۹۔ مفعول مطلق

جب کسی فعل کے بعد اس کے مصدر یا مرادف مصدر کو استعمال کریں، تو اسے مفعول مطلق کہتے ہیں، جیسے اَصْبِرْ صَبْرًا، قُمْتُ وَقُوْفًا۔

مفعول مطلق یا تو فعل کی تاکید کے لئے آتا ہے، جیسے
 ضَرَبْتُ ضَرْبًا: میں نے خوب مارا، یا بیان نوع کے
 لئے، جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً الْكَاتِبِ: میں کاتب کی
 نشست بیٹھا، یا بیان عدد کے لئے، جیسے جَلَسْتُ
 جَلْسَةً: میں ایک نشست بیٹھا۔
 مفعول مطلق بھی منصوب استعمال ہوتا ہے۔

مشق

غازیوں نے شہر کو خوب لوٹا۔ میں بہت خوش ہوا۔ وہ
 حامیوں میں خوب نہاتے ہیں۔ نوکرانی گھر میں جھاڑو دیتی
 ہے۔ میں نے تجھے عید کی تہنیت دی۔ زخم نے مجھے ناقابل
 برداشت درد پہنچایا۔ اللہ کافروں کو سخت عذاب دیگا۔
 میں نے تیرے ساتھ صحیح بیج کی۔ میں نے سوالی کی طرف
 ہمدرد آدمی کی نظر سے دیکھا۔ انہوں نے گھر میں پاکیزہ کھانا
 کھایا۔ انہوں نے دشمن پر ایک ہی مہینے میں دو حملے کئے۔
 تو شکبر کی چال نہ چل۔ تو میری طرف حیرت سمجھنے والے کی نظر
 سے نہ دیکھ۔ مجھے ناقابل بیان خوشی ہوئی۔ حقہ نوشی بہت
 ضرر پہنچاتی ہے۔ ہم دن میں دو بار کھاتے ہیں۔ میں اُس سے
 بہت اعراض کرتا ہوں۔ لڑکا بہت ڈبلا ہو گیا۔ میں نے

لڑکے کو اپنے کپڑے پھاڑتے دیکھا۔ تم نے مطالعہ کی پوری غیبت
کی۔ تم نے بہت عمدہ پڑھا۔

۳۔ مفعول لہ

فعل کے بعد اُس کا سبب بتانے کے لئے جس مصدر کو
استعمال کیا جاتا ہے، اُسے مفعول لہ یا مفعول لاجلہ کہتے ہیں،
جیسے قُتِلَ بِالرَّامِ مَالَهُ: میں اُس کی تعظیم کو اٹھا۔ جب
مصدر نکرہ ہو، تو منصوب استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اگر
مصدر معرف باللام ہو، تو اُس پر حرف دخل کر کے اُسے
مجرور پڑھتے ہیں، جیسے جِئْتُكَ لِلدِّسْتِفَادَةِ: میں فائدہ
حاصل کرنے کے لئے تیرے پاس آیا۔

مشق

میرادل اس فقیر پر شفقت کے سبب گھمسا گیا۔ میں نے
اُس کی ذہانت آزمانے کے لئے اس سے یہ کہا۔ ہم نے امیر شہر
کا دل خوش کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔ حاکم کی عزت کیلئے
شہر کو آراستہ کیا۔ وہ تکلف سے ناداری کا اظہار کرتے ہیں۔
میں نے اس سے مال طلب کرنے کیلئے اس کا قصد کیا۔ میں تجھ

سے ڈر کر گھر سے بھاگ گیا۔ میں نے نیکی طلب کرنے کے لئے
یہ کام کیا۔ انہوں نے سچ کی حرص کے باعث خیر چھپائی۔
زید وطن کے شوق کے مارے گھل گیا۔ زید نے عمر کو ادب
سکھانے کے لئے پیٹا۔ وہ جیا کے سبب آنکھیں نیچی کر لیتا
ہے۔ حامد محمودی ^{تہ ظہیر} کہ کھڑا ہوا۔ دولت حاصل کرنے اور
بزرگی طلب کرنے کیلئے وہ انتہائی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ مفعول فیہ

جو اسم یہ ظاہر کرے کہ فعل کس زمانے یا جگہ میں واقع ہوا،
اُسے مفعول فیہ کہتے ہیں، جیسے صُمْتُ يَوْمًا: میں نے
ایک دن روزہ رکھا، مَشَيْتُ مِيلاً: میں ایک میل چلا۔
اس مفعول کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ جس ظرف سے فعل کا وقت
معلوم ہو، اُسے ظرفِ زمان اور جو ظرف فعل کی جگہ بتائے،
اُسے ظرفِ مکان کہتے ہیں۔

۱۔ تمام ظروفِ زمان کو بتقدیر "نی" منصوب پڑھا جاتا
ہے، خواہ ظرفِ زمان محدود ہو، جیسے يَوْمٌ وَغَيْرُهُ یا غیر
محدود ہو، جیسے عُمْرٌ یا ذَهْرٌ وَغَيْرُهُ۔

۲۔ جو ظرفِ مکان کسی جہت یا مقدار کا نام ہو، اُسے

تتقدیر فی منصوب پڑھا جاتا ہے، جیسے اَلْتَفَّتْ يَمِينًا
 وَ شِمَالًا: اُس نے دائیں بائیں دیکھا، قَطَعْتُ فِي سَاعَةٍ
 مِيلَيْنِ: میں نے ایک گھنٹے میں دو میل (سفر) طے کیا۔
 لیکن طرف مکان محدود ہو، تو اُسے باظہار فی مجرور پڑھینگے،
 جیسے صَدَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ: میں نے مسجد میں نماز ادا کی۔

مشق

! میں نے ایک دن روزہ رکھا۔ میں ایک میل چلا۔ ہم
 نے سارے موسم سرما میں سفر کیا۔ میں اُسے کبھی نہیں کرونگا۔
 بادشاہ کے لشکر ہمارے شہر میں دو سال ٹھیرے۔ وہ اپنی
 اولاد کو پورے دو سال دودھ پلاتی ہیں۔ چور بدھ کے روز
 پکڑا گیا۔ میں اُس کے آنے سے پیشتر شہر سے کوچ کر گیا۔
 میں تمہارے نکلنے کے بعد شکار کو نکلا۔ میں شہر سے ہفتہ بھر
 غائب رہا۔ میں نے ہفتے کی رات کو ایک مقالہ لکھا۔ موسم
 گرما میں گرمی بہت سخت ہو جاتی ہے۔ میں نے فرنگی مالک
 میں ایک طویل مدت تک سکونت کی۔ مجھے اتوار کی صبح کو
 افاقہ ہوا، میں اٹھا اور میں نے نماز کی تیاری کی۔ کوشش
 کرنے والے متواتر کئی گھنٹے کام کرتے ہیں۔ میں اسے کبھی
 نہ کرونگا۔ میرے دل میں کبھی خیال نہ آیا۔ میں نے جمعہ کے

روز سفر کیا۔ میں ایک دن یا دن کے کچھ حصے کے لئے
 ٹھیرا۔ میں عمر بھرا سے نہیں کرونگا۔ وہ ہمارے ماں پانچ
 دن اور پانچ راتیں ٹھیرا۔ ہم طلوع آفتاب کے وقت گھر
 سے نکلے۔ میں نے شام کے وقت تھوڑا سا پڑھ لیا، پھر
 سو گیا۔ پیادہ اس دربار سے آیا۔ چلنے والا دن بھر
 چلا۔ میں دن بھر فرسٹ کلاس میں رہا۔

۲۔ نوکر اپنے آقا کے پیچھے چلتا ہے۔ میں رخت کے
 اوپر کھڑا ہوا۔ سواری ہر گھنٹے دو فرسنگ چلتی ہے۔ جلدی
 کرنے والا سوار ایک گھنٹے میں دو میل طے کرتا ہے۔ پور
 دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ مسافر نے سرائے کے مالک کے پاس
 رات کاٹی۔ ہم نے دروازے کے سامنے ایک بڑا بٹ دیکھا۔ وہ
 ان سے ایک فرسنگ دور ہو گیا۔ لڑکا اپنی پھوپھی کے پاس بیٹھا۔
 جو تجھ سے بڑا ہو، اُس کے آگے نہ چل۔ ہم اُس گھر میں رہے، جو
 چھاؤنی کے سامنے ہے۔ جو تجھ سے بڑا ہو، اُس کے دائیں نہ بیٹھ،
 اُس کے بائیں بیٹھ۔ میں بغداد سے جنوب کی طرف گیا۔ میں نے جمعہ
 مسجد میں جمعہ ادا کیا۔ میں کتاب مکہ میں بھول گیا۔ دوپہر کے
 وقت بازار میں نہ چل۔ یہ کتاب صندوق میں رکھ دے۔
 اس گاؤں میں کوئی عام کتب خانہ نہیں پایا جاتا۔ لشکر نے شہر
 کے قریب خیمے لگائے۔ میں اس سمت کھڑا ہوا۔

۳۲۔ افعال ناقصہ

بعض افعال ایسے ہوتے ہیں کہ صرف اسم مرفوع کا ذکر دینے سے اُن کے معنی پورے نہیں ہوتے، بلکہ اُن کے بعد اُن کی خبر کو استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے، جیسے **كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا**: زید کھڑا تھا۔ ایسے افعال کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔

جملاء فعلیہ میں فعل و فاعل کی مطابقت کے جو احکام ہیں، وہی احکام افعال ناقصہ اور اُن کے اسما پر جاری کرو اور افعال ناقصہ کے اسم اور خبر کی مطابقت کے لئے جملاء اسمیہ کے مبتدا اور خبر کے قواعد پیش نظر رکھو۔

فعل بھی افعال ناقصہ کی خبر ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ فعل مضارع ہو، جیسے **صَادَ اِلْمَلْحُ يَدُ وِبُ**: نمک پگھلنے لگا۔ اگر کسی فعل ناقص کی خبر فعل ماضی ہو، تو ماضی پر **قَدْ** لانا ضروری ہوتا ہے، جیسے **ظَلَّ نَرِيْدُ قَدْ مَرَضَ**۔

كَانَ منفی ہو، تو اُس کی خبر پر ب زیادہ کی جاتی ہے، جیسے **مَا كَانَ اللهُ بِظَلًا وِ لِلْعِيَادِ**: اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

لَيْسَ کی خبر پر ب داخل کی جاسکتی ہے، جیسے

لَيْسَ اللَّهُ بِظَالِمٍ : اللہ ظالم نہیں ۔

مشق

(کائن) زید جوان تھا۔ اللہ تعالیٰ جاننے والا ، حکمت والا ہے۔ جو معتدل تھا۔ تم خیانت کرنے والے تھے۔ لوگوں سے صلح کرنے والا بن۔ تیرا راز دار ہزارہیں سے ایک ہونا چاہئے۔ درشت کلام والا نہ بن ، کیونکہ شیریں دہن دوستوں کو بڑھاتا ہے۔ لوہار سخت جسموں والے ہوتے ہیں۔ نیولین اول بہت بڑا سپہ سالار تھا۔ ابوالعلا کے شاگرد اس کی عزت کیا کرتے تھے۔ علما انسانوں کے لئے مفید ہی ہوا کرتے ہیں۔ قرطبہ اندلس میں یونیورسٹی تھا۔ تم امن میں ہو جاؤ۔ وہ موجود نہ تھا۔ مومنوں کی مدد کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ کیا وہ قوم کے بڑے لوگوں میں سے نہیں ہے ؟

(صہام) فقیر دولت مند ہو گیا۔ مٹی لوٹا بن گئی۔ زید عمر کی طرف گیا۔ پہلے پچھلے بن جائینگے۔ کوئی شخص کسی کام میں مشہور نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس میں وقتیت حاصل نہ کر لے۔ کبھی عداوت صداقت ہو جاتی ہے۔ لوگ شیخ کے پاس سے گزرتے اور اُس کے عمائم کو دیکھتے تھے۔ کام کرنے والا کام سے اُکتانے لگا۔

(۱۰۰ مَسْئَلَة) زید علیہ السلام ہو گیا۔ زمانے کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ ایک حال پر باقی نہیں رہتا۔ میرا دوست میرا دشمن نہیں ہو گا۔ قانع شکر کرنے والا بن جائیگا۔ حسرت آدمی ان اوقات پر حسرت کریگا، جن کو اُس نے بے فائدہ ضائع کر دیا۔

(۱۰۱ مَسْئَلَة) طیب صبح کے وقت بیمار ہو گیا۔ دولت مندی کے بعد میں فقر کا حلیف ہو گیا۔ ہم خدا کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔ دو شکوے صبح کے وقت خشک ہو گئے۔ رسیوں کے دونوں ٹکڑے بوسیدہ ہو گئے۔ تو مست ہو گیا۔ جوان عقلمند ہو گیا۔ مریض بغیر لذت کے کھانے لگا۔ سروی شدید ہو گئی۔ مسافت ٹھوڑی ہو جائے گی۔

(۱۰۲ مَسْئَلَة) غلام سردار بن گیا۔ وہ سب بے دین ہو گئے۔ باغ سرسبز ہو گئے۔ علم ہمارے لئے ہو گیا ہے اور مال جاہلوں کے لئے۔ دونوں محل بلند ہو گئے۔ دونوں گھر آباد ہو گئے۔

(ظَلَمَ) کبینہ مبعوض ہو گیا۔ شاگرد تمام دن اپنا سبق پڑھتا رہا۔ ہوا تمام دن گرم رہی۔ حاسد تمام دن مصیبت زدہ رہتا ہے۔ کوتاہی کرنے والے اپنی تقدیروں کو ملامت کرتے رہیں گے۔

(اَبَاتَ) حاسد غم میں رات گزارے گا۔ میرے بھائی نے حزمین ہو کر رات بسر کی۔ اُس نے بھوکے رات گزاری۔ ظالم ترش رو ہو کر رات گزارے گا۔ میرا ہم نشین تمام رات میرا افسانہ گورے گا۔

(مَاتَرَا) مینہ لگتا رہتا رہے گا۔ تو ہمیشہ وزن رہے گی۔

غصہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہیگا۔ زید ہمیشہ کریم رہا۔ سخیل ہمیشہ مذموم رہیگا۔ اللہ ہمیشہ رحیم رہیگا۔ آندھیاں ہمیشہ سختی سے چلتی رہیں۔
 (صَابِرٌ ح) بادشاہ ہمیشہ رخص رہا۔ پاکدہنی ہمیشہ فقرا کی زینت رہیگی۔ حق ہمیشہ منصور رہیگا۔ اس کا چہرہ ہمیشہ سیاہ رہیگا۔ وہ عورتیں ہمیشہ سائل رہیگی۔

(مَافِئِی) ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہا۔ کریم ہمیشہ محبوب رہیگا۔ صبر ہمیشہ اُمید کی چابی رہیگا۔ چھوٹا لڑکا اپنے قوائے عقابہ کو عمل میں لانے پر کبھی قادر نہ ہوگا۔

(مَا أَنْفَكَ) باطل ہمیشہ شکست خوردہ رہا۔ شکر ہمیشہ دولت مندوں کی زینت رہیگا۔ عاجزوں کے گھر ہمیشہ قبریں رہیں گے۔ عقلیں ہمیشہ چہروں کے اختلاف کی طرح مختلف رہیگی۔ تو ہمیشہ خطا کار رہیگا۔ سپاہی ہمیشہ لڑا کار رہا۔

(مَا دَامَ) لڑائی ہمیشہ قائم رہی۔ جب تک میں بیٹھا رہوں، تم بھی بیٹھے رہو۔ جب تک میں زندہ رہوں، اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے۔ جب تک تو اپنی خواہشوں کے پیچھے لگا رہیگا، میں تجھ سے سلوک نہیں کرونگا۔ جب تک تو تعابم سے روگرداں رہیگا، میں تیری تعلیم پر ایک درہم بھی خرچ نہیں کرونگا۔

(لَيْسَ) پرہیزگار ڈرنے والا نہیں ہوتا۔ دولت مندی

عقل کی دلیل نہیں ہوتی - دنیا باقی رہنے والی نہیں - عزت
 ہمیشہ رہنے والی نہیں - ان گھروں میں ان کے پاشد سے نہیں
 ہیں - خدا کے وجود کا کوئی بھی منکر نہیں - کیا اللہ اپنے بندے
 کے لئے کافی نہیں؟

۳۳۔ افعال مقارہ

یہ افعال تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ جو یہ بتائیں کہ خبر قریب الوقوع ہے، جیسے گاذا، کرب،
 اَوْشَكَ -

۲۔ جو یہ بتائیں کہ خبر کے وقوع کی امید ہے، جیسے تَسَى،
 حَرَى، اِخْلَوَلِق -

۳۔ جو خبر کے شروع ہونے پر دلالت کریں، جیسے شَرَعَ، اَخَذَ،
 جَعَلَ، طَفِقَ وغیرہ -

یہ افعال اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں اور ان کی خبر ہمیشہ
 فعل مضارع ہوتی ہے، جس میں ایسی ضمیر ہو، جو ان کے اسم
 کی طرف لوٹے، جیسے گاذا الْبَيْتُ يَسْقُطُ: گھر گرنے
 کے قریب تھا -

حَرَى اور اِخْلَوَلِق کی خبر پر ان کا آنا ضروری ہے -

شَرَحَ اور اُس کی اخوات پر اُن کا نہ آنا ضروری ہے۔ عَسَى
اور اَوْشَكَ کی خبر پر اُن کا لانا غالب اور اکثری ہے۔ کَادَ
اور كَرِبَ کی خبر پر اُن کا نہ آنا اکثری ہے۔

مشق

۱۔ قریب تھا کہ غرق ہونے والے کا کلا گھٹ جائے۔ قریب
تھا کہ پہاڑ پھٹ جائیں۔ قریب تھا کہ زمین کا پینے لگ جائے۔
قریب تھا کہ چاپلوسی کرنے والوں کے مکر رُسوا ہو جائیں۔ قریب
ہے کہ مسکین غنی ہو جائے۔ قریب تھا کہ کتاب تمام ہو جائے۔
قریب تھا کہ لڑکا جوانی کو پہنچ جائے۔ قریب ہے کہ مؤلف اپنی
تالیف سے فارغ ہو جائے۔ قریب تھا کہ وہ مجھے دھوکا دیں۔
قریب ہے کہ ظالم جس شہر سے گزرے، اُس کو ویران کر دے۔
قریب ہے کہ بیمار مر جائے۔ قریب ہے کہ عقل اُس کے
سمجھنے سے قاصر آجائے۔ قریب ہے کہ آنسو بہ پڑیں۔ قریب
ہے کہ اُس کی عقل جاتی رہے۔ قریب ہے کہ لشکر متفرق ہو
جائے۔ قریب ہے کہ مجرم کو پھانسی دی جائے۔ قریب ہے
کہ خلیفہ اپنے وزیر سے خفا ہو۔ قریب تھا کہ میں مشقت سے
مر جاتا۔

۲۔ اُمید ہے کہ زید واپس آئے۔ اُمید ہے کہ گنہگار توبہ

کر لے۔ امید ہے کہ میرا بھائی جنگ سے صحیح سالم واپس آئیگا۔
 امید ہے کہ تیرے بھائی واپس آئینگے۔ امید ہے کہ توراز سے
 واقف ہو جائیگا۔ امید ہے کہ تمہارا کلام درست ہوگا۔ امید
 ہے کہ مصیبت کے بعد کشائش آئیگی۔ امید ہے کہ وہ عید کیلئے
 میرے واسطے کپڑا قطع کریگا۔ امید ہے کہ قاصد لوٹ آئیگا۔ امید
 ہے کہ غائب ہمارے پاس آئیگا۔ امید ہے کہ تیرا دل فقیر پر
 مہربان ہوگا۔ امید ہے کہ کام کرنے والا اپنی مزدوری لے لیگا۔
 امید ہے کہ معلم آئیگا۔ امید ہے کہ آن کا بھائی واپس آئیگا۔
 ۳۔ شاعر پڑھنے لگا۔ خطیب کلام کرنے لگا۔ اُستاد سکھانے
 لگا۔ مریم اپنے برفق کو پیوند لگانے لگی۔ اُس نے میری طرف
 تیز نظر سے دیکھنا شروع کیا۔ اسکندر نے ہر اُس شخص سے لڑنا
 شروع کیا، جس نے اُس سے جھگڑا کیا۔ وہ لوگوں کو اپنی اطاعت
 کی طرف بلانے لگا۔ بادشاہ لڑائی کے لئے تیار ہونے لگا۔ بلی
 نے غرانا شروع کیا۔ ایندھن جلنے لگا۔ شاعر نظم کہنے لگا۔ انشا
 پر داز تالیف کرنے لگا۔ میں تجھ سے سوال کرنے لگا۔ وہ لوگ
 شہروں میں پھرنے لگے۔ بیوقوف گالیاں دینے لگا۔ مؤذنب
 نے لڑکے کو مارنا شروع کیا۔ وہ لوگ شور و شغب کرنے لگے۔
 وہ لوگ زمین پر لیٹنے لگے۔

۳۴- "مَا" و "لَا"

۱- مَا اور لَا بھی لَیْسَ کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمًا: کوئی مرد کھڑا نہیں۔ دونوں کے عمل کے لئے یہ شرط ہے کہ اسم پہلے آئے اور خبر پیچھے، اور خبر پر إِلَّا داخل نہ ہو۔ لَا کے دونوں معمول نکرہ ہوتے ہیں۔

۲- "لَا" لِنَافِيَةٍ لِلْجِنْسِ:

اس لَا کو نافیہ للجنس اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے دخل ہونے سے نکرے کے تمام افراد کی کلیتہً نفی ہو جاتی ہے، جیسے لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ: گھر میں کوئی بھی مرد نہیں۔ یہ اپنے اسم کو نصب (بلا تنوین) اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے لَا كَوْكَبٌ سَاطِعٌ: کوئی ستارہ چمکنے والا نہیں۔ اگر اسم مشابہ بالاضاف ہو، تو منصوب ہوگا، جیسے لَا مُتَّفَقًا بِالشَّرْعِ فِي بِلَادِكُمْ: تمہارے شہروں میں کوئی بھی شریعت سمجھنے والا نہیں۔

مشق

۱- زید کھڑا نہیں ہے۔ تجھ سے افضل کوئی شخص نہیں ہے۔

یہ بشر نہیں ہے۔ وہ تمہاری مائیں نہیں ہیں۔ خطیب بولنے والا نہیں ہے۔ زمین پر کوئی چیز باقی رہنے والی نہیں۔ مال باقی نہیں کہ ہم اُسے آپس میں تقسیم کر لیں۔ زید تیرے پاس کھڑا نہیں ہے۔ جس کا خدا نے فیصدہ کر دیا، اُس سے کوئی مددگار بچانے والا نہیں۔ تو مخنتی نہیں ہے۔ لوگ سچے نہیں ہیں۔

۴۔ کوئی بھی طالب علم مذموم نہیں۔ تجھ پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں۔ بھلائی کی کوشش کرنے والا مذموم نہیں۔ ادب سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ کوئی خدا پر بھروسہ کرنے والا ضائع نہیں ہوتا۔ کتاب سے بہتر کوئی بھی افسانہ گو نہیں۔ حق سے زیادہ کاٹنے والی کوئی بھی تلوار نہیں۔ تندرستی سے بڑھ کر کوئی بھی نعمت نہیں۔

۳۵۔ حُرُوفٌ مُّشَبَّہَةٌ بِفِعْلٍ

یہ حروف تعداد میں چھ ہیں۔ انہیں حروف مُّشَبَّہَةٌ بِفِعْلٍ اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔

إِنَّ اور أَنَّ تاکید کے معنی دیتے ہیں، جیسے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ: بے شک اللہ بخشنے والا ہے۔

كَأَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے، جیسے كَأَنَّ نَرِيْدًا أَسَدٌ: زید گویا شیر ہے۔

لِکِنَّ اسْتِدْرَاکَ (یعنی پہلے کلام سے جو وہم پیدا ہوا ہو، اس کو دفع کرنے) کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے تَرِیْدٌ قَائِمٌ، لِکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ: زید کھڑا ہے، لیکن عمرو بیٹھا ہے۔

لَیْتَ کسی امرِ محال یا مشکل بات کی آرزو (تمنی) کے لئے آتا ہے، جیسے لَیْتَ اَلشَّيْبَابِ یَعُوْدُ: کاش جوانی لوٹتی، لَیْتَ اَلْجَاهِلِ عَالِمٌ: کاش جاہل آدمی عالم ہوتا۔

لَعَلَّ تَرْجَمَ (کسی امرِ محبوب کی اُمید) یا اِشْفَاکَ (کسی امرِ مکروہ کی توقع) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لَعَلَّ اَلصَّدِیْقَ یَزُوْرُنَا: اُمید کہ دوست ہماری زیارت کرے، لَعَلَّ اَلدَّاءَ عَضَالَ: شاید بیماری لا علاج ہو۔

یہ حروف اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ خبر عموماً اسم کے بعد آتی ہے، لیکن اگر خبر ظرف یا مجرد بالحرف ہو اور اُس کا اسم مبتدا واقع ہو سکتا ہو، تو خبر کو اسم سے پہلے بھی لاسکتے ہیں، جیسے اِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ اَلثَّوَابَ۔ لیکن اگر اسم مبتدا ہونے کے قابل نہ ہو یا اُس میں خبر کی ضمیر ہو، تو پھر خبر کو پہلے لانا واجب ہوتا ہے، جیسے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا، اِنَّ فِی الدَّارِ صَاحِبَهَا۔

اِنَّ کلام کے شروع میں آتا ہے، لیکن اَنَّ کلام کے وسط

میں فاعل، نائب فاعل یا مفعول بہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔

إِنَّ کی خبر پر لام مفتوحہ تاکید لا سکتے ہیں، جیسے إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ: زید بے شک کھڑا ہے۔

مشق

بے شک زید کھڑا ہے۔ بے شک قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے۔ آگاہ رہو کہ خدا کے دوستوں کو کسی قسم کا خوف نہیں۔ ہم نے آپ کو بتین فتح عطا کی ہے۔ اُس نے کہا: میں خدا کا بندہ ہوں، بلاشبہ جو خدا کے پاس ہے، وہ باقی رہنے والا ہے۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے۔ بخدا زید ضرور کھڑا ہے۔ بے شک خدا تمہیں منع کرتا ہے۔ بے شک روزے میں بدن کی تندرستی ہے۔

مجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تو مہنتی ہے۔ میری طرف یہ وحی بھی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا۔ میں نے اُسے دیا کیونکہ وہ مستحق تھا۔ تو نہیں جانتا کہ مطالعہ میں علم کی زندگی ہے؟ مجھے خبر ملی ہے کہ تو کوچ کرنے والا ہے۔ گویا تمہیں ہم سے کوئی کام ہے۔ گویا لڑکے گھر میں چلا رہے ہیں۔ گویا اُس کے دونوں کانوں میں گرانی ہے۔ تو گویا

اُستاد ہے۔ گویا اُس کا بھائی چور ہے۔

خالہ شجاع ہے، لیکن اُس کا بیٹا بڑول ہے۔ زید عالم ہے، لیکن شہر ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو ٹھنسی ہے، لیکن تیرا بھائی مست ہے۔ زید عالی و ماغ ہے، لیکن اُس کا بھائی بہت عالم ہے۔ عمرو دولت مند ہے، لیکن وہ سخیل ہے۔

کاش زید کھڑا ہوتا۔ کاش کہ جوانی لوٹ آتی۔ کاش کہ میرے پاس مال ہوتا، تو میں محتاجوں کے ساتھ سلوک کرتا۔ کاش کہ گنہگار کا کوئی عذر ہوتا۔ کاش زید بُرائی چھوڑ دیتا۔ شاید غائب آئے والا ہے۔ مطیع کا منتظم شاید مطیع میں ہو۔ غائب کو ملامت نہ کر، شاید اس کے پاس کوئی حجت ہو۔ شاید قیامت قریب ہو۔

۳۶۔ افعال تعجب

تعجب کو ظاہر کرنے کے لئے دو صیغے ہیں: مَا أَفْعَلُہُ اور أَفْعَلُ بید۔ یہ دونوں صیغے جامد ہوتے ہیں اور اس حالت افراد کو چھوڑ کر کبھی کوئی دوسری صورت اختیار نہیں کرتے، جیسے مَا أَحْسَنَ الرَّیَاضِ، أَحْسَنَ بِالرِّیَاضِ: باغ کیسے خوبصورت ہیں!

مَا أَفْعَلَ کے بعد ”متعجب منہ“ منصوب استعمال ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ أَفْعَلَ کا مفعول بہ ہوگا۔ أَفْعَلَ کے بعد بائے زائدہ کے آجانے کے باعث ”متعجب منہ“ مجرور ہوگا۔ ”متعجب منہ“ کے لئے معرفہ یا نکرہ مختصہ ہونا ضروری ہے، جیسے مَا أَشْعَدَ رَجُلًا يَخَافُ اللَّهَ: جو مرد اللہ سے ڈرے، وہ کیسا خوش قسمت ہے! زمانہ ماضی میں اظہار تعجب کے لئے مَا أَوْرَأَفْعَلَ کے درمیان کان بڑھاتے ہیں، جیسے مَا كَانَ أَحْسَنَ الْبَرِّ يَأْمُنُ: باغ کیسے خوبصورت تھے! زمانہ مستقبل کے لئے مَا أَفْعَلَ کے بعد مَا يَكُونُ بڑھاتے ہیں، جیسے مَا أَحْسَنَ مَا يَكُونُ لِقَاءُنَا: ہماری ملاقات کیسی عمدہ ہوگی! اس صورت میں يَكُونُ کا مابعد فاعل ہونے کے باعث مرفوع ہوگا۔

مشق

(مَا أَفْعَلَ) باغیوں کا منظر کیسا خوبصورت ہے۔ یہ پانی تیرگیوں سے کیسا صاف ہے۔ اُس شخص کی سیرت کیسی پاک ہے۔ فلاں شخص بندیوں کی طرف کیسا مائل ہے۔ ہم اُن کے رازوں کو کس قدر چھپانے والے ہیں۔

تیرے بھائی خیر میں سننے کے کس قدر پیاسے ہیں۔ ہماری
تلواریں کیسی چمک دار ہیں۔ اُن کی شان کتنی بڑی ہے۔
اُس کی دلیل کیسی روشن ہے۔ تیرا کلام میرے دل پر کیسا
اثر کرنے والا ہے۔

(أَفْعَلُ ب) زبرد کیسا اچھا سوار ہے۔ درخت کا تنہا
کتنا موٹا ہے۔ سُنار اپنے پیشے میں کتنا ماہر ہے۔ مومن
اپنی نماز کے لئے کیسی جلدی کرنے والا ہے۔ علم کا بازار کیسا
راج ہے۔ بخیل اپنے مال کا کیسا حریص ہے۔
خائِن کا چہرہ کیسا سیاہ ہے۔ اشتیاق سے میرا جگر کس
طرح پھٹ رہا ہے۔ اس کی سیاہی کتنی زیادہ ہے۔ مریض کی
جلد کتنی زرد ہے۔ سمندر کی مچھلیاں کس قدر زیادہ اور لطیف
ہیں۔ پہاڑوں کا نظارہ میری نگاہ میں کیسا خوبصورت ہے۔
پہاڑوں میں پانی کیسا ٹھنڈا تھا۔ مشکبوروں کے دل کس قدر
سخت تھے۔ اس کا جواب کیسا درست ہوگا۔

۳۷۔ افعال مع ووم

یہ افعال تعداد میں صرف چار ہیں : دو تعریف کے لئے
آتے ہیں (نَعْمَ ، حَسْبُنَا) اور دو مذمت کے لئے

(سَاءَ، بِئْسَ) جس اسم کی تعریف یا مذمت کی جائے، اُسے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ مخصوص کا جنس فاعل سے ہونا ضروری ہے۔

ان افعال کے بعد ان کا فاعل آتا ہے اور پھر مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم۔ فاعل اور مخصوص دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ حَبَّذَا مِیْنِ ذَا فاعل سمجھا جاتا ہے، جیسے نِعْمَ الْوَزِیْرُ خَالِدٌ، حَبَّذَا نَرِیْدُ۔

نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کے فاعل کو یا تو خود اسم معرف باللام یا کسی دوسرے اسم معرف باللام کی طرف مضاف ہونا چاہئے، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ نَرِیْدُ، نِعْمَ غُلَامٌ الرَّجُلُ نَرِیْدُ۔

مشق

(نِعْمَ) یعنی بہت اچھا وزیر ہے۔ تیرا دوست بہت اچھا دوست ہے۔ تیرا بھائی بہت اچھا شخص ہے۔ حبیب بہت اچھا شاگرد ہے۔ تواضع بہت اچھی فضیلت ہے۔ سچائی بہت اچھا زیور ہے۔ جنت مومنوں کا بہت اچھا گھر ہے۔ خالد سردار قبیلہ کا بہت اچھا لڑکا ہے۔ تیرے دونوں دوست بہت اچھے جوان ہیں۔

(حَبَبًا) زید بہت اچھا ہے۔ وطن بہت اچھے ہیں۔
 مومن مرد اور مومن عورتیں بہت اچھی ہیں۔ بھائیوں کی
 ملاقات بہت اچھی ہے۔ سچائی بہت اچھی ہے۔ باغ
 خوبصورت ہونے کے اعتبار سے کیا ہی اچھے ہیں۔ خدا
 کی راہ میں جہاد کرنا کیسا اچھا ہے۔ چاند کی روشنی میں
 سفر کرنا کیسا اچھا ہے۔

(لَا حَبَبًا) بخیل اچھا نہیں۔ فاسد عقلمیں اچھی نہیں۔
 وہ عالم اچھا نہیں، جس کے علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔
 اوقات سفر میں تاریکی اچھی نہیں۔ فکر اور غم اچھے نہیں۔
 جو تعریف کا مستحق نہ ہو، اُس کی تعریف اچھی نہیں۔
 (سَاءَ، بِئْسَ) تیرے دونوں دوست بہت بُرے
 شخص ہیں۔ شہر کے امیر کی اولاد بہت بُری ہے۔ زید
 کی رائے بہت بُری رائے ہے۔ دنیا کی نعمت بہت
 بُری نعمت ہے۔ تیرے پڑوسی کی بات بہت بُری بات
 ہے۔ زید بہت بُرا سوار ہے۔ مریم بہت بُری عورت
 ہے۔ دولت مندوں کی حرص بہت بُری حرص ہے۔ مفسدوں
 کی قوم بہت بُری قوم ہے۔ جاہلوں کا تکبر بہت بُرا
 تکبر ہے۔

۳۸۔ منادوی

جس اسم پر حرفِ ندا آئے، اُسے منادوی کہتے ہیں، جیسے
یا زَیْدُ -

۱۔ جو منادوی مضاف یا مشبہ بالضاف نہ ہو، اُسے منادوی مفرد
کہتے ہیں۔ تشنیہ اور جمع کے صیغے بھی مفرد کے حکم میں داخل
ہوتے ہیں۔

منادوی مفرد علم ہو یا نکرہ مقصودہ غیر موصوفہ، تو وہ مبنی پر
رفع ہوتا ہے، جیسے یا زَیْدُ، یا رَجُلٌ -

۲۔ اگر منادوی مضاف یا مشبہ بالضاف یا نکرہ غیر مقصودہ ہو،
تو اُسے منصوب پڑھتے ہیں، جیسے یا عَیْدَ اللّٰهِ، یا طَالِعًا
جَبَلًا، یا غَافِلًا -

۳۔ منادوی یاے تکلم کی طرف مضاف ہو، تو اُسے کئی طرح
پڑھ سکتے ہیں:

۱۔ ی کو حذف کر کے آخری حرف پر کسرہ باقی رکھا جائے
جیسے یا سَیْدِ -

ب۔ ی کو ساکن یا مفتوح کیا جائے، جیسے یا سَیْدِی،
یا سَیْدِی -

ج۔ ی کو ا سے تبدیل کر کے ما قبل کو مفتوح کر دیا جائے،
جیسے یَا سَيِّدَا۔

د۔ اَب اور اُمّ کے الفاظ منکلم کی ی کی طرف مضاف
ہوں، تو ی حذف کر کے اُس کے بجائے ت لگا لیتے
ہیں، جیسے یَا اَبْتِ، یَا اُمَّتِ۔

ه۔ اگر منادِ مُعْتَلِّ آخر ہو، تو اس صورت میں ی کو قائم
رکھ کر ا سے مفتوح پڑھا جاتا ہے، جیسے یَا مَوْلَا یِ،
یَا قَاضِیَ۔

۴۔ اگر منادِ مَعْرُوف بِاللَّامِ ہو، تو بُدَا اور منادِ ی کے درمیان
مذکر کے لئے اَیُّهَا اور مؤنث کے لئے اَیَّتُهَا لاتے ہیں،
جیسے یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ، یَا اَیَّتُهَا الْمَرْأَةُ۔ اسم اشارہ
قریب بھی استعمال ہو سکتا ہے، جیسے یَا ذَا الرَّجُلِ۔ لفظ
اَللّٰهُ پر صرف یَا آتا ہے۔

اِسْتِغَاثَةٌ:

استغاثہ کے معنی ہیں کسی شخص کو دوسرے کی مدد کے لئے
بلانا۔ اصطلاح میں مدد کرنے والے کو مُسْتِغَاثٌ اور جس کی مدد
کی جائے، اُسے مُسْتِغَاثٌ کہتے ہیں۔

استغاثہ کے لئے صرف حروفِ یَا استعمال ہوتا ہے مُسْتِغَاثٌ
پر عموماً اَل اور مُسْتِغَاثٌ لہ پر ل داخل ہوتا ہے، جیسے یَا لَزِیْدِ

المظلوم: اے زید، مظلوم کی فریاد کو پہنچ۔

مشق

۱۔ زید، اس شخص کو نہ مار۔ بکر میری بات سن۔ اے عمر، ہمارے ساتھ کھیر جا کہ ہم تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ اے بطرس، وکل کہاں جا رہا تھا؟ خلیل، آؤ، میرے پاس بیٹھو۔ ہر شام، م نے آج کیوں دیر کی؟ اے ابراہیم، بتوں کی عبادت نہ کر۔ اے مردو، بیٹھ جاؤ۔ اے دو حاسدو، حسد سے رُک جاؤ۔ اے لوگو، اس جگہ سے اٹھ کھڑے ہو۔ اے مومنو، نماز کے لئے بیدار ہو جاؤ۔ اے دوست، میری طرف متوجہ ہو۔ اے لشکرو، جلدی کرو تاکہ تم چوروں کو پالو۔ اے یوسف، مجھ پر احسان کر۔ یوسف، اس سے منہ موڑ لے۔ اوقالد، اؤ اؤ۔

۲۔ اے طالب علم، کوشش کر، سستی نہ کر۔ اے عبد اللہ، نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اے اللہ کے خلیفہ، بندوں میں عدل کر۔ اے بندوں کی دعائیں سننے والے، ہم پر رحم کر۔ اے وہ شخص، جس کا نفس پاک ہے، ہمارے لئے نماز پڑھ۔ اے علم کی رغبت کرنے والے، کوشش کرتا کہ تو کامیاب ہو۔ اے گھوڑے کے سوار، اتر تاکہ میں سوار ہو جاؤں۔ اے

چھوٹی عمر والے، تو کیوں بقا کی طمع کرتا ہے؟ او پہاڑ سے اترنے والے۔ او پاکیزہ دامن والے۔ اے اپنے نفس پر بھروسہ کرنے والے۔ اے بعد او میں مقیم ہونے والے۔ اے ہمارے بزرگ، ہمارے آگے آگے چلے۔ او کوئی شخص ہیرا ہاتھ پکڑے۔ او غافل، جس کو موت طلب کر رہی ہے۔ او غلام، جو محل میں ہے۔ او بلند قدر لڑکے۔

۳۳۔ اے میرے مولا، مجھے معاف کر دے۔ اے میرے غلام بازار جاؤ۔ اے میرے بیٹے، اس کے ساتھ نہ کھیل۔ جناب، میرا عذر قبول کر لیجئے۔ اے میرے چچا کے بیٹے، تم مجھ سے بغض کیوں رکھتے ہو، حالانکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں؟ جناب، آپ مجھے اپنے ساتھ بطور رفیق لے لیں۔ میرے خادم، یہ کتاب لے کر بیکر کو پہنچا دو۔ اے میرے باپ، تو کیا کرتا ہے؟ لے میرے بھائی، تو ہمیں ملنے کیوں نہیں آتا؟ اے میری والدہ، اپنے بچے کو دیکھ کہ گر نہ پڑے۔

۳۴۔ اے ایمان والو، خدا سے ڈرو۔ اے رحمن، ہمیں بخش دے۔ اے دولت مندو، اپنے مال کے کچھ حصے سے مساکین کی فریاد سنی کرو۔ اے پرہیزگار مردو، اللہ سے ہماری نجات طلب کرو۔ اے ماؤ، تم اپنی اولاد پر کیوں مہربانی نہیں کرتیں؟ اے خدا کے رحیم، ہماری طرف اپنی نظر رحمت سے

دیکھ۔ اے دوستو، ہم عنقریب تم سے ملیں گے۔ اے اللہ،
گنہگار بندے پر رحم فرما۔ اے شخص، میری بات سن کیونکہ وہ
عجیب ہے۔ اے شخص، جلدی کر۔ اے وہ شخص، جس نے نحو
کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ آئی کس جگہ
لایا جاتا ہے؟ اے وہ لوگو، جو کام سے فارغ ہو گئے
ہو، فرستالو۔

استغاثہ:

اے زید، مظلوم کی فریاد کو پہنچ۔ اے کریم بکر، مسکین کی
مدد کر۔ اے حاکم، مظلوم کی مدد کر۔ اے شجاع زید، خستہ
حال کی چارہ سازی کر۔ اے قوم، ڈوبنے والے کی مدد کو پہنچو۔
اے قوم، مظلوم کی فریاد کو پہنچو۔ اے بہادر و، سرکش
مفسدوں سے بچاؤ۔ اے بڑے مہربان شخص، خستہ حال
کی فریاد کو پہنچ۔ اے جوانو اور ادھیڑو، زید کی فریاد کو
پہنچو۔ اے دولت مند لوگو، فقیر کی دستگیری کرو۔

۳۹۔ تاکید

جو لفظ اپنے ما قبل کے معنوں کو پختہ کرنے کے لئے استعمال ہو،
اسے تاکید کہتے ہیں۔ جس لفظ کی تاکید کی جائے، وہ مؤکد کہلاتا

ہے۔ تاکید دو قسم کی ہوتی ہے: لفظی اور معنوی۔

۱۔ تاکید لفظی یہ ہے کہ کسی لفظ کو مکرر لایا جائے، جیسے
سَافَرْتُ سَافَرْتُ: میں نے سفر کیا سفر، سَأَيْتُ أَخَاكَ
أَخَاكَ: میں نے تیرے بھائی کو دیکھا تیرے بھائی کو۔

۲۔ تاکید معنوی کے لئے یہ الفاظ آتے ہیں: نَفْسٌ، عَيْنٌ،
كَلَامٌ، كَلْمًا، كَلٌّ، جَمِيعٌ، أَجْمَعٌ وغیرہ۔

(۱) نَفْسٌ اور عَيْنٌ مؤکد کے بعد اُس کی ضمیر کی طرف

مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔ اگر مؤکد مفرد ہو، تو نَفْسُهُ،

عَيْنُهُ، نَفْسُهَا، عَيْنُهَا کہیں گے۔ مؤکد تثنیہ ہو، تو

أَنْفُسُهُمَا، أَعْيُنُهُمَا کہتا رہتے۔ مؤکد جمع ہو، تو

أَنْفُسُهُمْ، أَعْيُنُهُمْ، أَنْفُسُهُنَّ، أَعْيُنُهُنَّ،

استعمال کریں گے، جیسے جَاءَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ أَوْ عَيْنَهُ:

وہ مرد خود آیا، جَاءَ الرَّجُلَانِ أَنْفُسُهُمَا: وہ دونوں مرد

خود آئے، جَاءَتْ هُنَّ عَيْنُهُنَّ وَالنِّسَاءُ أَعْيُنُهُنَّ:

ہند خود آئی اور عورتیں خود آئیں۔

جب ضمیر منوع متصل کو مؤکد کرنا مقصود ہو، تو نَفْسٌ

اور عَيْنٌ سے پہلے ضمیر منفصل کا لانا واجب ہوتا ہے، یعنی

جَاءَ نَفْسُهُ كَمَا جَاءَ هُوَ نَفْسُهُ كَمَا جَاءَ هُوَ۔

نَفْسٌ اور عَيْنٌ پر بے زائدہ لگا کر اُن کو مجرور پڑھنا جائز

ہے، جیسے جَاءَ زَيْدٌ بِنَفْسِهِ: زید خود آیا، اَقْبَلَ الْكِبْرَاءُ
بِأَنْفُسِهِمْ: بڑے خود بڑھے۔

(ب) كَلَّا، كَلَّتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ كَلَّا مذكر
کے لئے اور كَلَّتَا مؤنث کے لئے۔ دونوں کے لئے ضروری ہے
کہ مؤکد کی ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوں، جیسے سَافِرًا
أَخْوَاكَ كَلَّا هُمَا: تیرے دونوں بھائیوں نے سفر کیا، سَافِرَاتٌ
أُخْتَاكَ كَلَّتَا هُمَا: تیری دونوں بہنوں نے سفر کیا۔

كُلٌّ (جَمِيع) کا صیغہ خود تو تبدیل نہیں ہوتا، لیکن جس ضمیر
کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے، وہ افراد و جمع میں مؤکد
کے مطابق ہوتی ہے، جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ: میں نے
ساری کتاب پڑھی، جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: سب مرد آئے۔
أَجْمَعُ عَمُّوًا كُلِّ كے بعد تاکید کے لئے آتا ہے۔ مؤکد مفرد
ہو، تو أَجْمَعُ، اور جمع ہو، تو أَجْمَعُونَ استعمال کرتے ہیں،
جیسے جَاءَ الْجَيْشُ كُلُّهُ أَجْمَعُ، جَاءَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
أَجْمَعُونَ۔

مشق

۱۔ میں نے سفر کیا سفر۔ میں مطالعہ کو پسند کرتا ہوں مطالعہ کو۔
آگ بھڑک اٹھی آگ۔ میں نے تیرا بھائی دیکھا تیرا بھائی۔ اُسے
سبق سے راحت ہوئی سبق سے۔ میں تمہاری طرف نکل رہا ہوں

تمہاری طرف۔ بے شک سخی حلیم ہوتا ہے سخی۔ بجا بجا۔ ہاں ہاں۔
 چور قتل کیا گیا چور۔ محتار آدمی نا امید نہیں ہوتا محتاط آدمی۔
 میں نے اُسے جواب دیا میں نے اُسے جواب دیا۔ بلاشبہ زید
 فاضل ہے زید۔ گویا ہستی جھکتی ہے گویا ہستی۔ میں نے تجھے
 دیکھا تجھے۔ میں نے تجھ سے تعجب کیا تجھ سے۔ شاید وہ لوٹے
 شاید وہ۔ تجھ پر تفت ہے، پھر تجھ پر تفت ہے۔ تیرے لئے اچھا
 ہے کہ تو کوچ کرے، پھر تیرے لئے اچھا ہے کہ تو کوچ کرے۔
 تو کھڑا ہوا تو۔ میں کھڑا ہوا میں۔ میں نے تجھے دیکھا تجھے۔ میں
 اُس کے پاس سے گزرا اُس کے پاس سے۔

۲۔ (۱) امیر خود آیا۔ خود یوسف نے اپنی قوم میں دلیری کی
 روح زندہ کی۔ خود باپ اپنی اولاد سے کبھی کبھی ناراض ہو جاتا
 ہے۔ اے غبی، بچہ بھی تجھ سے زیادہ سمجھتا ہے۔ خود تیری
 بہن کو میں نے سلام کیا۔ دونوں نوکرانیوں نے خود کھانا تیار کیا۔
 لوگ خود ہمارے شہروں سے کوچ کر گئے۔ بھائی بھی کبھی کبھی نفرت
 کرتے ہیں۔ نیل کے کنارے خود دونوں اشکر بل گئے۔ وہ خود آیا۔
 میں نے خود اُسے دیکھا۔ خود اُس کے پاس سے میں گزرا۔

(ب) سب لوگ آئے۔ دونوں مرد میرے پاس آئے ہیں
 دونوں آدمیوں کے پاس سے گزرا۔ میں نے سب آدمیوں کو دیکھا۔
 دونوں فرقے آئے۔ میں نے دونوں دینار خرچ کر ڈالے۔ میں نے

تیرے دونوں بھائی دیکھے۔ سارا لشکر آیا۔ تیری دونوں بہنوں نے سفر کیا۔ میں نے سارے غلام بیچ ڈالے۔ سارا قبیلہ آگیا۔ رومی سب کے سب جنگوں کے دلدادہ تھے۔ میں نے ہمیشہ بھروسے رکھے۔

۴۔ بدل

جب کلام میں دو الفاظ اس طرح استعمال کئے جائیں کہ ایک مقصود بالذات ہو اور دوسرے سے چنداں غرض نہ ہو، تو جو مقصود بالذات ہو، اُسے بدل اور دوسرے کو مُبَدَل منہ کہتے ہیں۔ مُبَدَل منہ میں ایک طرح کا ابہام ہوتا ہے، جس کی توضیح بدل کر دیتا ہے۔ عربی میں بدل مُبَدَل منہ کے بعد آتا ہے اور اعراب میں ہمیشہ اپنے مُبَدَل منہ کے تابع ہوتا ہے۔

بدل عموماً تین طرح استعمال ہوتا ہے :

۱۔ بدل الكلّ : جب بدل مُبَدَل منہ کا عین ہو، یعنی بدل اور مُبَدَل منہ دونوں کا مدلول ایک ہی ہو، جیسے قَسْدًا خَالِدًا أَخْوَلَكَ : تیرا بھائی خالد آیا۔ اس میں بھائی عین خالد ہے۔ بدل الكلّ میں بدل تذکیر و تانیث اور صیغے کے اعتبار سے مُبَدَل منہ کے مطابق ہوتا ہے۔

۲۔ بدل البعض : جب بدل مُبَدَل منہ کا جُز ہو، جیسے

ضَرْبَتْ نَرَايِدًا رَأْسَهُ : میں نے زید کو سر پر مارا۔ اس میں سر زید کا بجز یا بعض ہے۔ بدل البعض کی ضمیر تذکیر و تانیث اور افراد و جمع میں مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے۔

۳۔ بدل الاشتمال : جب بدل مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو، جیسے سَلِبَ نَرَايِدًا ثَوْبَهُ : زید کا کپڑا چھین گیا۔ بدل الاشتمال کی ضمیر بھی تذکیر و تانیث اور افراد و جمع میں مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے۔

مشق

۱۔ تیرا بھائی خالد آیا۔ ہمیں سیدھا ہاتھ دکھا، اُن لوگوں کا راستہ، جن پر تو نے انعام کیا۔ ہمارے باپ آدم ہند میں گئے۔ ہمارے آقا نوح کے زمانے میں طوفان آیا۔ تیرا بھائی ابراہیم ہمارا دوست ہے۔ ابراہیم خلیل آگ سے بچ گئے۔ نوح کے واضح امام علی ہیں۔ شہر کے لوگ بڑے اور کمزور میرے پاس آئے۔

۲۔ میں نے اُس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ امیر نے محل کے اکثر حصے کو از سر نو بنایا۔ میں نے نصف کتاب کا مطالعہ کیا۔ اُس نے گھر کی بنیاد تعمیر کی۔ چاند کے ایک حصے کو گھن لگا۔ میں نے تھائی روٹی کھائی۔

۳۔ مجھے استاد کی نصیحت نے فائدہ دیا۔ مجھے بلیبل کی آواز

نے خوش کیا۔ پانی کی روانی کی طرف دیکھ۔ مجھے لیکچرار کے
لیکچر نے مسرور کیا۔ مجھے تیرے بھائی کے علم نے حیران کر دیا۔
میرے بھائی کا گھوڑا چرایا گیا۔ تجھ سے مقدس مہینے میں لڑائی
کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ میں نے شملے کے ٹھنڈے پانی کو
پا دیا۔ مجھے گویے کے سروں نے خوش کر دیا۔

۴۱۔ حال

جو اسم کسی فاعل، مفعول یا مجرور کی ہیئت بیان کرے،
اُسے حال کہتے ہیں۔ جس اسم کی ہیئت بیان کی جائے، اُسے
ذو الحال یا صاحب الحال کہتے ہیں۔ حال منصوب استعمال
ہوتا ہے۔

۱۔ حال عموماً نکرہ مشتقہ ہوتا ہے، جو کلام کے مکمل ہو جانے کے بعد
یہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے کہ صدورِ فعل کے وقت ذوالحال
کی کیا حالت تھی، جیسے وَقَفَ الْعَالِمُ خَاطِبًا فِي الْقَوْمِ:
عالم لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کھڑا ہوا، شَرِبْتُ الْمَاءَ
حَافِيًا: میں نے صاف پانی پیا میں نے پانی پیا اس حال میں
کہ وہ صاف تھا۔

۲۔ کبھی معرّفہ یا نکرہ جامد بھی حال کے طور پر استعمال ہوتا ہے،

جیسے جَاءَ الرَّسُولُ وَحَدَهُ (أَيُّ مُتَّفِرِدًا) : پیامبر اکیلا آیا، کَرَّرْنَا يَدًا أَسَدًا (أَيُّ شَجَاعًا) : زید نے شیر کی طرح حملہ کیا۔

۳۔ ذوالحال عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ معرفہ نہ ہو، تو نکرہ مخصوصہ ہوگا، یا پھر نفی، نہی یا استفہام وغیرہ کے بعد استعمال ہوگا۔ ان صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو، تو پھر حال اپنے ذوالحال (نکرہ محضہ) سے مقدم ہوگا، جیسے جَاءَنِي رَاكِبًا رَاجِلٌ : میرے پاس ایک آدمی سوار ہو کر آیا۔

۴۔ جب حال جملہ اسمیہ ہو، تو اس میں ”و“ یا ”و“ اور ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جیسے سَهْرَتٌ وَالنَّاسُ نَائِمُونَ : میں بیدار تھا حالانکہ لوگ سو رہے تھے، تَكَلَّمَ الْخَطِيبُ وَهُوَ وَقِفٌ : بیکچرار نے کھڑے کھڑے گفتگو کی۔

۵۔ جملہ فعلیہ بھی حال ہو سکتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں :-

(۱) جملے کی ابتدا ماضی مثبت سے ہو، تو اس سے پہلے ”و“ اور قَدْ استعمال کریں گے، جیسے جَاءَ الرَّسُولُ وَقَدْ أَسْرَعَ۔ لیکن اگر ماضی منفی بہ ما ہو، تو صرف ”و“ سے ربط دیا جاتا ہے، جیسے وَقَفَ الْخَطِيبُ وَمَافَاهَ بِيَدَيْ شَفَاةٍ : بیکچرار ٹھہر گیا حالانکہ اس

نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔

(ب) مضارع مثبت ہو یا منفی بہ لآ یا مآ، تو صرف ضمیر ربط دینے کے لئے کافی ہوتی ہے، جیسے اَقْبَلَ الصَّادِقُ یُبَشِّرُ الْقَوْمَ: دوست آیا اس حال میں کہ وہ قوم کو خوشخبری دیتا تھا، قُمْتُ لَا أُبَالِي: میں بے پروا ہو کر اٹھا۔ لیکن اگر مضارع پر لَمْ یا لَمَّْا داخل ہو، تو "و" اور ضمیر دونوں سے ربط دیا جاتا ہے، جیسے اَذْبَتُ الْهَذَنِبَ وَ لَمْ تُشْفِقْ: میں نے گنہگار کو تادیب کی اس حال میں کہ میں نے رحم نہیں کھایا تھا۔

مشق

۱۔ سپہ سالار فتحمندانہ واپس آیا۔ مریض میرے پاس روتا آیا۔
سست آدمی ذلیل ہو کر مریگا۔ معززانہ زندہ رہے یا کرے یا نہ مرے۔
میں ایسے گھوڑے پر سوار ہوا، جس پر زمین کسا ہوا تھا۔ زمین پر اکر تانا ترانا نہ چل۔ دشمن پیٹھ پھیرنا ہوا بھاگا۔ میں پانی کو اس حالت میں کہ کھلا ہو، نہ پیونگا۔ میں مجلس میں ایسی حالت میں داخل ہوا کہ وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ بیووں کو کچی حالت میں نہ کھاؤ۔ میں باغ میں در حالیکہ پکا ہوا تھا، داخل ہوا۔ دوست کے آنے نے اس حال میں کہ وہ غنیمت لانے والا ہے، مجھے

خوش کیا۔ میں زید کے پاس سے اس حال میں گزرا کہ وہ اصیل اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے ناخنوں کا کاٹنا ضروری ہے۔ میں سست طلبہ کو پڑھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

۲۔ میں خدائے واحد پر ایمان لایا۔ پیادے تنہا واپس آئے۔ رات کو میرے پاس اکیلا نہ آ۔ میں نے رئیس کو رو در رو مخاطب کیا۔ زید نے شیرازہ حمادہ کیا۔ پڑھنے والے نے اپنی وسعت پھر علم طلب کیا۔ گھر میں یکے بعد دیگرے داخل ہو جاؤ۔ ہم دو دو ہو کر محل سے نکلے۔ ہم نے کتاب کا صفحہ صفحہ اکٹھا مارا، لیکن مسئلے سے آگاہ نہ ہوئے۔ وہ اپنے درہموں کو دینار دینار کر کے شمار کرنے لگا۔ میں نے اس کے پاس دست بدست فروخت کیا۔

۳۔ میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا۔ میرے پاس کوئی چل کر نہیں آیا۔ ایک کریم مرد مسکراتا ہوا آیا۔ کیا تم سے کوئی راضی ہو کر ملا ہے؟ ہمیں کوئی شاگرد شکایت کرتا نہیں ملا۔ وہ تیرے پاس کب سوالی ہو کر آیا۔ ایک غلام نے پیادہ پا ہماری ملاقات کی۔ ایک لڑکا ڈوب کر مر گیا۔ ایک چور دوڑتے دوڑتے فرار ہو گیا۔

۴۔ میں ایسی حالت میں چلا کہ لوگ سو رہے تھے۔ خطیب نے کھڑے کھڑے گفتگو کی۔ میں سورج کے طلوع ہونے کے

وقت چلا۔ تیرا خط مجھے ایسی حالت میں پہنچا کہ دل پُر از غم
تھا۔ زید ایسی حالت میں گیا کہ اُس کا کوئی رفیق نہ تھا۔ رات
ہمارے پاس ایک شخص اس طرح دوڑتا آیا کہ اُس کا دل خوف
سے کانپ رہا تھا۔ خالد اپنی مسافری سے ایسی حالت میں آیا
کہ اُس پر کوئی لباس نہ تھا۔ جوانی کی حالت میں علم طلب کرو۔
میں تیری طرف لکھ رہا ہوں اس حال میں کہ میرا شوق لکھوار رہا
ہے اور میرے آنسو جاری ہیں۔ ہم باہر نکلے اس حال میں کہ
ہمارے نوکر ہمارے پیچھے آرہے تھے۔ بڑھا سورا اور
اس کے خراٹے باہر سنائی دیتے تھے۔ مستی کی حالت میں نماز
کے قریب بھی نہ پھٹکو۔

۵۔ (۱) قاصد نے ایسی حالت میں سفر کیا کہ فجر ہو چکی تھی۔
نگہبان سو گئے بجالیکہ ستارہ غائب ہو گیا تھا۔ لشکر ایسے
حال میں آئے کہ قاتل بھاگ چکا تھا۔ لشکر سوار ہو گیا اس حال
میں کہ عشا کی اذان ہو چکی تھی۔ میں تیرے پاس دو درواز
مالک سے ایسے حال میں آیا ہوں کہ تکان نے مجھے چور کر دیا
ہے۔ اُس نے ہمیں ایسی حالت میں رخصت کیا کہ وہ گرم آنسو
رورہا تھا۔ انہوں نے گھوڑوں پر زین کسے اور سوار نہیں
ہوئے۔ وہ لوگ اس حالت میں سوار ہوئے کہ فجر نے طلوع
نہیں کیا تھا۔ کتاب چھپ گئی اور مجھے اُس کی اطلاع نہ ہوئی۔

(ب) همان دسترخوان پر بیٹھا اس حال میں کہ وہ ہمارے کھانے میں سے کھاتا تھا۔ شاعر شعر پڑھتے اٹھا۔ قاصد دوڑتا آیا۔ محرم ہمارے پاس اپنے گناہ کا عذر کرتا آیا۔ زید ہنستا آیا۔ میں گرجے میں ایسی حالت میں داخل ہوا کہ میں بولتا نہ تھا۔ میں مجلس میں بیٹھا اور کسی کی طرف دیکھتا نہ تھا۔ میں بیروت سے اس حال میں لوٹا کہ میں نے اس کے اسباب میں سے کچھ نہ خریدا تھا۔ ارکان جمع ہوئے اس حال میں کہ انہوں نے صدر کو نہ دیکھا۔

۴۲۔ تمییز

۱۔ جو اسم نکرہ جامدہ کسی مفرد یا جملے سے ابہام کو دور کرے، اُسے تمییز کہتے ہیں۔ تمییز منصوب ہوتی ہے جیسے عندی رَاطِلٌ نَرِيْتًا: میرے پاس ایک پونڈ تیل ہے، اِشْتَهَرَ اَلتَّاجِرُ اَمَانَةَ: تاجر باعتبار امانت مشہور ہوا۔ ان جملوں میں ذیبتا نے یہ واضح کیا کہ ایک پونڈ کس جنس کا ہے اور اَمَانَةَ نے شہرت کی نوعیت اور سبب ظاہر کیا، یعنی یہ شہرت مال یا سخاوت کے سبب سے نہیں، بلکہ امانت کے باعث ہے۔

۲۔ کنایات: وہ اسم ہیں جو مہتمم اشیا کی تعبیر کے لئے استعمال ہوں۔ یہ تعداد میں تین ہیں: کَمَّ، کَأَيِّ اور كَذَا۔

(۱) کَمَّ استفہامیہ ہو، تو اُس کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے، جیسے کَمَّ كِتَابًا قَرَأْتُمْ؟: تم نے کتنی کتابیں پڑھیں؟ اگر کَمَّ کے پہلے حرفِ جر آجائے، تو تمیز سے پہلے مِنْ مقدر مان کر تمیز کو مجرور پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے بِكُمْ دَرَاهِمًا شَرَيْتَ هَذَا الْكِتَابَ؟: تو نے یہ کتاب کسے درہم کو خریدی؟

کَمَّ خبریہ ہو، تو اُس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی، جیسے کَمَّ اَجِيرٍ فِي بَيْتِ اَبِي: میرے باپ کے گھر میں بہت مزدور ہیں۔ اس کی تمیز جمع بھی آسکتی ہے، جیسے کَمَّ كُتُبٍ لِي: میری بہت سی کتابیں ہیں۔

(ب) کَأَيِّ کی تمیز مفرد اور مِنْ کے ساتھ مجرور ہوتی ہے، جیسے کَأَيِّ مِنْ رَجُلٍ رَأَيْتَ: میں نے بہت سے مرد دیکھے۔

(ج) كَذَا کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ كَذَا کے لئے جملے کے ابتدا میں آنا ضروری نہیں، جیسے اِشْتَرَيْتَ كَذَا وَكَذَا كِتَابًا: میں نے فلاں فلاں کتاب خریدی۔

۳۔ اعداد: ان کی تمیز کے لئے معدود کے استعمال کے

قواعد "عدو معدود" کے سبق میں دیکھ لو۔ کسی رقم کو عربی الفاظ میں لکھتے وقت پہلے اکائی، پھر دہائی، بعد ازاں سینکڑا اور ہزار لکھا جاتا ہے، لیکن کبھی اس کے برعکس بھی لکھ لیتے ہیں۔ چونکہ عربی جیسے قمری ہیں، اس لئے اہل عرب تاریخ کی ابتداءرات سے کرتے ہیں اور تاریخ کا حوالہ دیتے وقت راتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

مشق

۱۔ میرے پاس ایک بالشت زمین ہے۔ اس (مؤنٹ) کے پاس ایک یوری گیہوں ہیں۔ آسمان میں پتھیلی بھر بادل نہیں۔ میرے پاس شہد کا مٹکا ہے۔ ہمارے پاس رائی برابر چاندی نہیں۔ اس (مؤنٹ) کے پاس سر کے کا مٹکا اور ایک مشک گھی ہے۔ منافقوں سے زمین کی پُری کے برابر بھی سونا قبول نہیں کیا جائیگا۔ دن کے لئے پانی کا گھڑا کافی ہوتا ہے۔ زرگرنے میرے لئے ایک سونے کی انگشتری بنائی۔ میرے پاس دو سیر گھی ہے۔ میں نے دو صاع کھجوریں خریدیں۔ اس گھر میں ساگوان کا دروازہ ہے۔ میں نے ریشمی جُبت پہنا۔ کھجور پر اتنا ہی لکھن ہے۔

سر بڑھاپے سے چمک اُٹھا۔ ہم نے زمین کے گیہوں کاٹے۔

زید تجھ سے فضیلت میں زیادہ ہے۔ اللہ کافی گواہ ہے۔ تو
 فرع کے لحاظ سے فوقیت لے گیا، اور اصل کے اعتبار سے
 عمدہ ہے۔ ہم نے زمین کو پھاڑ کر چٹھے نکالے۔ موسم گرما
 میں ہمارے جسم پسینے سے بہتے ہیں۔ زید رفیع القدر اور
 عالی شان ہو گیا۔ زید عمرو سے زیادہ مال والا ہے۔ کوشش
 کرنے والا بہ نسبت سُست کے زیادہ بلند مقام والا ہے۔
 ہم نے کپڑے کو پھاڑ کر ٹکڑے بنا لئے۔ اُس کا مادہ عقل تیرے
 مادہ عقل کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ انہوں نے زمین میں
 درخت لگائے۔ میں تجھ سے بحیثیت عقل بلند تر ہوں۔
 موت کافی نصیحت کرنے والی ہے۔ زید پاکیزہ نفس ہے۔
 گلاب عمدہ رنگ ہے۔ ہماری عقلیں ثقاہت میں پہاڑوں
 کے ہم وزن ہیں۔ میں نے بوڑھے کی قدر افزائی کی۔ اللہ
 طاقت کے اعتبار سے بڑا ہے۔ وہ بخشش میں حاتم ہے۔
 وہ (دل) پتھر کی مانند ہیں، بلکہ اُس سے بھی سخت۔

۲۔ (۱) تم نے کئے کتابیں پڑھیں؟ تو شہر میں کتنے جہنم
 ٹھیرا؟ تو نے کتنی روٹیاں کھائیں؟ تیرے پاس کتنی کتابیں
 ہیں؟ تو نے کتنے رسالوں کا مطالعہ کیا ہے؟ بنی اسرائیل
 تیبہ میں کئے سال ٹھیرے؟ وہ کتنے روز مدیسے میں ٹھیرا؟
 نوح کے کتنے بیٹے تھے؟ تیرے پاس کتنے مرو ہیں؟ تو

پڑوسیوں کے پاس کتنی راتیں بیدار رہا۔ تو نے کئے روز
 روزہ رکھا؟ آج کے دن تمہارے پاس کتنے ملاقاتی آئے؟
 بکرنے کتنے لڑکوں کو بیٹھا؟ تم نے کئے روٹیاں پکائیں؟
 تمہارا مال کتنے درہم ہے؟ تم نے کتنے گزبانات خریدی؟
 تم نے کتنے درہموں پر یہ کتاب خریدی؟ تم نے
 یہ گھر کتنے دیناروں پر خریدا؟ تو نے کئے آدمیوں کے غلام
 کو دیکھا؟ تم نے کئے مؤلفوں کی کتاب مطالعہ کی؟
 سلطنت عثمانیہ کتنی ولایتوں میں منقسم ہے؟ تو نے اپنا
 پرانا گھر کئے درہم کو بیچا؟

بہت سے بادشاہوں کی سلطنت تباہ ہو گئی۔ بہت
 سی راتیں میں نے نماز میں گزار دیں۔ تھوڑی سی مدت
 میں تمہاری طرف سے میرے پاس بہت سے خطوط آئے۔
 ہم بہت سے غلاموں کے مالک ہوئے۔ دمشق میں بہت
 سے فقیر ہیں۔ دن میں کئی رسالے تیرے پاس آتے
 ہیں۔ میں بہت سے شہروں میں پھرا ہوں اور ان کے
 اہل کو پہچانا ہے۔ میں نے اُس نوکر کو بہت سی ضرریں
 لگائی ہیں۔

آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں۔ بہت سے آدمیوں
 کے پاس سے ہم گزرے۔ بہت سے اجنبی تاجر ہمارے

نہروں میں آتے ہیں۔ بہت دفعہ تم بے فائدہ پوچھتے ہو۔ تم نے
 سنی بار مجھے سفر سے باز رکھا۔ مدرسے میں نہ آنے کے ارادے سے شاگرد
 لٹی بار بناوٹی مریض بنے۔

(ب) بہت سے نادار دولت مندوں سے بہتر ہو گئے۔ بہت
 سے مرض ایسے ہیں، جن کے علاج نے طبیبوں کو عاجز کر دیا۔ بہت
 سے بیٹے باپوں سے افضل ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں بہتری
 نشانیاں ہیں۔ بہت سے آدمی ہماری ملاقات کو آئے۔ میں
 نے بہت سے غلام خریدے۔ ان علاقوں کے بہت سے مسافر
 وہاں پہنچنے سے پیشتر راستے میں ہلاک ہو گئے۔ میں نے بہت
 سے آدمی دیکھے۔

(ج) ہم نے فلاں فلاں کتاب کا مطالعہ کیا۔ میں نے فلاں
 فلاں مرد دیکھا۔ اُس نے مجھے خبر دی کہ وہ فلاں روز آیا۔
 میں نے فلاں فلاں کتاب خریدی۔

۳۔ میں نے چار سالوں میں ۱۲۵۲ درہم خرچ کئے۔ دمشق
 کے باشندوں میں سے ۲۲ آدمی کوچ کر گئے۔ ۳۹۶
 آیا۔ درو یکم ربیع الاول کو شروع ہوا اور آپ بارہویں تاریخ
 کو فوت ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے سال ۱۲ ربیع الاول کو
 پیر کے روز چاشت کے وقت انتقال فرمایا۔

میں ارجب کو سفر سے واپس آیا۔ ۲ شعبان کو تمہارا مکتوب

۱۱۔ وہ ۳ رمضان کو بیمار پڑا۔ وہ بغداد سے ۱۱ شوال کو آیا۔
 میں اس کتاب کی تہذیب سے ۱۲ محرم الحرام کو فارغ ہوٹا۔
 میں نے نصف ذی الحجہ کے روز گھوڑا خریدا۔ میں نے اس
 شہر کے لوگوں کو ۱۶ صفر کو بیچر دیا۔ بادشاہ اپنے لشکر سمیت
 ۲۰ ربیع الاول کو داخل ہوٹا۔ میں ۲۶ جمادی الاول کو مکے میں
 داخل ہوٹا۔ میں ۲۸ ربیع الآخر کو وطن واپس آیا۔ وہ ۳۰
 ذی القعدہ کو قید خانے سے بھاگ گیا۔

۳۳۔ استثنائا

جس اسم کو ما قبل کے حکم سے خارج کریں، اُسے مستثنیٰ اور
 جس کے حکم سے خارج کریں، اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جیسے
 جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا: زید کے سوا سب لوگ آئے۔
 اس میں زید مستثنیٰ اور قوم مستثنیٰ منہ ہے۔
 اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور مستثنیٰ اُس کی جنس سے ہو، تو
 اُسے استثنائے متصل کہیں گے۔ سابقہ جملہ اسی کی مثال ہے۔
 اگر مستثنیٰ اُس کی جنس سے نہ ہو، تو اُسے استثنائے منقطع کہتے
 ہیں، جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا جَمَارًا۔ اگر مستثنیٰ منہ مذکور
 نہ ہو، تو اُسے استثنائے مفرغ کہتے ہیں۔

(ا) احکامِ اِلَّا :

۱۔ استثنائے متصل مُوجِب ہو، تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے جَاءَ آ لِقَدَامِ مِدَّةٍ اِلَّا اَخَاكَ : تیرے بھائی کے سوا تمام شاگرد آئے۔

۲۔ استثنائے متصل غیر موجب ہو، تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا یا مستثنیٰ منہ کے مطابق اعراب دینا دونوں جائز ہیں، جیسے لَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ : خود اپنی ذات کے سوا ان کے کوئی گواہ نہ تھے۔

۳۔ استثنائے منقطع میں مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے عَادًا اَلْغَائِبُونَ اِلَّا دَوَابَّهُمْ : غائب لوگ لوٹ آئے، مگر ان کے مویشی نہ آئے، مَا اَخْتَرَقَتِ الدَّارُ اِلَّا اَلثِّيَابَ : کپڑوں کے سوا گھر نہیں جلا، یعنی گھر کو آگ نہیں لگی، ہاں کپڑے جل گئے۔

۴۔ استثنائے مفرغ میں مستثنیٰ پر وہی اعراب آئے گا، جو اِلَّا کی عدم موجودگی میں آتا، جیسے مَا قَامَ اِلَّا نَرِيدًا، مَا مَرَّ اَيْتُ اِلَّا نَرِيدًا، مَا مَرَّ مَرَّتُ اِلَّا مَرِيدًا۔

(ب) احکامِ غَيْرُ وِ سَوَى :

ان کے بعد ان کا مستثنیٰ مجرور ہوگا، کیونکہ یہ اپنے مستثنیٰ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں (خود غَيْرُ

اور سوی کا اعراب وہی ہوگا، جو اِلَّا کے مستثنیٰ کا
 ہوا کرتا ہے، جیسے قَامَ الْقَوْمُ سَوَى خَالِدٍ،
 مَا كَلَّمَنِي أَحَدًا غَيْرُ خَالِدٍ -
 (ج) احکامِ خَلَا، عَدَا و حَاشَا:

اگر انہیں ماضی تصور کیا جائے، تو اُن کا مابعد بنا۔ بر
 مفعولیت منصوب ہوگا، لیکن اگر انہیں حروف مانا
 جائے، تو مابعد مجرور ہوگا۔

مشق

(۱) ۱۔ خالد کے سوا تمام طلبہ مدرسے سے نکل گئے۔ میں نے
 سپہ سالار کے سوا تمام لشکری دیکھے۔ زید کے سوا سب لوگ
 کھڑے ہو گئے۔ سُرت آدمی کے سوا ہر انسان راحت سے
 زندگی بسر کرتا ہے۔ موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے۔
 تیرے دونوں بھائیوں کے سوا میں نے سب حاضرین کو
 سلام کیا۔ یعنی کے سوا ہر لغزش کرنے والے کیلئے رحم کرنے
 والا ہے۔ علم کے سوا ہر چیز خرچ کرنے سے کم ہو جاتی ہے۔ اُن
 میں سے تھوڑوں کے سوا سب نے اُس میں سے پی لیا۔
 چاندی اور سونے کے سوا تمام معدنیات کو زنگ لگ
 جاتا ہے۔

۲۔ زید کے سوا کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ خدا شریروں کے سوا کسی کو عذاب نہیں دیگا۔ دن کے وقت سورج اور چاند کے سوا کوئی ستارہ نہیں نکلتا۔ ان میں سے بعض کے سوا نصیحتوں کو کسی نے نہیں سنا۔ میں نے پھول کے سوا کوئی کلی نہیں توڑی۔ میں محمود کے سوا کسی سے نہیں ملا۔ سیاح زمین کے سوا کسی فرش پر نہیں بیٹھا۔ عمرو کے سوا تم میں سے کوئی نہ جا بیگا۔ ہم فلاں شخص کے سوا کسی کو موصوف بہ مانتے نہیں پاتے۔ حق صداقت کے سوا تیرا مجھ پر کوئی حق نہیں۔

۳۔ ایک گھوڑے کے سوا، جو ان کے ساتھ تھا، غائب ہونے والوں میں سے کوئی واپس نہ آیا۔ نفس کے سوا ہر ایک مرگب تحلیل ہو جاتا ہے۔ روح کے سوا ہر چیز، جو تم دیکھتے ہو، فنا ہو جائے گی۔ چار پایوں کے سوا، جو ان کے ساتھ رسد اٹھانے کے لئے تھے، سب لوگ واپس آگئے۔

بھیڑوں کے سوا سب لوگ واپس آگئے۔ اونٹوں کے سوا سب گھوڑے ہنہنائے۔

۴۔ بُرائی کرنے والا ہی برائی میں مبتلا ہوتا ہے۔ میں تو حق ہی کی پیروی کرونگا۔ میرے پاس تو ایک ہی درہم ہے۔ تو تو فضیلت ہی کی رغبت کرے گا۔ مجھے علم کے سوا کسی نے نفع نہیں دیا۔ بزرگی سے لٹیہم ہی انکار کرتا ہے۔ میں تو خدا

ہی سے ڈرونگا۔ بڑی تدبیر تو بڑی تدبیر کرنے والوں ہی کو گھبرانی ہے۔ انسان کو تو اُس کے عمل کی نسبت ہی سوال کیا جائیگا۔ میں تو صرف مفید بات ہی میں مشغول ہونگا۔ محنتی کے سوا کوئی سرواڑ نہیں ہوا۔ میں تو صرف عالم ہی کا احترام کرونگا۔

(ب) زبید کے سوا سب کھڑے ہو گئے۔ خالہ کے سوا مجھے کسی نے نہیں سکھایا۔ حماقت کے سوا ہر مرض کا علاج ہے۔ ایک قریش کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ جو کہنے بوتا ہے، اُس کے سوا کوئی مصیبت نہیں اٹھانا۔ اس جوان کے سوا کسی نے علم کی کوشش نہیں کی۔ کتوں کے سوا سب گڈریٹھے واپس آگئے۔

(ج) شہریر لوگوں کے سوا سب کے ساتھ سعادت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ملک چین کے سوا اسکندر تمام ممالک پر غالب آ گیا۔ فلاں کے سوا تمام لوگوں سے معاشرت کر۔ مویچوں کے سوا ہر زائر کی عزت کر۔ انہوں نے باپ استثنائے سوا نخواستہ ہر ایک باب حفظ کر لیا ہے۔

۴۴۔ اہم موصول

اسم موصول ایسے اسم کو کہتے ہیں، جس کے معنی اسی وقت پورے ہوں، جب اُس کے بعد ایک جملہ مذکور ہو۔ جو جملہ اس

موصول کے بعد استعمال ہو، اُسے موصول کا صاۃ کہتے ہیں، جیسے
 هَذَا الْكِتَابُ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْ زَيْدٍ : یہ وہ کتاب
 ہے، جسے میں نے زید سے خریدا۔

اسم موصول کی دو قسمیں ہیں: خاص اور مشترک۔
 خاص وہ ہے، جس کے مذکر و مؤنث، تشنیہ و جمع کے صیغے
 استعمال ہوتے ہیں، جیسے اَلَّذِي۔

مشترک وہ ہے، جو مذکر و مؤنث، تشنیہ و جمع کے لئے یکساں
 استعمال ہو، جیسے مَنْ، مَا وغیرہ۔ مَنْ عَاقِلٌ كَلَّمَ
 مَنْ أَوْرَ مَا غَيْرَ عَاقِلٍ كَلَّمَ۔

اَلَّذِي کی صورتیں مفضلاً ذیل ہیں:

| جمع | تشنیہ | مفرد | |
|---------------|-------------|----------|--------------------|
| اَلَّذِينَ | اَلَّذَانِ | اَلَّذِي | { مرفوع |
| اَلَّذَوَاتِ | اَللَّتَانِ | اَلَّتِي | |
| اَلَّذِينَ | اَللَّذِينَ | اَلَّذِي | { منصوب و مجرور |
| اَللَّذَوَاتِ | اَللَّتِينَ | اَلَّتِي | |

مشق

جس نے مجھے سکھایا، اُس کی عزت کر۔ اللہ کے لئے تعریف
 ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ جس عورت نے تمہیں

دیکھا، اُس کے ساتھ نیکی کرو۔ یہ دو وہی ہیں، جنہوں نے تجھے سکھایا۔ یہ دو مرد وہی ہیں، جو بھاگ گئے۔ جن دو نے تیرا گھوڑا چھڑایا، میں نے اُن کو مارا۔ جن دو مریض عورتوں کو تو نے دیکھا، وہ چچک سے مر گئیں۔ جن دو ہاتھوں نے یہ گناہِ عظیم کیا ہے، اُن کو کاٹ دو۔ یہ وہی لوگ ہیں، جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔ جن علاموں کو ہم نے خریدنا تھا، وہ بھاگ گئے۔ جن عورتوں نے اُس پر افسوس کیا، یہ وہی ہیں۔ جو عورتیں محتاج کے ساتھ سلوک کرتی ہیں، اللہ انہیں عنقریب ہی نیک بدلہ دیگا۔ بے شک جو زیادہ کہتا ہے، وہ کرتا کم ہے۔ عیاسیوں میں سے پہلا شخص جو خلافت کا منتوی ہوا، وہ ابو المنصور سفاح تھا۔ جو چاہتے ہو، اختیار کر لو۔ جو کچھ تمہارے سینے میں ہے، میں نے اُسے معلوم کر لیا۔ جو کچھ زمین میں ہے، وہ فنا ہونے والا ہے۔

۴۵۔ بعض اسماء عامہ

(۱) اسم فاعل :

اسم فاعل لازم فعل سے مشتق ہو، تو اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، لیکن اگر متعدی فعل سے نکلا ہوا ہو، تو اپنے مفعول کو

نصب بھی دیتا ہے، جیسے **أَقَاتِمُ زَيْدًا**؛ **أَلْضَّارِبُ**
زَيْدًا عَمْرًا۔

جب اسم فاعل مُعْرَفٌ بِاللَّامِ نہ ہو، تو مذکورہ عمل کرنے
 کے لئے ضروری ہے کہ وہ حال یا استقبال کے معنوں میں
 ہو اور اس سے پہلے مبتدا، ذوالحال، موصوف، موصول،
 ہمزہ استفہام یا حرف نفی میں سے کوئی ہو۔

(ب) اسم مفعول:

یہ اسم اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل
 کو رفع دیتا ہے، جیسے **زَيْدًا حَبْبُوسٌ أَخْشَوْهُ**؛ زید کا
 بھائی قید ہے۔ جن شرائط کے ساتھ اسم فاعل عمل کرتا
 ہے، وہی شرائط اسم مفعول کے لئے ہیں۔

(ج) صفت مشبہ:

یہ صیغہ فعل لازم کی طرح اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے،
 جیسے **زَيْدًا حَسَنٌ وَجْهُهُ**۔ اس کے عمل کے لئے بھی
 یہ شرط ہے کہ مبتدا، ذوالحال، موصوف، استفہام یا
 حرف نفی میں سے کسی کے بعد استعمال ہو۔

مشق

(۱) میرا بھائی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ میں ایک ایسے آدمی

کے پاس سے گزرا، جو اونٹ کو آگے سے کھینچے چلا جا رہا تھا۔
 تو اپنے بھائی کو معذور رکھیکا یا ملا مرت کریگا؟ خالد کا غلام مارنے
 والا تھا۔ میرا باپ اپنے مہمان کی عزت کرنے والا ہے۔ بیشک
 اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو چھوڑ دینے والا نہیں۔ تیرا باپ خبر کی
 اصلیت کا عالم نہیں۔ تو پکارنے والے کی پکار کا جواب
 دینے والا نہیں۔ میں نے اُسے تیری بات کا سمجھنے والا گمان
 کیا۔ سمندر میں داخل ہونے والا غرق ہونے سے بہت کم محفوظ
 رہتا ہے۔ کیا تم دو جانے والے ہو؟ کون تیرے دوست کو
 مارنے والا ہے؟ کیا تو بھوکا ہے؟ تیرا مہمان کب کوچ کرنے والا ہے۔
 (ب) حجرہ ٹوٹے ہوئے شیشیوں والا ہے۔ تارک الدنیا کی نیکی
 مشہور ہے۔ جس آدمی کے مددگار معدوم ہوں، وہ اُس بائیں
 ہاتھ کی مانند ہے، جس کا دایاں نہ ہو۔ اُس جو اندر کی خصلت
 مشاہیر عالم کے قصوں میں مذکور ہے۔ درخت کی شاخیں کٹی
 ہوئی ہیں۔ کیا تو نے کٹے ہوئے ہاتھ والے چور کو دیکھا۔ جن
 شہیدوں کے خون بہائے گئے ہیں، اُن کی نیک بختی کس قدر
 زیادہ ہے۔ جس کا بیٹا قتل ہووا، وہ مر گیا۔ زید، جس کا بھائی
 محبوب ہے، آنے والا ہے۔

(ج) میں نے ایسے جوان کی رفاقت کی، جس کے باپ کی
 قدر بڑی ہے۔ تو ٹھنڈی آنکھوں والا رہے۔ بہت سی

فضیلتوں والا زاہد ہمارے پاس سے گزرا۔ عاقل کی دشمنی تلخ
 ہوتی ہے تیرے بھائی کا چہرہ خوبصورت ہے۔ اس لڑکے کے
 باپ کا عقد سخت ہے۔ طے کے حاتم کی ضیافت زیادہ تھی۔
 عقلمند بہت خاموش ہے۔ گل مورد کے پتوں کی سبزی بہت
 سخت ہے۔ یہ آدمی قدر کے اعتبار سے بزرگ ہے۔

اسم تفضیل

۲۶-۱-۳۰

اسم تفضیل تین طرح استعمال ہوتا ہے:

۱۔ من کے ساتھ: اس صورت میں اسم تفضیل نکرہ ہوتا
 ہے اور اس کا مفرد اور مذکر ہونا ضروری ہوگا، جیسے **أَلْأَسَدُ**
أَقْوَىٰ مِنَ الرَّجُلِ، أَلرَّجَالُ أَفْضَلُ مِنَ الْأَسَدِ،
زَيْنَبُ أَحْمَلُ مِنْ أُخْتَيْهَا۔

۲۔ معرف کی طرف مضاف ہو کر: اس صورت میں اس کا مفرد
 و مذکر ہونا یا نہ ہونا دونوں جائز ہیں، جیسے **أَلرَّجُلَانِ**
أَفْضَلُ (أَوْ أَفْضَلَا)، النَّاسِ، مَرْيَمُ أَفْضَلُ
(أَوْ فَضْلَى)، النَّاسِ۔

۳۔ آن کے ساتھ: اس صورت میں تشبیہ و جمع اور مذکر و
 مؤنث کے صیغے استعمال ہونگے، جیسے **أَلرَّجُلَانِ**

أَلَا فَضْلَانِ ، أَلَمْ رَأَيْنَا الْفَضْلِيَّانِ وَغَيْرَهُ -

تنبیہ: غیر ثلاثی مجرد اور ان اسما سے، جو رنگ و عیب کے معنی ہیں، اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا۔ اگر ان ابواب وغیرہ سے تفضیل کا مفہوم ادا کرنا ہو، تو اس باب کے مصدر سے پہلے أَكْثَرُ یا أَشَدُّ لگا دیتے ہیں، جیسے أَكْثَرُ أَجْتِنَابًا، أَشَدُّ حُمْرَةً -

مشق

۱۔ علمائے ہیئت ستاروں کے احوال کی شناخت میں ہم سے زیادہ ماہر ہیں۔ مرد عورتوں سے زیادہ بھید چھپانے والے ہوتے ہیں۔ اُستاد مسائل کی توجیہ تجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو مجھ سے زیادہ شطرنج کا کھلاڑی ہے۔ نادار کی بہ نسبت دولت مند مال کا زیادہ حریص ہوتا ہے۔ تمہاری اقامت کے لئے یہ مکان بہ نسبت کسی دوسرے مکان کے زیادہ مناسب ہے۔ وہ (مؤنٹ) تمام گانے والی عورتوں کی بہ نسبت سُروں کے فن میں زیادہ ماہر ہیں۔ بخیل کی بہ نسبت سخی اپنے ہمانوں سے زیادہ مانوس ہوتا ہے۔

۲۔ زید قدر کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بزرگ اور مال کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہے۔ یوسف حق بصورتی

میں سب لوگوں سے زیادہ حسین ہے۔ وہ (مؤنث) سب عورتوں سے افضل ہیں۔ فقہ سب سے بڑھ کر نیکی کی رہنما ہے۔ میہ جن و انسان دونوں میں سے گردن کے اعتبار سے افضل ہے۔ تو ضرور ان کو تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاٹیگا۔ وہ اپنے بھائیوں سے افضل ہے۔ زینب عورتوں سے افضل ہے۔ تو اپنے ہم رنگ انسانوں سے بڑھ کر شاعر ہے۔

۳۔ بہت بزرگ یوسف۔ بہت فضیلت والی مریم۔ بہت فضیلت والی مومن عورتیں۔ میرے پاس دو بہت فضیلت والے مرد آئے۔ بہت فضیلت والی عورت بازار کی طرف گئی۔

ماہر شخص تو جیہوں کے نکالنے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ برف چونے کی بہ نسبت زیادہ سفید ہے۔ تیرا چہرہ لہو سے بڑھ کر زرد ہے۔ کافر مومن سے زیادہ احمق ہوتا ہے۔ کوّا بھینس سے زیادہ سیاہ ہے۔

۴۷۔ کلمات استفہام

استفہام کے لئے کئی کلمے ہیں، لیکن ان میں سے دو بہت مشہور ہیں: هَمْزَةٌ اور هَلْ۔

ہَمْزَةٌ (أ) فعلیہ اور اسمیہ دونوں جملوں پر داخل ہوتا ہے، خواہ وہ مثبت ہوں یا منفی، جیسے أَجَاءَ تَرَائِدًا؟ أَأَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ أَلَمْ تَفْهَمْ؟

هَلْ مثبت جملے پر داخل ہوتا ہے، خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ، جیسے هَلْ عَادَ تَرَائِدًا؟ هَلْ تَرَائِدُ مَرِيضًا؟ ان دو کے علاوہ مشہور کلمات استفہام یہ ہیں:

مَنْ: کون، مَاذَا: کیا، أَيْ: کونسا، كَيْفَ: کیسا، كَمْ: کتنا، أَيْآنَ: کب، أَيْنَ: کہاں، أَيْ: کیسے، کہاں، کہاں سے، مَتَى: کب، لِمَ: کیوں۔

مشق

(أ) کیا ہم ایمان لائیں، جس طرح بے وقوف ایمان لائے ہیں؟ تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کرو گے، جنہوں نے اپنے عہد توڑے؟ کیا تو ہی یوسف ہے؟ اور کیا وہ نہیں

جانتے کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں، اللہ اُسے جانتا ہے؟ کیا بھلا ہم مرنے والے نہیں؟ کیا تیری پاک دامنی تجھے رشوت لینے کا حکم دیتی ہے؟

رہن (کیا تیرے پاس لشکروں کی خبر آتی؟ کیا زید کھڑا ہے؟ کیا تو سو جانا چاہتا ہے؟ کیا نابینا اور بینا برابر ہیں یا کیا تار یکیاں اور نور برابر ہیں؟ کیا داخلہ ممنوع ہے؟ کیا گرمی کے اوقات میں کام ہو سکتا ہے؟

تو کون ہے؟ تو کس کی بیٹی ہے؟ مجھے رستے کا پتہ کون دیکھا؟ گھر میں کون ہے؟ اللہ کے سوا کون معبود ہے، جو تمہیں روشنی لادے گا؟ وہ کون ہے، جس نے کبھی بُرائی نہ کی ہو اور وہ کون ہے، جس کے لئے ہمیشہ نیکی ہی ہو؟ وہ کون ہے، جو اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

تو کیا کہتا ہے؟ اُس نے ابھی کیا کہا؟ وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ یہاں آنے کے بعد تو کس چیز کے لئے لوٹ گیا؟ کس چیز نے تمہیں آنے سے مؤخر رکھا؟ اُمشو لہ کے کیا معنی ہیں؟

تو کس قبیلے سے ہے؟ تیرے پاس کونسی کتاب ہے؟ تو کن لوگوں سے ہے؟

تیرا کیا حال ہے؟ تیرے بھائی نے کیسے کوچ کیا؟ تیرے

دشمن نے تیرا کس طرح مقابلہ کیا؟ مجرم حاکم کے سامنے کس طرح کھڑا
ہوٹا؟ بیمار کا کیا حال ہے؟

تو نے بھائیوں کی معیت میں کتنے دن صرف کئے؟ تو نے
اپنی زمین کتنے دیناروں پر خریدی؟ مدرسے میں کتنے طالب علم
پس؟

جزا کا دن کب ہوگا؟ تو اپنے عیبوں کی کب اصلاح
کریگا؟

تیرا وعدہ اور قسمیں کیا ہوئیں؟ تو کہاں سے آیا ہے؟ کہاں
کا ارادہ ہے؟

بیمار نے کیسے رات کاٹی؟ تجھے یہ کہاں سے مل گیا؟
اللہ کی مدد کب ہوگی؟
تم کیوں آئے؟ تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو؟

۴۸۔ جملہ شرطیہ

جملہ شرطیہ کے دو جز ہوتے ہیں: پہلے کو شرط کہتے ہیں اور
دوسرے کو جزا، جیسے **إِنْ تَكْسَلْ، تَخْسَرُ**: اگر تو سستی
کریگا، تو نقصان اٹھائیگا۔

شرط و جزا دونوں کے فعل یا مضارع ہونگے یا ماضی یا

شرط کا فعل ہوگا ماضی اور جزا کا مضارع -

جب جزا پر قَدْ ، سَ یا سَوْفَ داخل ہو، یا اُس کا فعل مَآ یا لَئِن سے منفی ہو، یا اُس کا فعل جامد ہو، یا فعل طلبی ہو، یا پھر جزا جملہ اسمیہ ہو، تو ان تمام صورتوں میں جزا پر ف ضرور داخل ہوگی -

اگر جزا میں فعل مضارع مثبت ہو، تو ف کا لانا جائز ہے، ضروری نہیں -

اگر جزا میں ماضی متصرف قَدْ سے مجرّد ہو، یا مضارع منفی بہ لَمْ ہو، یا مضارع منفی بہ لَا ہو، تو ف داخل نہ ہوگی -

یٰن اور کو حروف شرط میں سے ہیں - یٰن مستقبل کے معنی دیتا ہے، خواہ ماضی پر داخل ہو اور یہ جزم دیتا ہے، جیسے یٰن تَقُمُ آتَمٌ: اگر تو کھڑا ہوگا، تو میں بھی کھڑا ہونگا - لیکن اگر شرط ماضی ہو اور جزا مضارع، تو مضارع کو مجزوم و مرفوع دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جیسے یٰن صَبَرْتَ تَطْفُرُ: اگر تو نے صبر کیا، تو کامیاب ہوگا - کو ماضی کے معنی دیتا ہے، خواہ مضارع پر داخل ہو، اور یہ جزم نہیں دیتا، جیسے لَوْ قُمْتَ (أَوْ تَقُومُ) قُمْنَا: اگر تو کھڑا ہوتا، تو ہم بھی کھڑے ہوتے - لَوْ لَیْ شَرَطِ کے معنی

ادا کرتا ہے، جیسے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهْلَكَ عُمَرُ: اگر حضرت علیؑ نہ ہوتے، تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا (حضرت عمرؓ کا مقولہ)۔
 مشہور اسما کے شرط یہ ہیں: مَنْ، مَا، كَيْفَمَا، أَيْ، حَيْثُمَا، إِذْ مَا، مَتَى، أَيْنَمَا، أَيْ۔

مشق

(اِنْ) اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو، تو اُس پر بھروسہ کرو۔ اگر تو نے صبر کیا، تو کامیاب ہوگا۔ اگر تو نے برائی کی، تو عنقریب تجھ کو پشیمانی لاحق ہوگی۔ اگر رحمان میرے پاس آیا، تو میں اُسے نہیں نکالوں گا۔ اگر زید چلا گیا، تو میں اُسے ہرگز نہ نکالوں گا۔ اگر انہوں نے برائی کی، تو بہت بُرا کیا۔ اگر تیرا دشمن گر گیا، تو اس سے خوش نہ ہو۔ اگر اُس نے چوری کر لی، تو اُس کے بھائی نے بھی تو پہلے چوری کی تھی۔ کہہ دے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو۔ اگر تم ان (مٹونٹ) کو مومن معلوم کرو، تو انہیں کفار کے پاس واپس نہ بھیجو۔ اگر تم نادار می سے ڈرتے ہو، تو اللہ آگے چل کر تمہیں تو نگر کر دیگا۔

(لَوْ) اگر وہ میرے پاس آتا، تو میں اُس کی تعظیم کرتا۔ اگر اللہ چاہتا، تو نہ ہم شرک کرتے، نہ ہمارے باپ دادا۔ اگر میں اس بات کو جان لیتا، تو تجھے ضرور مارتا۔ اگر تیرا رب چاہتا، تو تمام

وں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا۔ اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور
 وہی اختیار کرتے، تو ہم اُن پر ضرور آسمان اور زمین سے برکتیں
 بول دیتے۔ اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا کوئی معبود ہوتا، تو
 دونوں بگڑ جاتے۔ اگر تو ورثت، سخت دل ہوتا، تو وہ ضرور
 رے آس پاس سے ٹل جاتے۔

(لَوْلَا) اگر تم نہ ہوتے، تو ہم ضرور مومن ہوتے۔ اگر مطیع نہ
 ہوتے، تو پہلے لوگوں کے بہت سے علوم ضرور مٹ جاتے۔ اگر خالد
 سے مدد گناہ کی حمایت نہ کرتے، تو وہ قتل ہو جاتا۔ اگر تم پر اللہ کا
 فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی، تو تم با مستثنائے چند ضرور شیطان
 کا پیروی کرتے۔ اگر تیری (مؤنث) قوم کا زمانہ کفر تازہ نہ ہوتا، تو
 میں ضرور ابراہیمؑ کی بنیادوں پر بیت اللہ کو استوار کرتا۔

(صن) جو طلب کرتا ہے، پالیتا ہے۔ جو جوانی میں سُستی کرتا
 ہے، بڑھاپے میں رنج اٹھاتا ہے۔ تو جس کے غلام کو مارے گا،
 میں بھی ماروں گا۔ تو جس کے ساتھ جائیگا، میں بھی جاؤنگا۔ جس نے
 میری تعریف ایسی بات کیلئے کی، جو تجھ میں نہیں، تو اُس نے تیری
 رمت کی۔ جس نے صبر کیا، کامیاب ہوا۔ جو برائی کرے گا، اُس کا بدلہ
 دیا جائیگا۔ جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا، اُس
 سے وہ ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ جو نیکی لائے گا، تو اُس کے لئے دس
 گنا اجر ہے۔ جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے،

بے شک اُسے بہت کامیابی حاصل ہوئی۔

(مَا) جو کچھ تو بچپن میں سیکھے گا، وہ تجھے بڑی عمر میں فائدہ دینگا۔ تم اپنے لئے جو نیکی آگے بھجو گے، اُسے اللہ کے ہاں پالو گے۔ تم جو نیکی کرتے ہو، اللہ اُسے جانتا ہے۔

(مَنْهَا) تو جب بھی نیکی کا حکم دینگا، میں اُسے کرونگا۔ تو جب بھی ارادہ کرے، میں اُسے پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو کچھ بھی چھپائے، زمانہ اُسے ظاہر کر دینگا۔ تو جو کچھ بوئگا، وہی کاٹے گا۔ تم دونوں جو نیکی بھی کرو گے، تمہارے لئے اُس کا اجر لکھا جائیگا۔

(آی) تم جس کی عزت کرو گے، میں بھی کرونگا۔ تو جس روز وطن کو لوٹے گا، میں بھی لوٹوںگا۔ تو جس مکان میں رہیگا، میں بھی رہوںگا۔ تو جو کچھ کرے گا، میں بھی کرونگا۔ (حَبِثْمًا) تو جہاں گریگا، میں بھی گرونگا۔ تم دونوں جہاں کہیں اُترو گے، تمہاری عزت ہوگی۔

(إِذْ مَا) جوں جوں تو سیکھیگا، آگے بڑھے گا۔ جوں جوں تو تقویٰ اختیار کریگا، ترقی کریگا۔

(مَنْتَى) جب تیرا باطن درست ہوگا، تیرا ظاہر درست ہو جائیگا۔ جب تو عمدہ کام کریگا، تو مراد کو پہنچ جائیگا۔ جب تو سفر کی نیت کریگا، میں بھی کرونگا۔ جب تم لوگوں کے ساتھ بھلائی

کا سلوک کرو گے ، لوگ بھی تمہارے ساتھ ویسا کرینگے ۔
 (اَیْنَمَا) تو جہاں کہیں جائیگا ، کامیاب ہوگا ۔ تم جہاں
 کہیں بھی ہو گے ، موت تمہیں آ لے گی ۔
 (اَنْتِ) مالدار جہاں بھی جائے ، اُس کی عزت ہوگی ۔ تم دونوں
 جہاں بھی جاؤ گے ، تمہاری خدمت کی جائیگی ۔ تو کہیں بھی جا جائے ،
 اپنی روزی پالے گا ۔

۴۹۔ متفرق حروف

۱۔ حروفِ عاطفہ :

یہ حروف تین قسم کے ہوتے ہیں :

(ا) جو معطوف اور معطوف علیہ دونوں کو ایک حکم کے ماتحت
 کر دیں ، جیسے وَ ، ف ، ثُمَّ اور حَتَّى ۔

” و “ مطلق جمع کے لئے ہے ، ” ف “ ترتیب و تعقیب
 کے لئے ، ” ثُمَّ “ ترتیب کے ساتھ عہدت یا وقفے

کو ظاہر کرتا ہے ، اور ” حَتَّى “ تدریج کے معنی دیتا ہے ۔

(ب) جو متعاطفین میں سے ایک کو بالتحقیق کسی حکم کے ساتھ
 مخصوص کر دیں ، جیسے لَکِن ، لَا اور بَل ۔

(ج) جو متعاطفین میں سے ایک کو ابہام کے طور پر کسی حکم سے

متعلق کر دیں، جیسے اَمُّ اور اَوْ۔

۲- حُرُوفِ قِسْم :

جس کی قسم کھائی جائے، اُسے مُقْسَم بہ اور جس امر کے اثبات یا نفی کے لئے قسم کھائی جائے، اُسے جَوَابِ قِسْم کہتے ہیں، جیسے وَآللهِ لَقَدْ اَخْطَاْتُ. اس میں اَللهِ، مُقْسَم بہ اور لَقَدْ اَخْطَاْتُ جَوَابِ قِسْم ہے۔

حُرُوفِ قِسْم تین ہیں : وَ، ت، اَوْرِب۔ ”و“ کا مُقْسَم بہ اِسْم ظاہر ہوتا ہے، جیسے وَآللهِ، وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ۔ ”ت“ کا استعمال ”اَللهِ“ کے ساتھ خاص ہے، جیسے تَاَللهِ۔ ”ب“ ہر قسم کے مُقْسَم بہ پر داخل ہوتی ہے۔

جواب قسم

(ا) مثبت جملہ اسمیہ ہو، تو اُس پر لَ یا اِنَّ یا دونوں داخل ہوتے ہیں۔

(ب) جملہ فعلیہ ہو، جس کا فعل ماضی مثبت ہو، تو لَ اور قَدْ دونوں داخل ہوتے ہیں، جیسے وَآللهِ لَقَدْ اَخْطَاْتُ۔ اگر اُس کا فعل مضارع مثبت ہو، تو لَ اور لَوْنِ تَاکِیْدِ دونوں آتے ہیں، جیسے وَآللهِ لَآ فَعَلَنْ۔

جواب قسم منفی ہو، تو کسی رابطے کی ضرورت نہیں۔

۳- حروفِ مخفیہ :

جب یہ حروف مضارع پر داخل ہوں، تو درشتی کے ساتھ مطالبہ کرنے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ ماضی پر داخل ہوں، تو توجیح کا فائدہ دیتے ہیں۔ یہ تین ہیں: هَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمًا۔

۴- حروفِ تنبیہ :

مخاطب کو متوجہ اور آگاہ کرنے کے لئے یہ حروف استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے اَلَا، هَا۔

۵- حروفِ ایجاب :

نَعَمْ خبریہ اور استنہائیہ جملوں کے بعد آتا ہے اور نفی و اثبات میں اپنے ماسبق کے مفہوم کے تابع ہوتا ہے، جیسے مَا قَامَ زَيْدٌ، نَعَمْ، یعنی زید نہیں اٹھا، اَقَامَ نَزِيدٌ؟ نَعَمْ، یعنی کھڑا ہوؤا۔

اَجَلٌ، جَيْرٌ اور جَلَدٌ بھی نَعَمْ کے حکم میں ہیں، لیکن جَيْرٌ اور جَلَدٌ نادر الاستعمال ہیں۔

اِیُّی بھی نَعَمْ کے حکم میں ہے، لیکن یہ ایسی قسم کے پہلے آتا ہے جس کا فعل محذوف ہو، جیسے اِیُّی، وَاللّٰہِ۔

بَلٰی نفی کے بعد آتا ہے، لیکن معنوں کو مثبت کر دیتا ہے، جیسے اَقَامَ نَزِيدٌ؟ یَا مَا قَامَ نَزِيدٌ، بَلٰی :

کیوں نہیں؟ یعنی زید کھڑا ہوگا۔

مشق

۱۔ (ا)۔ و۔ میں نے قلم اور کتاب لی۔ زید اور عمرو آئے۔

پرندہ اڑتا ہے اور مچھلی تیرتی ہے۔

ث۔ اُس نے اُسے مکتا مارا، پس اُسے مار ڈالا۔

زید و مشق میں، پھر حدیب میں داخل ہوا۔ اس (باغ) میں سے نکل جا، کیونکہ تو مردود ہے۔

ث۔ لوگ اترے، پھر کوچ کر گئے۔ نوجوان

نکلے، پھر بوڑھے۔ بکر آیا، پھر اُس کا بھائی۔

حتیٰ۔ میں نے مچھلی کھائی، اُس کا سر بھی۔ تمام

لوگ مر گئے، یہاں تک کہ انبیاء بھی۔ مجھے اس نوجوان نے

جبران کر دیا، بلکہ اُس کی گفتگو نے۔

(ب)۔ لیکن۔ خالد کی عزت نہ کر، بلکہ اُس کے بھائی کی (کر)۔

خونہ سیکھو، بلکہ فقہ (سیکھو)۔ زید کھڑا نہ ہوگا، لیکن عمرو

(کھڑا ہوگا)۔ زید کا تب نہیں، بلکہ شاعر (ہے)۔

لا۔ نیک بخت کی عزت کر، نہ کہ بد بخت کی۔

زید کا تب ہے، نہ کہ شاعر۔ میرے پاس مرد آیا، نہ کہ عورت۔

بیل۔ محمود نے سفر نہیں کیا، بلکہ یوسف نے (کیا)۔

زید کو مار، (نہ) بلکہ عمرو کو۔ زید کھڑا ہوا، (نہیں) بلکہ عمرو۔

زید کھڑا نہیں ہوا، بلکہ عمرو۔

(ج ۱)۔ اُمّ۔ وہ یا تو اونٹ ہیں یا بکریاں۔ اُن کے

لئے یکساں ہے، تو اُن کو ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ مجھے یاد

نہیں، میں نے اُسے توار سے مارا یا عصا سے۔

۔ اَو۔ تو جاہل ہے یا عالم۔ کلمہ یا اسم ہے یا فعل

یا حرف۔ میں نکلتا ہوں یا ٹھیرتا ہوں۔ (نہیں جواب دے،

وہ اپنی آوازیں بلند کریں یا پست۔

۔ اِمَّا۔ یہ یا تو درخت ہے یا پتھر۔ ان کے لئے

یکساں ہے، تو چلا جائے یا بیٹھ جائے۔ یا اُنہیں عذاب

دیگا یا اُن پر مہربانی کریگا۔ سیکھ فقہ یا نحو۔

۲۔ (۱) قرآن حکیم کی قسم، بیشک تو رسول ہے۔ اللہ کی

قسم، بیشک کافر ہلاک ہونے والا ہے۔ اللہ کی قسم، مومن

ضرور نعمتوں میں ہوگا۔ تیری زندگی کی قسم، بے شک تلوار

خون بہانے والی ہے۔ تیری عمر کی قسم، بے شک وہ اپنے

نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اللہ کی قسم، تیرا بھائی

چغلیخوڑ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم، اگر زید کھڑا نہ ہوا، تو

عمرو کھڑا ہوگا۔ اللہ کی قسم، اگر گنہگار نے آخری عمر میں

توبہ کر لی، تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(ب) اللہ کی قسم ، گنہگار قید خانے سے بھاگ گیا ہے۔
 اللہ کی قسم ، تو نے غلطی کی ہے۔ اللہ کی قسم ، اللہ پر ایمان
 رکھنے والا ہلاک نہ ہوگا۔ اللہ کی قسم ، وہ تجھے ہرگز ضرر نہیں
 پہنچائینگے۔ اللہ کی قسم ، میں ضرور اُس سے انتقام لوں گا
 (خفیہ)۔ بڑے دن کی قسم ، جس نے ظلم کیا ، وہ پھسل گیا۔
 مخلوق کے پروردگار کی قسم ، وہ ضرور ایسے کام کرے گا ،
 جن سے عقلیں حیران ہوں گی۔ اللہ کی قسم ، اگر اللہ نہ ہوتا ،
 تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ خدا کی قسم ، میں ضرور وہ کروں گا خدا
 کی قسم ، اگر وہ ان علاقوں میں سے گزرا ، تو ضرور ہی
 اُسے قتل کروں گا۔

۴۔ تو نے کیوں عہد پورا نہ کیا؟ تو کیوں چغلی خور کو نکال نہیں
 دیتا؟ تو کیوں پکارنے والے کو جواب نہیں دیتا؟ تو نے
 زائر کی کیوں عزت نہ کی؟ تو نے کیوں اپنا کام شروع نہ کیا؟
 تو نے کیوں کاریگروں سے کاریگری نہ سیکھی؟ تو کیوں مہمان
 کو ضیافت نہیں کھلاتا؟ تو کیوں اپنے باپ کی تعظیم نہیں
 کرتا؟ تو کیوں اللہ سے بخشش طلب نہیں کرتا؟ تو نے
 ضرورت کے وقت کے لئے دولت جمع کیوں نہیں کی؟
 تو سمجھ کر کتابوں کا مطالعہ کیوں نہیں کرتا؟ تو محتاجوں کے
 ساتھ سلوک کیوں نہیں کرتا؟ تو انشا پر دازی کے فن کی

مشق کیوں نہیں کرتا؟ تو اپنے سردار کے پاس اپنے گناہ
کی معذرت کیوں نہیں کرتا؟

۴۔ خبردار، بیشک وہی بے وقوف ہیں۔ لیجئے، میں شروع
کرتا ہوں اور اُس کی نیک توفیق سے کہتا ہوں۔ دیکھئے،
ہم نے کام ختم کر دیا ہے۔ لیجئے، میں اُس بات کو ظاہر
کرنے کو ہوں، جسے تو نے چھپائے رکھا۔

۵۔ انہوں نے کہا: کیا تو صبر کریگا؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس
نے کہا: کیا تو محبت کے عہد کو پورا کریگا؟ میں نے کہا:
ہاں۔ وہ تجھ سے دریافت کرتے ہیں: کیا یہ سچ ہے؟
کہو، ہاں، اللہ کی قسم۔ انہوں نے کہا: کیا تو موت
کی گہرائیوں میں غوطہ لگانا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ میں نے
اس سے کہا: کیا تو موت میں گھس جائیگا؟ اُس نے کہا:
ہاں۔

۵۔ صَلَاتِ اَفْعَالِ

بعض افعال کے ساتھ خاص خاص حروف استعمال ہوتے ہیں،
جن کو اُن افعال کا صلہ کہتے ہیں، جیسے هُوَ يَمُنُّ عَلٰى عَدُوِّهِ :
وہ اپنے دشمن پر احسان کرتا ہے، اَمَنْتُ بِاللّٰهِ : میں اللہ پر
ایمان لایا۔ اِن مَثَلُوں میں يَمُنُّ کے ساتھ عَلٰى اور اَمَنْتُ کے

ساتھ ب کے صلے استعمال ہوتے ہیں۔

ایک ہی فعل کے ساتھ مختلف صلوں کے آجانے سے معانی تبدیل ہوتے رہتے ہیں، مثلاً قَالَ لِرَبِّیْ: اُس نے زید سے کہا، قَالَ عَنِ رَبِّیْ: اُس نے زید سے روایت کی، قَالَ یَكْذَابًا: وہ اس بات کا معتقد ہوا۔ قَالَ عَلٰی رَبِّیْ: اُس نے زید پر بہتان باندھا، مَا تَقُولُ فِیْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ: اس مسئلے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

مشق آئندہ کا ترجمہ کرتے وقت ہر ایک فعل کے متعلق یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اُس کے ساتھ کونسا جملہ استعمال ہوتا ہے۔

مشق

اس کے صحیح ہونے میں کون شک کرتا ہے؟ اُسے اُس کی مدد کی طاقت نہ تھی۔ دشمن ہمارے مرکز پر حملہ کرتا تھا۔ اُس کی موت طبعی اسباب سے واقع ہوئی۔ وہ لوگ حملے سے باز رہتے ہیں۔ ہم اس معاملے پر غور کریں گے۔ اُس نے مجھے رہنے کی اجازت دے دی۔ وہ بہت مشہور تھا، اور اسی لئے اُس پر بھروسہ کیا گیا۔ اس کلام نے اُس کے دل پر اثر کیا۔ وہ لوگ اپنے دشمنوں کے سامنے ٹھیر سکے۔ تیری جدائی مجھے شاق کرتی ہے۔ میں خرچ کا ذمہ لوں گا۔ وہ اپنے وعدے پر قائم رہا۔

مجھے راستہ کون دکھائیگا؟ تو نے کس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے؟
 میں اُسے ظاہر نہیں کر سکتا۔ لشکر کو ہرست نقصان ہوا۔ اُس نے
 خود اپنی تجویز پر عمل کیا۔ انہوں نے اُسے اجازت دے کر مہتوں
 کیا۔ اُس نے میرے سامنے قصہ کہا۔

یہ کام وقت سے خالی نہیں۔ دربان نے اُسے داخل ہونے
 سے روکا۔ یہ بات مجھے پہلے نہیں سوتھی۔ تم اُس کی عزت نفس
 پر بھروسہ کر سکتے ہو۔ حج نے قیدی کو بری کر دینے کا پکا ارادہ
 کر لیا۔ جرنیل نے شہر کا محاصرہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ راستے
 میں مجھ سے ایک آدمی ملا۔ ہمیں کل شہر پر حملہ کر دینا چاہئے۔
 وہ کسی کی رائے نہیں مانتا۔ پیامبر بادشاہ کا پیام لایا ہے۔ اُس
 نے اپنی راہ لی۔ وہ فتح سے ناامید ہو گیا۔ اُس نے تحصیل علم
 میں اپنے ایام وقف کر دئے۔ مجھے اُس آدمی سے تعجب ہوا۔
 اُس نے خود کو سمندر کے اندر گرا دیا۔ اُس نے قرآن کا حوالہ دیا۔
 بادشاہ نے بڑے آدمیوں سے خلوت میں ملاقات کی۔ ہم کھانے
 سے فارغ ہو گئے۔ اُس نے جانے کا قصد کیا۔ ہم اُس خوش
 کن نظارے سے مسرور ہوئے۔

تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور یہ تمہیں بُرا لگتا ہے۔ اُسے
 اپنے اہل اور وطن کا اشتیاق ہوا۔ اُس نے اُسے بولنے کی
 اجازت نہ دی۔ اُس کے بھائی نے اُس سے بغیرت کھائی۔

بوڑھے ملاح نے ہمیں ایک پرانی بے معنی کہانی سناٹی۔ چونکہ سبب یہ تھا، اُس نے سفر کا پختہ ارادہ کر لیا۔ لوگ ایسے بڑے قانون کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں تیرے بارے میں ڈرتا ہوں (یعنی مجھے تیرا بے انتہا فکر ہے)۔ زید قرض ادا کرنے سے عاجز آگیا۔ مجھے وہ کتاب ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ اس کے لئے وہ کام کرنا مناسب ہے۔ مجھے جانا چاہئے۔ وہ کس چیز کی شکایت کرتا ہے۔ خوش خبری ہے اُس کے لئے، جس نے نیک عمل کیا۔ اللہ کی رحمت کا شکر کرو۔ دیکھنا، اس جگہ سے نہ گزرنا۔ اس نے تمام اُن شرطوں کو قبول کر لیا، جو اُس پر عائد کی گئیں۔ میں تیری نیکی کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ میں تمہارے ناواجب مطالبوں کو نہیں مان سکتا۔ اُس کے گناہ کے سبب حج اُس کے خلاف فتویٰ دیتا ہے۔

ہم عنقریب اس بات پر بحث کریں گے۔ ہم نے بعض کو بعض پر قضیہ تادی۔ اس کی تشریح نہیں کی جاسکتی۔ کیا میں نے تمہیں اس بات سے نہیں ڈرایا؟ کیا تم کسی کی تلاش میں ہو؟ مومنوں کو جہاد پر آمادہ کرو۔ سزائیں اور قصاص کا اُس پر کوئی اثر نہیں۔ میں انہیں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ میں اُسے تیری تجویز سے مطلع کر دوں گا۔ اپنے چچا کے پاس اُس کی سفارش کرو۔ ایک دوسرے کو سلام کرو۔ میں موت کو رسوائی پر ترجیح دیتا

ہوں۔ انہوں نے تالیاں بجا کر اُس کو خوش آمدید کہا۔ وہ اصلاح
یا سزائش کی پروا نہیں کرتا۔ اُسے جانے سے روک دیا گیا۔
میں تجھ سے کچھ نہیں چھپاتا۔ اُس نے مجھے اپنے خطرے سے
آگاہ نہ کیا۔ اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے میں نے اُسے اشارہ
کیا۔ اُس نے وضاحت سے اپنے خیالات ظاہر کئے۔ کیا
تمہیں اُس آدمی کی طرف سے مدافعت کا حوصلہ ہے؟
اگر تو کامیاب ہونا چاہتا ہے، تو استقلال سے کام کئے جا۔
کیا تم میری درخواست قبول کرتے ہو؟ اُس نے اپنی جان کو خطرے
میں ڈال دیا۔ اُس نے اپنے دوست کے بھید کی نگہداشت
کی۔ دشمن نے ہمارے لشکروں پر حملے کا قصد کیا۔ وہ مطالعہ
میں مستقل رہا۔ وہ کوشش کے ساتھ کام میں لگا رہا۔ بادشاہ
کی تصویر لے اور اُسے غور سے دیکھ۔ جو ہماری طرف اُتارا
گیا ہے، ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہوں نے اُسے
بیڑیوں میں جکڑ دیا۔ دشمن کے لشکر نے ہمیں گھیرے میں لے
لیا۔ تو خود کو تکلیف پہنچائے گا۔ میں تمہیں اپنے ارادے
سے مطلع کروں گا۔ میں اس طرح اپنی دولت کی وصیت کرتا
ہوں۔ اُس نے اُس کے کام کو اچھا نہ سمجھا۔ انہوں نے
قلعے کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ وہ اپنے آپ پر نازاں ہوا۔
وہ زیرِ حراست ہو گیا۔ وہ اپنی رائے پر اڑا رہا۔ اُس نے

مجھ سے مشکل سوال پوچھا۔

اُس نے مجھے خبر دی کہ قیدی بھاگ گیا ہے۔ مغلوب دشمن پرتس کھاؤ۔ اُسے ڈاکٹر سے مشورہ لینے کی ہدایت کی گئی۔ کیا وہ صاف کہتا ہے کہ یہ کہانی درست ہے؟ کیا اُس نے تجھے تکلیف دی؟ اُس نے اُس کی طرف سے منہ موڑ لیا اور رہ پڑا۔ واناؤں کی پیروی کرو۔ اُس نے چچا کی بیٹی سے شادی کی۔ وہ اپنے عصا پر ٹیک لگاتا ہے۔ میں اُس سے بچ نکلا۔ ہم حیران ہیں کہ بہادر کس طرح پس پا ہوئے۔ میں جو کچھ کروں، اس میں مجھ سے تعرض نہ کرو۔ اس پر خوف چھا گیا۔ اُسے اپنا وعدہ پورا کرنے کی طاقت نہ تھی۔ ہماری واپسی حالات بہر موقوف ہے۔ تمہیں سفر کی تیاری کرنی چاہئے۔ گولی چلانے کی مشق کرو۔ اس نے کشتی کے رستے اپکڑ لئے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تو میری تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔ تمہیں اس بات میں دخل نہیں دینا چاہئے، جس سے تمہیں کوئی سروکار نہ ہو۔ لوگ ہمارے پاس آتے رہے۔ وہ اپنے لوگوں سے مل گیا۔ اس پر عقاب جھپٹا۔ اُس اکیلے کی یہ رائے تھی۔ ان ہونے خیالات میں کھویا نہ جا۔

وہ اپنے معاصروں پر سبقت لے گیا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سے اُترا۔ وہ اپنے استاد سے سبق پڑھتے ہیں۔ کیا تم

مجھ پر مہربانی کرو گے؟ مہربانی کر کے میری مدد کر۔ میں جاڈاؤ کے حقوق سے دست بردار ہوتا ہوں۔ وہ ٹیلے پر سے اُترا۔ یونانی اور رومی فن تعمیر میں مشہور تھے۔ شریک معاہدہ توڑنے پر متفق ہو گئے۔ زمین کی سطح خشکی اور تری پر حاوی ہے۔ اُسے بہت بھوک لگی۔ انہوں نے تمہاری مدد پر بھروسہ کیا۔ چور نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔ رٹکوں کی مرمت کی ضرورت ہے۔ کان سننے سے سیر نہیں ہوتے۔ اُس نے شعرا کی تصنیفات میں سے اقتباسات لے۔ وہ اپنی شرارتوں سے باز رہا۔ یہ معاملہ اُس کے لئے مثبت رہا۔ میں تم سے اس مہربانی کا خواہنگار ہوں۔ آخر کار ہم نے بھید دریافت کر لیا۔ وہ اپنی رائے پر قائم رہا۔ ہم اپنے وطن کو ترستے ہیں۔ وہ اسلام سے مرتد ہو گیا۔ کوئی آدمی اُس کی بات کا یقین نہیں کرتا۔ وہ اپنے کام مستغرق ہو گیا۔

مشرق کہانیاں

۱۔ حضرت لقمان اور ادب

لوگوں نے لقمان حکیم سے دریافت کیا: "آپ نے ادب کس سے سیکھا؟" آپ نے جواب دیا: "اُن سے، جنہیں ادب حاصل نہیں، کیونکہ ان کی جو بات مجھے ناپسند ہوئی، میں نے اُس سے پوچھ لیا۔"

۲۔ پاسپانی

عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں: مجھے ایک رات حضرت عمر ابن الخطاب نے بلایا اور فرمایا، "دیپے کے دروازے پر ایک قافلہ اُترا ہے اور مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ سو گئے، تو کہیں اُن کے اسباب میں سے کوئی چیز چوری نہ جائے، پس میں اُن کے ساتھ گیا جب ہم پہنچ گئے، تو آپ نے فرمایا: تم سو جاؤ، پھر آپ رات بھر قافلے کی پاسپانی فرماتے رہے۔"

سہ۔ عمر بن عبدالعزیز کا حکم

حضرت عمر ایک رات باہر نکلے اور آپ کے ساتھ چہرا سی بھی لیا۔

آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ تاریکی میں ایک سوئے ہوئے آدمی کے پاس سے گزرے اور آپ کو اُس سے ٹھوکر لگی۔ اُس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: "کیا تو دیوانہ ہے؟" آپ نے جواب دیا: "نہیں" چہرہ اسی نے اُس آدمی کا قصد کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: "ٹھہر جاؤ، اُس نے مجھ سے صرف یہ پوچھا کہ کیا تو مجنوں ہے، پس میں نے کہا: نہیں"

۴۔ ہارون الرشید اور ابو معاویہ

ہارون الرشید علما کے ساتھ تواضع سے پیش آتا تھا۔ ابو معاویہ نے کہا ہے (وہ علما میں سے تھا): "میں نے ایک وزیر رشید کے ساتھ کھانا کھایا۔ کسی آدمی نے میرے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ رشید نے مجھ سے کہا: اے ابو معاویہ، آپ جانتے ہیں کہ کس نے آپ کے ہاتھ پر پانی ڈالا؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین، نہیں! رشید نے کہا: میں نے! میں نے کہا: اے امیر المومنین، آپ علم کی تعظیم کے خیال سے ایسا کرتے ہیں؟ جواب دیا: "ہاں"۔"

۵۔ مامون اور بدو

کوئی بدو مامون کو راستے میں مل گیا اور اُس نے کہا: "اے امیر المومنین! میں ایک بدو مرد ہوں"۔ مامون نے کہا: "کچھ تعجب نہیں"۔ اُس نے کہا: "میں حج کرنا چاہتا ہوں"۔ مامون نے کہا: "رہتہ فراخ ہے"۔ اُس نے کہا: "میرے پاس خرچ نہیں"۔ مامون نے کہا: "حج تجھ سے ساقط ہو گیا"۔ وہ بولا: "اے امیر! میں

آپ سے سختش طلب کرنے آیا ہوں، نہ کہ فتویٰ۔ مامون بہنہں پڑا
اور اُسے انعام دینے کا حکم دیا۔

۶۔ معتصم اور فتح بن خاقان

خلیفہ معتصم نے خاقان کی بیماری میں اُس کی عیادت کی
اور اُس وقت خاقان کا ایک بیٹا فتح نامی تھا۔ معتصم نے اُس
سے کہا: "میرا گھر بہتر ہے یا تیرے باپ کا گھر؟" اُس نے جواب دیا:
"جذب تک امیر المؤمنین میرے باپ کے گھر میں ہیں، وہی بہتر ہے۔"
معتصم نے فتح سے کہا: "خلیفہ کے ہاتھ میں یا قوت کی ایک
نہایت خوبصورت انگشتری تھی؟" کیا تو نے اس انگشتری سے بہتر
دیکھی؟" اُس نے جواب دیا: "ہاں، وہ ہاتھ میں یہ انگشتری ہے۔"

۷۔ عمر بن عبدالعزیز کی تواضع

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز ایک رات اپنے دوستوں کے
ساتھ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ چراغ کی روشنی مدہم ہو گئی۔
اس پر آپ اٹھے اور اُسے خود ڈرست کر دیا۔ آپ کے دوستوں
میں سے ایک نے کہا: "اے امیر المؤمنین، ہم میں سے ہر ایک کی
یہ تمنا تھی کہ آپ اُسے چراغ کے درست کر دینے کا حکم دیتے۔"
آپ نے فرمایا: "یہ مروت نہیں کہ انسان اپنے پاس بیٹھنے والے
سے خدمت لے۔ میں اٹھا، توجیب بھی عمر تھا اور واپس آیا
ہوں، تو اب بھی عمر ہوں۔"

۸۔ حضرت جعفر اور آپ کا غلام

حضرت جعفر صادقؑ کے متعلق یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ آپ کا ایک غلام آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے اٹھا۔ غلام کے ہاتھ سے لوثا نشست میں گر پڑا اور پھینٹے اڑ کر آپ کے چہرے پر پڑے۔ حضرت جعفر نے اُس کی طرف غضبناک آدمی کی طرح دیکھا۔ غلام نے کہا: "اے میرے آقا، اللہ غصے کو پی جانے کا حکم دیتا ہے۔" حضرت جعفر نے فرمایا: "میں نے تجھے معاف کر دیا۔" غلام نے کہا: "اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" حضرت جعفر نے فرمایا: "جا، تو اللہ کے لئے آزاد ہے۔"

۹۔ جا حظ اور عورت

جا حظ کہتے ہیں کہ ایک عورت کے سوا مجھے کبھی کسی نے شرمندہ نہیں کیا۔ وہ مجھے راستے میں مل گئی اور مجھ سے کہا: "مجھے تمہاری ضرورت ہے۔" میں اُس کے پیچھے ہولیا۔ وہ مجھے ایک سُنار کے پاس لے گئی اور اُس سے کہا: "اس جیسا" اور روانہ ہو گئی۔ میں حیران رہ گیا اور میں نے سُنار سے دریافت کیا۔ اُس نے جواب دیا: "یہ کوئی عورت ہے۔" اس نے چاہا کہ میں اس کیلئے شیطان کی صورت بناؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، اُس کی صورت کیسی ہے اور وہ تمہیں لے آئی۔"

۱۰۔ دُعا

اے خدا، میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے
اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک
کر دے، بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور اس چیز کو جانتا ہے،
جسے دل چھپاتے ہیں۔

اے خدا، میں نکر اور غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور
ناتوانی اور سستی سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں، اور بخل اور بزدلی
سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں، اور قرض کے غلبے اور لوگوں
کے دباؤ سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے خدا، ہمیں بڑھا اور ہمیں گھٹا نہیں۔ ہمیں عزت دے
اور ہمیں ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر اور ہمیں محروم نہ رکھ، ہمیں
پسند کر اور ہم پر ترجیح نہ دے، ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی

۱۱۔ مالک بن دینار

کوئی چور رات کے وقت مالک بن دینار کے گھر میں داخل
ہوا۔ وہ اُس میں سے پھر تو گیا، لیکن اُس نے وہاں کچھ نہ پایا۔
جب اُس نے نکل جانے کا قصد کیا، تو مالک نے اپنا سر اٹھایا
اور کہا: "اے، تو نے دنیا چاہی، اُسے ہمارے ہاں نہ پایا۔ کیا تو
چاہتا ہے کہ آخرت کی طرف متوجہ ہو؟" چور نے کہا: "ہاں"
پھر وہ مالک کی طرف بڑھا اور آپ کے ہاتھوں پر توبہ کی۔

جب فجر ہوئی، مالک نے اُسے پکڑا اور اُسے مسجد کی طرف لے گئے۔ جب شاگردوں نے اُسے دیکھا، تو شیخ سے کہا: "یہ کون شخص ہے؟" آپ نے کہا: "یہ ایک چور ہے، جو ہمارے شکار کے لئے آیا، پس ہم نے اسے شکار کر لیا۔" مالک کی برکت سے وہ چور بڑے اولیا میں سے ہو گیا۔

۱۲۔ مُعْتَصِمِ اَوْرِ گدھا

کہا گیا ہے کہ کسی بارش کے روز معتمد اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر اکیلا جا رہا تھا، اُس نے ایک بوڑھا دیکھا، جس کے پاس ایک گدھا تھا اور اُس پر خاردار ایندھن تھا۔ گدھا پھسل کر کھینچنے والی زمین میں گرا پڑا تھا اور بوڑھا کھڑا تھا۔ معتمد اپنی سواری سے اترتا کہ گدھے کو نکالے۔ بوڑھے نے اُس سے کہا: "میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں، اپنے کپڑے خراب نہ کر۔" اُس نے کہا: "تجھے کوئی ڈر نہیں۔" پھر اُس نے گدھے کو نکالا، اُس پر خاردار ایندھن رکھ دیا اور اپنے ہاتھ دھو کر سوار ہو گیا۔ شیخ نے اُس سے کہا: "اے نوجوان! خدا تجھے بخشے۔" پھر اُس کے ساتھی اُسے آئے۔ اُس نے بوڑھے کو چار ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔

۱۳۔ دو پلید طیب چیزیں

ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت لقمان کو ان کے آقا نے ایک

بھیڑ دی اور آپ کو حکم دیا کہ: "اسے ذبح کر کے میرے پاس
 اس کا سب سے خلیث حصہ لاؤ۔" آپ نے اسے ذبح کیا،
 اور اس کا دل اور اس کی زبان اس کے پاس لائے۔ اس
 نے آپ کو ایک اور بھیڑ دی اور حکم دیا کہ: "اسے ذبح کرو
 اور اس کا سب سے طیب حصہ میرے پاس لاؤ۔" آپ
 نے اسے ذبح کیا اور اس کا دل اور اس کی زبان اس کے
 پاس لائے۔ اس نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے
 کہا: "آئے میرے آقا! اگر یہ دونوں خلیث ہو جائیں، تو
 ان سے زیادہ کوئی خلیث نہیں، اور جب طیب ہوں، تو
 ان سے بڑھ کر طیب نہیں۔"

۱۴۔ لڑائی کا دلدادہ

افلح ترکی کہتا ہے: ہم ایک بار کسی اپنی لڑائی کے لئے
 نکلے۔ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی تھا، جو کہا کرتا تھا: "میری
 آرزو ہے کہ لڑائی دیکھوں، وہ ہوتی کیا ہے؟" ہم اسے
 اپنے ساتھ لے نکلے۔ سب سے پہلے جو تیر آیا، وہ اس کے
 سر میں لگا۔ جب ہم واپس ہوئے، تو ہم نے اس کے لئے
 ایک معالج بلایا۔ اس نے اسے دیکھا اور کہا: "اگر تیر کا
 پھل نکلا، اور اس کے ساتھ اس کے دماغ کا کچھ حصہ بھی
 ہوا، تو یہ مر جائے گا اور اگر اس کے ساتھ دماغ کا کوئی
 حصہ نہ نکلا، تو اسے کوئی خطرہ نہیں۔" وہ آدمی آگے بڑھا

اور اُس کے سر کو بوسہ دیا اور کہا: اللہ تجھے بھلائی کی بشارت دے، اسے نکال ڈال، کیونکہ میرے سر میں دماغ ہی نہیں۔“
طیب نے کہا: ”یہ کیسے؟“ اُس نے کہا: ”اگر مجھ میں ذرہ بھر دماغ بھی ہوتا، تو میں یہاں نہ ہوتا۔“

۵- اللہ کی رحمت

ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم ایک جنگ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ آپ ایک قوم کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”یہ کون لوگ ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”ہم مسلمان ہیں۔“ ایک عورت تنور سلگنا رہی تھی اور اُس کے پاس اُس کا ایک بیٹا تھا۔ جب آگ بھڑک اُٹھی اور خوب روشن ہو گئی، تو وہ بچے کو لیکر ایک طرف ہو گئی اور حضور کے پاس آئی اور بولی: ”آپ رسول اللہؐ ہیں؟“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ بولی: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟“ بولی: ”ایک ماں اپنے بچے پر جس قدر مہربان ہے، خدا اپنے بندوں پر اُس سے زیادہ مہربان نہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”بیشک۔“ اُس نے کہا: ”تو ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔“ آپ سر جھکا کر رونے لگے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا: ”خدا صرف اُس بندے کو عذاب دے گا، جو سرکش اور متمرد ہے، خدا سے سرکشی کرتا ہے اور اُسے ایک نہیں کہتا۔“

۱۶۔ خزانہ اور سیاح

گزشتہ زمانے میں تین آدمی جا رہے تھے۔ انہیں ایک خزانہ ملا۔ انہوں نے کہا: ہمیں بھوک لگ رہی ہے۔ ہم میں سے ایک جائے اور ہمارے لئے کھانا خریدے۔ ایک اُن کے لئے کھانا لینے گیا۔ اُس نے کہا: بہتر یہ ہے کہ میں اُن کے لئے کھانے میں زہر قاتل ملا دوں تاکہ وہ کھا بیٹیں اور مر جائیں اور خزانے کے لئے میں اکیلا رہ جاؤں، نہ کہ وہ دو بھی۔ چنانچہ اُس نے ایسا کیا اور کھانے میں زہر ڈال دیا۔ باقی دو آدمیوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ جب وہ کھانا لے کر آئے، تو دونوں اُسے قتل کر دیں اور خزانے کے لئے وہی دورہ جائیں، نہ کہ وہ بھی جب وہ اُن کے پاس آیا، تو انہوں نے اُسے قتل کر دیا اور کھانا کھا کر مر گئے۔ کوئی مرد دانا اس جگہ سے گزرا اور اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ ہے دنیا۔ دیکھو، اس نے ان تینوں کو کیسے قتل کر ڈالا اور خود اُن کے بعد بھی قائم رہی۔

۱۷۔ حجاج اور بنی عجل کا ایک آدمی

کہا گیا ہے کہ حجاج ایک روز سیر کرتا نکلا۔ جب وہ اپنے سیر سے فارغ ہوا، تو اُس کے ساتھی اس سے ہٹ گئے اور وہ اکیلا رہ گیا۔ اچانک اُس نے عجل کے ایک شیخ کو دیکھا۔ اُس سے کہا: اے شیخ، کہاں سے آتا ہوا ہے؟ اُس نے کہا:

”اس گاؤں سے“ حجاج نے کہا: ”تم نے اپنے حکام کو کیسا پایا؟“ اُس نے کہا: ”بدترین حاکم ہیں، لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور اُن کے اموال کو اپنے لئے حلال سمجھ لیتے ہیں“ حجاج نے پوچھا: ”حجاج کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“ اُس نے کہا: ”اس سے زیادہ شریر آدمی عراق کا والی نہیں بنا۔ خدا اس کا بُرا کرے۔ اور جس نے اُسے گورنر بنایا، اُس کا بھی بُرا کرے“ حجاج نے کہا: ”مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں؟“ اُس نے کہا: ”نہیں“ حجاج نے کہا: ”حجاج“ وہ بولا: ”مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟“ حجاج نے کہا: ”نہیں“ بولا: ”بنی عجل کا دیوانہ ہوں۔ دن میں دو بار مرگی میں مُبتلا ہوتا ہوں“ حجاج ہنس پڑا اور اُسے بہت سا انعام دیا۔

۱۸۔ بصری اور مدنی

ایک بصری ایک مدنی کے ہاں، جو اُس کا دوست تھا، اُترا اور اسے اپنے پیام سے واقف کر دیا۔ مدنی نے اپنی عورت سے کہا: ”چپ کل ہو، تو میں اپنے مہمان سے کہوں گا کہ تو کتنے ہاتھ چھلانگ لگاتا ہے تاکہ میں بھی چھلانگ لگاؤں۔ جب وہ چھلانگ لگائے، تو اُس کے پیچھے دروازہ بند کر دینا“ جب اگلا دن آیا، تو مدنی نے کہا: ”اے قلاں کے باپ! تمہاری چھلانگ کتنی ہے؟“ اُس نے کہا: ”اچھی ہے“ اُس نے یہ تجویز پیش کی کہ وہ (بصری) اس (مدنی)

کے ساتھ چھلانگ لگائے۔ اُس نے مان لیا۔ مدنی نے گھر سے باہر چنڈ ہاتھ چھلانگ لگائی اور مہمان سے کہا: ”تو بھی چھلانگ لگا۔“ مہمان نے گھر کے اندر کی طرف دو ہاتھ چھلانگ لگائی۔ مدنی نے اُس سے کہا: ”میں نے باہر کی طرف کئی ہاتھ چھلانگ لگائی اور تو نے اندر کی طرف صرف دو ہاتھ لگائی۔“ مہمان نے کہا: ”گھر کے اندر کے دو ہاتھ گھر سے باہر کے چار ہاتھوں سے بہتر ہیں۔“

۱۹۔ قیس بن سعد اور بدو

قیس بن سعد سے کہا گیا: ”کیا تو نے کبھی کسی کو اپنے سے زیادہ سخی دیکھا؟“ اُس نے کہا: ہاں۔ ہم صحرا میں ایک عورت کے ہاں اترے۔ اُس کا خاوند آیا۔ اُس عورت نے کہا: ”تیرے ہاں مہمان اترے ہیں۔“ اُس کا خاوند ایک اونٹنی لایا اور اُسے ذبح کیا اور کہا: ”تم جانو، تمہارا کام۔“ جب اگلادن آیا، وہ ایک اور اونٹنی لایا اور اُسے ذبح کیا اور کہا: ”تم جانو، تمہارا کام۔“ میں نے کہا: ”جو اونٹنی تو نے کل ذبح کی تھی، اُس میں سے ہم نے نغوی سی مقدار ہی کھائی ہے۔“ اُس نے کہا: ”میں اپنے مہمانوں کو باسی گوشت نہیں کھلاتا۔“ ہم اُس کے پاس کچھ روز ٹھہرے۔ آسمان میں بربساتا اور بدو اسی طرح کرتا۔ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا، تو اُس کے گھر میں ایک سو دیتار رکھ دئے اور اُس

کی عورت سے کہا، ”ہماری طرف سے اُس کے پاس معذرت
 کر دینا“ ہم چل پڑے۔ جب دن اچھی طرح چڑھ گیا، تو ہم
 کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی ہمارے پیچھے چلا آتا ہے؛
 اُسے کہنے سوارو اٹھرو۔ تم نے ہمیں مہمانی کی قیمت
 ادا کی ہے۔ تم کو اسے ضرور لینا پڑے گا، ورنہ میں تمہیں
 اپنا نیزہ ماروں گا“ ہم نے دینار لے لئے اور وہ چلا گیا۔

۲۰۔ حکایت ادہم

ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت ادہم ایک روز شہر
 بخارا کے باغات کے پاس سے گزرے۔ جو نہریں ان باغات
 میں سے گزرتی تھیں، ان میں سے ایک میں سے وعتو کیا۔
 کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نہر کا پانی ایک سیدب بہائے لئے
 جاتا ہے۔ آپ نے کہا: ”اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔“
 اسے کھا لیا۔ پھر آپ کے دل میں اُس کے متعلق وسوسہ
 پیدا ہوا۔ پس آپ نے ارادہ کیا کہ باغ والے سے راجل
 کرالیں۔ آپ نے باغ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ کے پاس
 ایک لونڈی آئی اور آپ نے اُس سے کہا: ”مکان کے مالک
 کو میرے پاس بلالو“ اُس نے کہا: ”یہ باغ ایک عورت کا
 ہے۔“ آپ نے کہا: ”مجھے اُس کے پاس جانے کی اجازت
 لے دے۔“ اُس نے ایسا کیا۔ آپ نے عورت کو سیدب کا
 کا قصہ سنایا۔ اُس عورت نے آپ سے کہا: ”یہ باغ ادھا

میرا ہے اور آدھا سلطان کا۔ سلطان ان دنوں بلخ میں ہے،
 جو پنجار سے دس روز کی مسافت پر ہے۔ اُس عورت نے
 سیدیہ کا نصف آپ کو بچل کر دیا۔ آپ بلخ گئے۔ سلطان
 آپ کو اپنے سواروں کے دستے میں مل گیا۔ آپ نے اُسے
 اس واقعے کی اطلاع دی اور اُسے بچل کرا لیا۔ سلطان
 آپ کے معاملے سے حیران ہوا۔ اور آپ کو ایک ہزار
 دینار دئے۔

نفاش

ہدایات

۱۔ اسماء کے جمع کے صیغے بتانے کیلئے "ج" اور "جھ" کے رموز استعمال کئے گئے ہیں: ج = جمع اور جھ = جمع الجمع۔

۲۔ کسی مصدر کے بعد قوسین کے اندر عن، ان، س، ف، ش یا ح لکھنے سے یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ مصدر ثلاثی مجرد کے کون سے باب سے آتا ہے:

| | | |
|-----------------------|---|-------------------------|
| ض = ضَرَبَ ، يَضْرِبُ | } | ف = فَتَمَّ ، يَفْتَمُّ |
| ن = نَصَرَ ، يَنْصُرُ | | ش = شَرَفَ ، يَشْرَفُ |
| س = سَمِعَ ، يَسْمَعُ | | ح = حَسِبَ ، يَحْسِبُ |

۳۔ ثلاثی مزیدنیہ اور رباعی مجرد و مزیدنیہ کے ابواب کی صورت میں صرف مصادر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مصدر کی مدد سے طلبہ بہ سہولت مطلوبہ فعل بتا سکیں گے۔

۴۔ کسی باب میں تعلیل ہوتی ہو، تو اس کے مصدر کے بعد قوسین کے اندر ماضی و مضارع معروف کے واحد مذکر غائب کے صیغے لکھ دئے ہیں، جیسے "آگے سے پکار کر کھینچنا" کے ماتحت "تَوَدُّ" کے بعد "رَتَادًا ، يَقْتُودُ"۔

۵۔ کسی مصدر کے بعد من، فی، علی، علی وغیرہ لکھنے سے یہ مراد ہے کہ ان خاص معنوں کو ظاہر کرنے کے لئے ان ابواب کے بعد مذکورہ صلہ استعمال ہوا کرتا ہے، جیسے احسان کرنا" کے ماتحت "إِحْسَان" کے بعد "عالی" اور "إِنْعَام" کے بعد "علی"۔

| | |
|---|--|
| <p>آگ روشن کرنا یا سلگانا، اِشْعَال۔</p> | <p>آءِ تَعَالَى</p> |
| <p>تَشْعِیل۔ اِلْهَاب۔</p> | <p>آباد: عَامِر۔ مَعْمُور</p> |
| <p>شَعْل (ف)</p> | <p>آباد ہونا، عَمْر (ن)،</p> |
| <p>آگے: قُدَام۔ اَمَام</p> | <p>آپ مقطر: مَاءٌ نُرْلَالٌ</p> |
| <p>آگے بڑھنا: تَقْدَام</p> | <p>آٹھواں: ثَامِن</p> |
| <p>آگے بھیجنا، آگے کرنا: تَقْدِیم</p> | <p>آٹھواں حصہ: ثُمْنُ جِ اَثْمَان</p> |
| <p>آگے سے پکڑ کر بھیجنا: قَوْد</p> | <p>آراستہ ہونا: تَزْيِين۔ تَبْرِج</p> |
| <p>(قَادَ، يَقْوُدُ)</p> | <p>” (زیور سے): تَحْلِي</p> |
| <p>آبادہ کرنا: تَحْرِیض</p> | <p>(تَحَلَّى، يَتَحَلَّى)</p> |
| <p>آنا: مَجِيء (جَاءَ، يَجِيءُ)۔</p> | <p>آرام: رَاحَةٌ۔ رَوْح</p> |
| <p>اِثْتِيَان (اَتَى، يَأْتِي)۔</p> | <p>آرام پانا، آرام کرنا: اِسْتِرَاحَةٌ</p> |
| <p>وَرُود (وَرَدَ، يَرُدُ)۔</p> | <p>آزاد (مرد): حُرٌّ جِ اَحْرَار</p> |
| <p>قُدُوم (س)۔ اِقْبَال</p> | <p>آزمانا: اِخْتِبَار۔ اِمْتِحَان</p> |
| <p>اِلی</p> | <p>آسان کرنے والا: حَلَال</p> |
| <p>آندھی: رِيح۔ رِيَّاح</p> | <p>آسائش: رَفَاهَةٌ۔ رَفَاهِيَّة</p> |
| <p>آنسو: دَمْع جِ دُمُوع،</p> | <p>آسمان: سَمَاء جِ سَمَاوَات</p> |
| <p>آدمع: اَدْمَع۔ مِدْمَع جِ</p> | <p>آقا: سَيِّد جِ سَادَةٌ جِ</p> |
| <p>مَدَامِع</p> | <p>سَادَات</p> |
| <p>آنکھ کا ٹھنڈا ہونا: قُرَّة (قَرَّ،</p> | <p>آگ: نَار جِ نِيران</p> |
| <p>يَقْرُ)</p> | <p>آگاہ کرنا، اِخْبَار۔ تَحْخِير</p> |
| <p>آنکھیں نیچی کر لینا: اِغْضَاء</p> | |

(أَعْنَى ، يُعْضِي)

اجازت دینا، اجازتہ (اجازت)

مُجِبِّينَ) - عِذْنَ ل (س)

سَمَحَ ل (ف)

أَجْرْنَا، إِقْفَار

اچھانہ سمجھنا، اِنکَار علی

(أَنْكَرَ عَلَيْهِ فَعْلَهُ :

اَس نے اَس کے کام کو اچھا

نہ سمجھا)

احسان کرنا، إِحْسَان علی -

إِنْسَام علی

اخبار: جَرِيدَة ج بھراؤ

اخروٹ: جَوْنَر (مفرد: جَوْنَرَة)

ادب سکھانا، تَأْدِيب

ادھر ادھر دیکھنا، إِلتِفَات

اوسیر: كَهْل ج كَهُول

اذان دینا، تَأْدِيب

اذان گاہ: مَأْذِنَة ، مِثْلَانَة

ج مَأْذِن

اذن چاہنا، إِسْتِیْدَان

ارادہ کرنا، إِسْرَادَة - هَمَّ

بِم (ن)

ا

ابھی: آفِنَا

ابھی تک: إِلَى الْآن

اُتَارْنَا: إِنْزَال

اُتْرْنَا (سواری سے): تَرْجُل

اوپھی جگہ سے: إِتْحِدَار

نُزُول (ض)

اُتْرْنَا (بیطورِ طمان): نُزُول (ض)

اتفاقاً، اتقاق سے: إِتْفَاقَة

بِالْإِتْفَاقِ

اُكْشَانَا: رَفَعَ (ن)

اُكْشِنَا: نَهَوَّض (ف) - قِيَام

(قَامَ ، يَقْوَمُ)

اثر کرنا (کسی چیز میں): تَأْثِير

فی - عَمَلْ فِي (س) -

وَقُوعْ فِي (وَقَعَ ،

يَقَعُ)

(وَقَفَّ، يَقِفُ)

اقافہ ہونا؛ اِقْفَاةٌ (اَفْقَاقُ،

يُقْفِقُ)

افسانہ، سَمَرَةٌ - قِصَّةٌ

افسانہ گو؛ مَسْمُومٌ - مَسَامِرُ

افسوس؛ اَسَفٌ - مَحْسَرٌ

افسوس کرنا؛ اَسَفٌ عَلَى (س)۔

مَحْسَرٌ عَلَى

اقامت کرنا؛ اِقَامَةٌ (اَقَامَ،

يُقِيمُ)

اَلتَّانَا، مَلَالٌ، مَسَلٌ

(مَسَلٌ، يَمَسُلُ)

اکٹھا ہونا؛ تَأَلَّفٌ - اِجْتِمَاعٌ

اگرٹنا، اِترانا (چلنے میں)؛ مَرَحٌ (س)

اکبلا رہنا؛ اِنْفِرَادٌ

اَنَّا: نَبَتٌ، نَبَاتٌ (ن)

اشک کے لئے؛ لِيُوَجِّهَهُ اللهُ

اَلتَّنَا يَلْتَنَا؛ تَقْلِيْبٌ

الوداع کہنا؛ تَوَدِيْعٌ

امام بنانا؛ اِمَامَةٌ، اَمْرٌ (ن)

امید؛ اَمَلٌ مِ اَمَالٍ - رَجَاءٌ

اَرْكَانٌ (مبہر)؛ اَعْضَاءٌ (مفرد)؛

عُضْوٌ

اَرْتَنَا؛ اِضْرَارٌ عَلَى (اَعْصَرُ،

يُصِرُّ)

اَرْتَنَا؛ طَيْرٌ، طَيْرَانٌ

رَطَارٌ، يَطِيرُ)

اسباب؛ مَتَاعٌ مِ اَمْتِعَةٍ

استوار کرنا (بنیادیں)؛ تَأْسِيسٌ

اشارہ کرنا؛ اِشَارَةٌ إِلَى (اَشَارَ،

يُشِيرُ)۔ اِيسْمَاءٌ إِلَى

(اَوَمَاءٌ، يَوْمِيٌّ)

اشتقاق رکھنا؛ اِشْتِقَاقٌ إِلَى

رِيشْتَقٌ، يَشْتَقُ)۔

حَنٌّ عَلَى (حَنٌّ، يَحِنُّ)

اصرار کرنا؛ اِضْرَارٌ عَلَى

(اَعْصَرُ، يُصِرُّ)

احسانیت؛ حَقِيْقَةٌ مِ حَقَائِقٍ

اطاعت کرنا؛ اِطَاعَةٌ (اَطَاعَ،

يُطِيعُ)

اطلاع پانا؛ اِطْلَاعٌ عَلَى (اِطْلَعَ،

يَطْلَعُ)۔ وَقُوْفٌ عَلَى

امید رکھنا، رَجَاء (رَجَا ،
يَرْجُو)

انا: مُرْضِع - مُرْضِعَةٌ
ج مُرْضِعَات، مَرَاضِع

انا: رُمَان

انتظام: نِظَام

انتہائی کوشش کرنا: اِجْتِهَاد

اندر: دَاخِل

اندرونی راز: سِرِّيرَة ج سَرَائِر

اندوہ: حُزْن ج اَحْزَان

اندھا: اَعْمَى ج عُمَيَّان

انڈا دینا: بَيْض (بَاض ،

يَبِيض)

انسانیت: مُرُوَّة

انشاپرداز: مُنْشِئ

انشاپردازی: اِنْشَاء

انعام: صِلَة ج صِلَات

جائزہ ج جَوَائِز

انکار کرنا: اِنْكَار - اِبْتَاء

(اَبِي ، يَا بِي)

انگوشی: خَاتَم ج خَوَاتِم

انگور: عِنَب ج اَعْنَاب

اوزار، سلاح ج اَسْلِحَة

اونٹ: جَمَل ج جِمَال -

اِبِل

اونٹنی: نَاقَة ج نَاق، نُوْق

اونچائی: اِلْرَاقِع

اہرن: سَنَدَان ج سَنَادِين

ایشیا: اَشْيَا

ایفا کرنا: وَفَاء (وَفَى ، يَفِي)

ايفاء (اَوْفَى ،

يُوفِي)

ایک دن: ذَات يَوْمٍ

ایک رات: ذَات لَيْلٍ

ایک طرف کو ہوجانا: تَنْجِي

(تَنْجَى ، يَتَنْجَى)

ایچی: رَسُول ج رُسُل

ایمان لانا: اِيْمَان ب (اَمِنَ ،

يُؤْمِنُ)

ایندھن: حَطَب

ب

بَحْتَةٌ جِ جَنَاتٍ -
 مَرُوضَةٌ جِ مَرَاوِضٍ، مِرْيَاضٍ
 باقی رہنا: بَقَاءٌ (بَقِيَ، يَبْقَى)
 بال: شَعْرٌ جِ أَشْعَارٌ، شَعُورٌ
 بالشت: شِبْرٌ جِ أَشْبَارٌ
 بالغ ہونا: بُلُوغٌ (ن)
 بالمقابل: قُبَالَةٌ - تَجَاهُ
 بالی: قُرُوطٌ جِ أَقْرَاطٌ
 بانات: جُوحٌ
 باہر: خَاصِرٌ
 باہر نکالنا: إِخْرَاجٌ
 باہر نکلنا: خُرُوجٌ (ن)
 باہم لڑنا: مُقَاتَلَةٌ
 بائیں جانب: شِمَالٌ
 بایاں لکھنا: بَسَارٌ
 بمت: تِمْتَالٌ جِ تَمَائِيلٌ -
 صنم جِ أَصْنَامٌ
 بتلانا: إِغْلَامٌ - إِتْبَاعٌ ب
 بھاتا: إِطْفَاءٌ
 بچانا: وَقَايَةٌ (وَقِيَ، يَقِي)
 بچین: صِغْرٌ

بات: حَدِيثٌ جِ أَحَادِيثٌ
 بادل: سَحَابٌ جِ سُحُبٌ -
 غنیم جِ غُيُومٌ
 بارش: مَطَرٌ جِ أَمْطَارٌ -
 دیمہ جِ دِيمٌ
 باز آنا: مُرْجُوعٌ عَنِ (ض) -
 إِحْجَامٌ عَنِ
 بازار: سُوقٌ جِ أَسْوَاقٌ
 باز رکھنا: مَنَعٌ (ن) - تَأْخِيرٌ عَنِ
 باز رہنا: كَفٌّ عَنِ (كَفَّ،
 يَكْفُتُ) - إِمْرٌ تِدَاعٌ
 بازو پرندے کا: جَنَاحٌ جِ
 أَجْنِحَةٌ
 بازو انسان کا: عَضُدٌ جِ
 أَعْضَادٌ
 باسی گوشت: غَابٌ
 باشندہ: سَاكِنٌ جِ سُكَّانٌ
 باطل کرنا: إِبْطَالٌ
 باغ: بُسْتَانٌ جِ بَسَاطِينٌ

بیچ جانا: سَلَامَةٌ (س)۔ بِنَاءَةٌ
(بِنَاءٌ، يَنْجُو)

بیچتا (ڈرنا): حِذْرٌ، مَخَدَّرٌ (س)۔
تَحَسُّرٌ

بیچ نکلنا: تَخَلَّصٌ (س)

بیچہ: وَلَدٌ (س)۔ اَوْلَادٌ

بیچھانا: فَرَشٌ (ض، ن)

بیچھونا: بَسَاطٌ (س)۔ بَسُوطٌ

بیچھ کرنا: مَبَاحَثَةٌ

بیچھل کرنا: اِسْتِخْلَالٌ

بیچشمش: عَطَاءٌ - جُودٌ

بیچشمش طلب کرنا (گناہوں کی):
اِسْتِغْفَارٌ

بیچشمش طلب کرنا (مال کی):
اِسْتِجْدَاءٌ

بیچشمش (گناہوں کی): مَغْفِرَةٌ -
عُفْرَانٌ

بیچشنا (گناہ): عُفْرٌ (ض)

بیچشنا (کوئی چیز): وَهَبٌ،

هَبَةٌ (وَهَبٌ، يَهَبُ)

بیچل: بَحْلٌ - شُحٌّ

بیچل کرنا: بَحْلٌ (س، ش)۔ شُحٌّ
(ض، ف، ن)

بیچیل: بَحِيلٌ (س)۔ بَحْلَاءٌ -
شُحٌّ (س)۔ شُحَّاحٌ،

اَشْحَاتٌ

بیچت (فسادی، شرابی): طَالِحٌ

بیچت (طالحون، طَلْحٌ)

بیچو دار: نَتْنٌ - مُنْتِنٌ

بیچو دار ہونا: اِنْتَانٌ - نَتْنٌ
(س، ض)

بیچکلامی: قَبِيحٌ اَلْكَلَامِ

بیچلہ: قِصَاصٌ - دِيْنٌ

بیچلہ دینا: جَزَاءٌ (س)۔ جَزَايٌ،

بِحَزْنِي (س)۔ مَكَا فَاةٌ عَلٰی

اَكْفَانِي، بِيْكَافِي، جُبَا زَاةٌ

(س)۔ جَزَايٌ، بِيْجَزَايِي (س)

بیچلینا: اِقْتِصَاصٌ

بیچو: اَعْرَابِيٌّ (س)۔ اَعْرَابٌ

بیچو: اَعْرَابِيٌّ (س)۔ اَعْرَابٌ

بیچو: اَعْرَابِيٌّ (س)۔ اَعْرَابٌ

بیچو: اَعْرَابِيٌّ (س)۔ اَعْرَابٌ

| | |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| برا صابر: صَبُور | برا: شَرَّ - سَيِّءٌ - كُرْهٌ |
| برا مہربان: شَفِيقٌ | برا عظم: قَارَةٌ ج قَارَات |
| برا ہاپا: شَيْخُوخَةٌ - كِبَرٌ | برا کرنا (بدو عا): تَقْبِيحٌ |
| برا مہاتا: تَكْثِيرٌ - مِرْيَاذَةٌ | برا تئ: سُوءٌ - قُبْحٌ - شَرٌّ |
| (مَرَادٌ، بَزِيدٌ) | برا تئ کرنا: إِسَاءَةٌ (أَسَاءَ، |
| برا جاننا، برا ہنا (کیفیت میں): | يُسِيءُ) |
| بِإِسْتِدَادٍ | برا تئ: وِعَاءٌ ج أَوْعِيَةٌ - |
| برا ہیا: عَجْوَةٌ ج عَجَائِظٌ | ظُرْفٌ ج ظُرُوفٌ |
| برا سے سرو والا: ضَخْمٌ الرَّأْسِ | برا خلاف اٹھنا: قِيَامٌ عَلَى |
| برا ہی عمر: كِبَرٌ | (قَامَ، يَقُومُ) |
| برا زول: حَبَانٌ | برا س: سَنَةٌ ج سَنَوَاتٌ، |
| برا زول: جُبْنٌ | سِنُونٌ |
| برا زگ: جَلِيلٌ - مَا جِدٌ - | برا سنا: إِئْتِصَابٌ - مَطْرَانٌ) |
| عَظِيمٌ | برا سنے والا: مَا طَرٌ |
| برا زگی: عَجْدٌ - كَرَامَةٌ | برا ف: شَلْجٌ ج شُلُوجٌ |
| برا نا: إِسْكَانٌ | برا قع: بُرْقَعٌ ج بَرَاقِعٌ |
| برا تئ: قَرِيْبَةٌ ج قُرَى | برا کت وینا، مِيَارَكَةٌ |
| برا ت وینا: تَبْشِيرٌ | برا کرنا: تَبْرِثَةٌ (بَرَأَ، |
| برا طخ: بَطَّةٌ | يُبْرِئُ) |
| برا وت کرنا: بَغِيٌّ (بَغَى، | برا: كِبِيرٌ |
| يَبْغِي) | برا سخی: أَجْوَدٌ |

بعض رکھنا: اِنْغَاضُ

بکری: مَعَز (مفرد: مَعَزَة)

بکری کا بچہ: جَدِي

بگاڑنا: اِنْفَسَاد

بگڑنا: فَسَاد (ض، ن)

بلا: هِرّ ج هِرّرة -

قِطّ ج قِطَاط - سِنُوْر

ج سَنَابِير

بلا نا: دَعْوَة (دَعَا، يَدْعُو)

بلا بھجنا: اِسْتِدْعَاء

بیل: بُلْبُل ج بِلَابِل -

عَنْدَلِيْب ج عَنَادِل

بلند آواز (شخص): جَحْمِيْرُ

اَلصَّوْتِ - جَهْوَرِي

بلند آواز سے کہنا: جَهْر (ن)

بلند امور: مَعَالِي اَلْاُمُوْر

بلند قدر: رَفِيْع - نَبِيْه

بلند قدر ہونا: رِفْعَة،

رَفَاعَة (ش)

بلند ہونا: اِرْتِفَاع - سُمُو

(سَمَا، يَسْمُو) - عُلُو

(عَلَا، يَعْلُو)

بلند ہونا (پھاڑ کا): شُوْخ (ن)

بلندی (قدر کی): مَعْلَاة ج

مَعَالِ - رِفْعَة

بلی: هِرّة ج هِرّرة

بن: اَجْمَة

بنانا (مکان کا): بَنَاء (بَنَى،

يَبْنِي)

بنانا (کسی چیز کو): عَمَل (س)

بَجَل (ن)

بناوٹ: تَصَنَع

بناوٹ سے ہنسنا: تَضَاحُك

بندوق چلانا: اِطْلَاقُ اَلْبُنْدُقِيَّةِ

بنفشہ: بَنَفْسَج

بنیاد: اَسَاس ج اُسُس -

قَاعِدَة ج قَوَاعِد

بوتل: قَبِيْنَة ج قَنَائِي، قَنَان

بوجھ: حِمْل ج اَحْمَال -

ثِقْل ج اَثْقَال

بوجھ لاونا: حَمَل (ض)

بوجھل ہونا: ثِقْل، ثِقَالَة (ش)

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| بھتیجی: بِنْتُ الْأَخِ | پوری: عَدِيلَةٌ - عِدَال |
| بھرجانا: بِمُتَلَاءِ | پوریا: حَصِيرَةٌ |
| بھروسہ: تَوَكَّلْ عَلَى - | پوڑھا ہونا: شَيْب (شَاب)، |
| وُثُوقٌ ب (وَثَقَ) | يَشِيْبُ) |
| يَثِقُ) - اِعْتِمَادٌ عَلَى - | پوسیدہ ہونا (کپڑے کا): بِلَى، |
| اِتِّكَالٌ عَلَى | بَلَاء (بِلِي، يَبْلِي) |
| برہ ہونا: صَمَمَ، صَمَمَ | بولنا: نَطَقَ (ض) |
| (صَمَمَ، يَصَمَمُ) | بوننا: نَزَعَ (ف) |
| بھڑکنا (آگ کا): اِسْتَعَالَ - | بہاؤ: بَطَلَ ج اَبْطَالَ |
| اِلْتِهَابٌ - تَأَجُّجٌ | بہاوری: جَلَادَةٌ - شَجَاعَةٌ |
| بھلائی: حُسْنَى - خَيْرٌ | بھاگ جانا: فِرَارٌ (فَرَّ، |
| بہنا: سَيَّلَانٌ، سَيَّلٌ | يَفِرُّ) - تَوَلِيَّةٌ (وَلَى، |
| (سَالَ، يَسِيْلُ) - | يُوَلِّي - هَرَبٌ (ن) |
| اِنْصِبَابٌ - تَصَبُّبٌ | بھاگ جانا (غلام کا): اِبْقَاقٌ |
| بھوکا: جَائِعٌ | (اَبَقَ، يَأْبُقُ) |
| بھوک لگنا: جُوعٌ (جَاعَ، يَجُوعُ) | بھاؤ: سَعْرٌ ج اَسْعَارٌ |
| بھونکنا: نَبَحَ (ف) | بہت: جَمٌّ |
| بھیجنا: اِمْرَسَالٌ | بہت بڑا: اَجَلٌ |
| بھیر: شَاةٌ ج شِبَاهٌ، شَاءٌ - | بہت پیاسا ہونا: ظَمَأٌ |
| ضَاآنٌ - نَعَجَةٌ | (ظَمِيَ، يَظْمَأُ) |
| بھینس: جَامُوسٌ ج جَوَامِيسُ | بہت ملامت کرنا: لَوَّامٌ |



بے خوف ہونا: اَمَّن (س)
بیدار: يَقْظَان، يَقْظُ ج
اَيَقَظَاظ

بیدار رہنا: سَهَر (س)
بیدار کرنا: اَيَقَظَاظ (اَيَقَظُ)
يُوقِظُ

بیدار ہونا: اِنْتَبَاهَ - هَبَّ (ن)
بیداری: يَقْظَةُ

بے دین: زُرْمُذِيقُ ج
نَرَانِدِقَةُ

بیڑی: حَدِيد

بیڑی پہنانا: تَصْفِيد

بیکار: بَطَال

بیل: نُورُ ج شِيرَان

بیمار ہونا: مَرَض (س)

بیماری: عِلَّةُ ج عِلَلْ -

مَرَضُ ج اَمْرَاض

بے معنی کہانی: خُرَافَةُ

بینا: بَصِير

بے وقوف: سَفِيه ج سَفَهَاء

بے وقوفی: خَمَاقَةُ - سَفَاهَةُ

پارسا عورت: عَفِيفَةٌ ج عَفِيفَاتُ

عَفَافَاتُ - عَفَّةُ ج عَفَافَاتُ

پارسا مرد: عَفِيفٌ ج اَعْفَةُ

اَعْفَاءُ - عَفَّ ج عَفُونُ

پاسپانی: حِرَاسَةُ

پاسپانی کرنا: حَرَسَ (ض، ن)

پاس سے گزرتا: مُرُورٌ ب

(مَرَّ، يَمُرُّ)

پاک دامن: عَفِيفٌ ج اَعْفَاءُ

پاک دامنی: عِفَّةٌ - عَفَافَاتُ

پاک کرنا: تَطْهِيرٌ

پاک وصاف ہونا: نَقَاوَةٌ

(نَقِيَ، يَنْقِي)

پاک ہونا: طَهَارَةٌ، طَهُورٌ (ن، ش)

پاکیزہ دامن: طَاهِرٌ الدَّائِلِ

پالینا: وَجَدٌ، وَجُودٌ (وَجَدَ،

يَجِدُ) - اِذْمَاكَ -

مُصَادَفَةٌ - اِصَابَةٌ

(اَصَابَ، يُصِيبُ)

| | |
|---|--|
| (قَضَى، يَقْضِي) | پشیمان ہونا: نَدَامَ (س) |
| پورا رکھنا: سُبُوغ (ن) | پیکار: دَعْوَةٌ - دُعَاءُ |
| کسمال (ن، ش): تَمَامَ (ض) | پکارنے والا: دَاعٍ ج دُعَاةٌ |
| پھاڑا ہوا: مُفْتَرَسٌ | پکا ہوا (پھل): نَاضِجٌ - نَضِيجٌ |
| پھاڑنا (طول میں): قَدَّ | يَانِعُ |
| (قَدَّ، يَقْدُ) | پکڑنا، پکڑ لینا: قَبِضَ عَلَى (ض) |
| پھاڑنا (پرنے پر نئے، ٹکڑے | تَمَسَّكَ بِـ |
| ٹکڑے کرنا): تَمَزِيْقٌ - | پکنا (پھل کا): نَضِيجٌ (س) يَنْعُ |
| شَقٌّ (شَقٌّ، يَشُقُّ) | (ن) - يَيْسَاعُ |
| پھانسی دینا: شَنَّقَ (ض، ن) | پگڑھی: عِمَامَةٌ ج عِمَائِمٌ |
| صَلَبَ (ض، ن) | پھلنا: ذَوِبَ (ذَابَ، يَذُوبُ) |
| پھٹ جانا: اِنشِقَاقٌ (اِنشَقَّ) | پلڑا (ترازو کا): كِفَّةٌ |
| يَنْشَقُّ - تَشَقَّقُ | پناہ لینا: عَوَّذَ بِ (عَاذَ، يَعُوذُ) |
| تَصَدَّعُ | أُوِيَّ (أَوَى، يَأْوِي) |
| پھر جانا: تَوَلَّى (تَوَلَّى، يَتَوَلَّى) | پنٹلی: سَاقٌ ج سَبِيحَاتٌ، سُوْقٌ |
| پھرنا (گھومنا): طَوَّفَ، طَوَّافٌ | پوچھنا: سُؤَالَ (ف) |
| (طَافَ، يَطُوفُ) | پورا کرنا: اِكْتَمَالَ |
| پھرنا (واپس): اِنصِرَافٌ | پورا کرنا (وعدہ): وَقَاءٌ (وَفَى) |
| پھسل جانا: عَثَرَ (ض، ن) - زَلَّ | بَقِيَ (بَقِيَ) - اِيْقَاءٌ (اَوَى، يُوَوِي) |
| (ض، ن) - زَلَقَ (ن) | ادا کرنا (حاجت کا): قَضَاءٌ |
| پھل (نیزے یا تلوار کا): ظَبَّةٌ | |

پیارا: حَبِيبٌ جِ اَحْبَابٌ، اَحِبَّةٌ
 پیاسا: ظَمَانٌ - ظَمِيٌّ جِ ظِمَاءٌ -
 عطشان جِ عَطَاشٌ
 پیاسا ہونا: عَطَشٌ (س) - ظَمًا
 (ظَمِيٌّ، يَظْمَأُ)
 پیٹھ: ظَهْرٌ جِ ظُهُورٌ
 پیٹھ پھیرنا: اِدْبَارٌ
 پیٹھ دکھانا: تَوَلَّى - تَوَلِيَّةٌ
 پیچھے: خَلْفٌ - وَرَاءُ
 پیچھے آنا: عَقَبَ (ن)
 پیچھے چلنا: تَبَعَ (س)
 پیچھے سے جا ملنا: لُحِقَ (س)
 پیدا کرنا: خَلَقَ (ن) - بَرَأَ (ف)
 پیدا کرنا (یعنی باعث بننا):
 اَبْرَأَتْ (اَوْرَثَتْ، يُوْرِثُ)
 پیدل چلنا: مَشَى (مَشَى،
 يَمْشِي)
 پیروی کرنا: اِتَّبَعَ
 پیش آنا: عَرَضَ لَ (ض)
 پیشانی: نَاصِيَةٌ جِ نَوَاصِيٍّ،
 نَاصِيَاتٌ

جِ ظَبَاتٌ، ظَبِيٌّ، ظَبُونٌ
 پھل لانا: اِشْمَارٌ
 پہلے لوگ: اَوَّابٌ
 پھینانا (کپڑا): اِلْبَاسٌ - اِكْتَسَاءٌ
 (اَكْتَسَى، يُكْتَسِي) - كَسُو
 (كَسَا، يَكْتَسُو)
 پہنچانا (خبر کا): اِبْتِلَاحٌ
 پہنچنا: وَصُولٌ اِلَى (وَصَلَ،
 يَصِلُ)
 پہننا: لُبِسَ (س)
 پھوپھی: عَمَّةٌ جِ عَمَّاتٌ
 پھول: وَرْدٌ
 پھول توڑنا: جَنَى (جَنَى،
 يَجْنِي)
 پھیلانا (کپڑے یا ہاتھ کو): بَسَطَ (ض)
 پھیلانا: مَدَّ (مَدَّ، يَمُدُّ)
 پھیلنا (خبر کا): شَبَّوعٌ (شَاعَ،
 يَشِيْعُ) - فَشُو
 (فَشَا، يَفْشُو)
 پھینکنا (تیر وغیرہ): سَرَعِي
 (رَمَى، يَرْمِي)

پیش کرنا: عَرَضَ عَلٰی (رض)
پیشہ: صِنَاعَةٌ جِ صِنَاعَاتٍ
پیوند لگانا (کپڑے کو): رَفَعَهُ (رف)

ت

تاج: تَاجٌ جِ تِجْمَانٍ
تاریک ہونا: اِظْلَامٌ
تاریکی: ظُلْمَةٌ جِ ظُلْمٌ
ظلمات
تازگی: نُورَةٌ - نُصَارَةٌ
تازہ: نَضْرٌ - حَدِيثٌ
تالی بجانا: تَصْفِيقٌ
تباہ ہونا: بَيْدٌ (بَادٌ، يَبِيدُ)
تجارتی: تِجَارِيٌّ
تجويز: مَعْرُوفٌ
تجلیل ہونا: اِنْجِلَالٌ
تخت: سَرِيرٌ جِ اَسْرَةٌ
سُورٌ
تدبیر (خفیہ): مَكْرٌ
تزارو: مِيزَانٌ جِ مَوَازِينٌ
ترجیح دینا: تَفْضِيلٌ عَلٰی

تشریح کرنا: تَفْسِيْرٌ عَلٰی - اِيْتِشَارٌ
تشریح کرنا: تَفْسِيْرٌ عَلٰی (اَشْرٌ، يُوْشِرُ)
تسکین کھانا: اِسْتِفَاقٌ عَلٰی
تسکین ہونا: اِطْمِئِنَانٌ (اِطْمَآنٌ)
يَطْمِئِنُ
تشریح کرنا: تَفْسِيْرٌ عَنِ
تصویر: صُورَةٌ جِ صُورَاتٍ
تعجب کرنا: عَجَبٌ (س) - عَجَبٌ
اِسْتَعْجَابٌ
تعریف کرنا: مَدَحٌ (مَدْحٌ) - يَحْمَدُ (س)
تعظیم: تَعْظِيْمٌ - اِجْلَالٌ
اِكْرَامٌ
تعلیم حاصل کرنا: دَرَسٌ (دِنٌ، رَضٌ)
تَعَلَّمَ
تعمیر کرنا: بِنَاءٌ (بَنَى، يَبْنِي)
تفت: اُكْتُفٌ
تقدیر: قَدَرٌ جِ اَقْدَارٌ
تقسیم کرنا: تَقْسِيْمٌ عَلٰی
تفسیر بق علی
تکبیر: كِبْرٌ يَأْتِي - كِبْرٌ

تہ دل سے: مِنْ صَدِيمِ

الْقَلْبِ

تھکانا: إِثْعَابُ

تھوڑی دیر: هُنَيْهَةٌ - هُنَيْهَةٌ

تھوڑی مدت: مَدَّةٌ قَصِيْرَةٌ

تیار کرنا: إِعْدَادُ

تیار ہونا، تیار کرنا: تَأْتِبُ

ل - إِسْتِعْدَادُ

تیر: سَهْمٌ جِ سِهَامٍ -

نَبَلٌ جِ نِبَالٍ

تیر مارنا: رَفِي (رَفِي، يَرْفِي)

تیرنا: سَبَّحَ (ف)

تیز زبانی (مرد): ذَلِيْقٌ أَلِلسَانِ

تیز نظر سے دیکھنا: حَمَلَقَةٌ

ط

ٹکڑا: قِطْعَةٌ جِ قِطَعٍ

ٹل جانا: إِتْفِضَاضٌ

ٹوٹنا: إِتْكَسَارٌ

ٹوٹنے والے ستارے: رُجُومٌ

ٹہنی: غُصْنٌ جِ أَغْصَانٌ

تکلیف: أَدَى - كُفَّةٌ -

مَشَقَّةٌ - تَكْلِيْفٌ

تکلیف دینا: تَكْلِيْفٌ -

إِسَاءَةٌ عَلَى (إِسَاءٌ،

يُسِيءُ)

تلاش کرنا: إِسْتِمَاسٌ -

تَفْتِيْشٌ عَلَى

تم جانو، تمہارا کام: شَأْنُكُمْ

تنہ (درخت کا): جِدْعٌ

جِ جُدُوْعٌ - سَاقٌ

الشَّجَرَةِ

تنزل ہونا: سُقُوطٌ (ن)

تنور: تَنْوُرٌ

توبہ قبول کرنا: تَوْبَةٌ عَلَى

(تَابٌ، يَتَوَبُّ)

توبہ کرنا: تَوْبَةٌ (ن)

ٹوڑنا (میوہ): قَطْفٌ (ض)

ٹوڑنا کسی ٹھوس چیز کو:

كَسَسَ (ض)

ٹولنا: وَتَرَنَ (وَتَرَنَ، يَتَرَنُ)

تھائی: شَلَتْ

ج

ٹیک لگانا: شَوَكُوْءُ عَلٰی

(تَوَكَّأً ، يَتَوَكَّأُ)

ٹھٹھا: مُزَاح - مُزَاحَةٌ

ٹھٹھا کرنا: سَخَّرَ ، سَخَّرَ (س) -

مَزَّحَ (ف)

ٹھنڈا: بَارِدٌ

ٹھنڈا ہونا: بَرِدٌ ،

بُرُودَةٌ (ن ، ش)

ٹھنڈی آنکھ والا: قَرِيرٌ

الْعَيْنِ

ٹھنڈی آنکھ: عَيْنٌ قَرِيرَةٌ

ٹھوکر لگانا: عَثْرُ (ض ، ن)

ٹھیرنا: مَهٌ - قِفٌ

ٹھیرنا: إِقَامَةٌ (أَقَامَ ،

يُقِيمُ) - لَبِثَ (س) -

مَكَثَ (ن)

ٹھیلنا: سَلَّ ج. سَلَّوْا ،

سَلَّلَ

ث

ٹھاہٹ: رَزَاثَةٌ

جاری کرنا (پانی کا): تَفْجِيرٌ

جاری ہونا: جَرِيَانٌ ، جَرِيٌّ

(جَرَى ، يَجْرِي)

جاڑا: شِتَاءٌ ج. أَشْتِيَةٌ

جاگیر: ضَيْعَةٌ ج. ضِيَاعٌ ، ضَيْعٌ

جاملنا (پچھے سے): لُحُوقٌ (س)

جامع مسجد: الْجَامِعُ

جانشین: خَلَفٌ - خَلِيفَةٌ ج.

خُلَفَاءٌ ، خَلَائِفٌ - وَليٌّ

ج. أَوْلِيَاءٌ

جاندار: أَمْلَاقٌ

جب: لَمَّا

جج: قَاضٍ ج. قُضَاةٌ

جدا ہونا: مُفَارَقَةٌ - مُبَايَنَةٌ

إِنْفِصَالٌ عَنِ

جُرَيْلٍ ، جَنَرَالٌ

جزاوینا: مُجَانِرَةٌ (جَازِيٌّ ،

يُجَازِيٌّ) - مُكَافَاةٌ -

جِزَاءٌ (جَزَى ، يَجْزِي)

جواب دینا: إِبْجَابَةٌ (أَجَابَ،

يُجِيبُ) - مُجَاوِبَةٌ

جوان: شَابٌ ج. شُبَّانٌ -

فَتَى ج. فِثْيَانٌ

جواں مرد (بہادر): بَطَلٌ ج.

أَبْطَالٌ - شُجَاعٌ

ج. شُجَعَانٌ، شُجَعَاءٌ

جوانی: شَبِيبَةٌ - شَبَابٌ -

سِنَّةُ التَّرْشُدِ

جواب دینے والا: مُجِيبٌ

بہار: مَرَكَبٌ ج. مَرَائِبٌ

بھارو دینا: كُنُسٌ رَضٌ،

جھپٹنا (پرنے کا): إِنْقِصَاضٌ

علی (إِنْقِصَاضٌ، يَنْقِصُ)

جھٹلانا: تَكْذِيبٌ

جھڑ جانا (پتوں کا): تَسَاقُطٌ

جھگڑا کرنا: مُنَازَعَةٌ

ج

چاپلوسی: مُدَاهَنَةٌ تَمَلُّقٌ

چاپلوسی کرنا: تَمَلُّقٌ

جسارت کرنا: تَجَاسُرٌ

جگر دینا: إِبْشَاقٌ ب (أَوْثَقَ،

يُوثِقُ)

جگر: كَبِدٌ ج. أَكْبَادٌ

جلا دینا (یعنی صیقل کرنا): جَلَاءٌ

(جَلَا، يَجْلُو)

جلانا: إِحْرَاقٌ

جلا ہوا: حَرِيقٌ ج. حَرَقٌ

جلد بازی: عَجَلَةٌ

جلدی کرنا: تَعْجِيلٌ - إِسْرَاعٌ

جلدی کرنے والا: مُجِدٌّ

جلسہ: حَفْلَةٌ

جماعت (کلاس): طَبَقَةٌ

ج. طَبَقَاتٌ

جمائی لینا: تَشَاوُبٌ (تَشَاوَبٌ،

يَتَشَاوَبُ)

جمع ہونا: إِجْتِمَاعٌ

جنگ: قِتَالٌ - عِزْوَةٌ

ج. عِزْوَاتٌ

جنگل: غَيْضَةٌ

جن و انس: ثَقَلَانٌ

چاشت : ضَمِي

چاندی : فِضَّة

چاول : اُرُوز

چاہنا : اِرَادَة (اَرَادَ ،

يُرِيدُ) - اِبْتِغَاء

(اِبْتَغَى ، يَبْتَغِي)

چیراسی : حَرَسِي ج حَرَس -

حَارِس ج حُرَّاس

چٹیل میدان : قَفْر ج قِفَار

چراگاہ : مَرَعِي ج مَرَاع -

مَرْتَع ج مَرَاتِع

چرانا : سَرِقَة (من)

چرانا : اِرْعَاء (اَرْعَى ، يَرْعِي) -

رَعِي (اَرْعَى ، يَرْعِي)

چرنا : رَعِي (ن) - سَرَح (ن)

چرواہا : رَاع ج رُعَاة

چڑیا : عَضْفُور ج عَصَافِير

چشم زون : لِحْظَة ج لِحْظَات

چشم : عَيْن ج عَيْون

چنغور : نَمَام

چمکنا : ذَوْق (ذَاقَ ،

يَذُوقُ)

چلانا : صَيَم ، صَيْحَة

(صَاح ، يَصِيْمُ)

چلنا : سَيَّر (سَارَ ، يَسِيرُ) -

اِنْطِلَاق - مَشِي

(مَشَى ، يَمْشِي)

چلنا (ہوا کا) : هُبُوب (هَبَّ ،

يَهْبُطُ)

چلنا (ہوا کا تیزی سے) : عَضْف (من)

چلنے والا : سَائِر

چمکنا : لَمَع ، لَمَعَان (ن) -

ضَوْء (ضَاءَ ، يَضُوءُ) -

اِشْتِعَال

چمکنا (بڑھاپے سے سرکا) :

اِشْتِعَال

چمکدار : بَرَّاق

چمکیلا : بَارِغ - لَامِع

چنگاری : شَرَم (مفرد : شَرَمَة) ،

شَرَام

(مفرد : شَرَامَة)

چوپائے : نَعَم ج اَنْعَام

| | |
|--------------------------------|---------------------------------|
| چھت: سَطْم ج سَطْوَح | چوتھا حصہ، چوتھائی: رُبْع |
| چھٹا حصہ: سُدَس ج اَسْدَاس | ج اَزْبَاع |
| چھپانا: تَغْرِيد | چوٹی: قِمَّة ج قِمَم |
| چہرہ: وَجْه ج وُجُوہ | چور: سَارِق ج سَرَقَه ، |
| چھلانگ لگانا: قَفَز (ض) | سَرَّاق - لِيَص ج لُصُوص |
| چھوٹا ہونا: صِغَر ، صَغَاة | چوڑا: عَرِيض ج عِرَاض |
| (س، ش) | چوڑا ہونا: عِرْض ، عِرَاضَة (ش) |
| چھوڑ دینا: اِطْلَاق | چونا: كِس |
| چھوڑنا: تَرَكَ (ن) - وَدَّع | چونچ: مِنتَقَار ج مَنَاقِير |
| (امر: ذَرَّ مِضَارِع: يَذَرُ) | چوہا: فَأَمْر ج فِئْرَان |
| چھینٹے: رَشَاش | (مفرد: فَأَمْرَة) |
| چھیلنا: بَرِي (بَرِي، يَبْرِي) | چھا جانا: طَفُو (طَفَا ، |
| چھین لینا: غَضَب (ض) | يَطْفُو) [لفظی معنی: کسی چیز |
| چھپک: جُدْرِي | کا پانی کی سطح پر تیرنا] |
| چھین: صِين | چھاؤنی: تُكْنَة ج تُكْن - |
| چھوٹی: نَمَل (مفرد: نَمَلَة) | مُعَسْكَر |
| | چھپانا: اِسْرَار (اَسْرَر ، |
| | يُسِرُّ) - كَتَم ، |
| | كَتَمَان (ن) - اِخْفَاء |
| | (اِخْفَى ، يَخْفِي) - |
| | اِبْطَان - سَأَر (ن، ض) |
| ح | |
| حاصل کرنا (کسی مطلب کو): | |
| نَيْل (نَال ، | |
| يَنَال) | |

| | |
|--|--|
| حاصل کر لینا (کسی چیز کو): اِصَابَةٌ (أَصَابَ ، يُصِيبُ) - حُصُولٌ عَلَى (ن) | حملہ کرنا: زَحَفَ إِلَى - سَطَوُ عَلَى (ن) - هُجُومٌ عَلَى (ن) حوالہ دینا: نَقَلَ عَنْ (ن) حیران: مَبْهُوتٌ - حَيْرَانٌ ج حیامری حیدرگر: مُحْتَالٌ حیوان: حَيَوَانٌ ج حَيَوَانَاتٌ |
|--|--|

خ

| | |
|---|--|
| حالی: صِفْرٌ - قَارِعٌ خاموش ہونا: سُكُوتٌ (ن) خاموشی: صَمْتٌ - سُكُوتٌ خاوند: نَزْوَجٌ خبر دینا: اِخْبَارٌ خبیث ہونا: خُبِثَ ، خَبَاثَةٌ (ش) ختم کرنا: خَتَمَ (ض) ختم ہونا: اِسْتَحْمَأَ خچر (زر): بَعْلٌ جِ بَعَالٌ خدمت لینا: اِسْتَعْدَا خراٹے: غَطِيطٌ خرچ: نَفَقَةٌ جِ نَفَقَاتٌ | حاکم بنانا: اِسْتَعْمَالَ حال: حَالٌ جِ أَحْوَالٌ ، مَحَالَاتٌ شان جِ شُؤُونٌ ، مِثَالٌ حالات: ظُرُوفٌ حرص ہونا: حَرَصَ عَلَى (ض، س) حق رکھنا: اِسْتَحَقَّاقٌ (اِسْتَحَقَّ ، يَسْتَحِقُّ) حقہ نوشی: شَدَّ خَبِينٌ حکام: عُمَمَالٌ حکایت بیان کرنا: حِكَايَةٌ (حَكَى ، يَحْكِي) حلال سمجھنا: اِسْتَحْلَلَّ حملہ: هَجَمَةٌ - نَزْحَفَةٌ - مُحَاجَمَةٌ |
|---|--|

| | |
|---------------------------------|---|
| خندہ پیشانی: بَشَاشَةٌ | خرج کرنا: اِنْفَاقٌ - بَدَلٌ (ض، ن) |
| خواہش: هَوَى جِ اَهْوَاءِ | خرگوش: اَزْرَبٌ جِ اَزَابِ |
| خواہش کرنا: تَمَنَّى رَتَمَنَى، | خریدنا: اِشْتَرَا (اِشْتَرَى، |
| يَتَمَنَّى) | يَشْتَرِي) - اِئْتِيَاعٌ |
| خوبانی: مِشْمِشٌ | (اِئْتَاَعٌ، يَبْتَاَعُ) |
| خوبصورت: جَمِيلٌ - بَهِيحٌ | خستہ حال: مَنكُوبٌ - بَائِسٌ |
| خوش آمدید کہنا: تَرَحَّبٌ | خشک: يَابِسٌ |
| خوش خبری: بُشْرَى - طُوبَى | خشک ہونا: يُبْسُ (س) - جَفٌّ |
| خوش کرنا: سُرُورٌ (سُرٌّ، | (جَفٌّ، يَجِفُّ) |
| يَسُرُّ) - اِطْرَابٌ - | خشکی: بَرٌّ - يَابِسَةٌ |
| اِشْرَارٌ - اِفْرَاحٌ | خصلت: سَيُورَةٌ جِ سِيَرٌ |
| خوش ہونا (کسی کی مصیبت پر): | خط (مکتوب): رِسَالَةٌ جِ رَسَائِلٌ |
| شَمَاتَةٌ (س) | خطا کار: مُسِيءٌ |
| خوش ہونا: طَيِّبٌ (طَابٌ، | خطبہ دینا: خُطِبَةٌ (ن) |
| يَطِيَّبُ) - سُرُورٌ | خطے میں ڈالنا: مُخَاطَرَةٌ بِ |
| [مجمول استعمال ہوتا ہے سُرٌّ: | خفا کرنا: اِغْضَابٌ |
| وہ خوش ہوا] | خفا ہونا: تَغَيُّظٌ عَلَيَّ - اِغْتِيَاظٌ |
| خوشگواہی: هَنَاءٌ | (اِغْتَاظٌ، يَغْتَاظُ) |
| خوشی: سُرُورٌ - فَرَحٌ | خلوت میں ملاقات کرنا: خَلْوَةٌ |
| خوف دلانا: اِخْافَةٌ | ب، مع، اِلى (خَلَا، |
| (اَخَافُ، يُخِيفُ) | يَخْلُو) |

خوف کھانا: خَوْفٌ (خَافَ،
يَخَافُ)

خون: دَمٌ جِ دِمَاءٌ

خون بہانا: سَفَكَ (ض)

خیانت: خَائِنَةٌ

خیر خواہی: نَصَمٌ

خیمہ لگانا: تَخَيَّمٌ - إِخَامَةٌ

داخل دینا: تَدَاخُلٌ فِي

درخت لگانا: عَرَسَ (ض)

درو: وَجَعَ جِ أَوْجَاعٌ

درو پہنچانا: إِيجَاعٌ (أَوْجَعُ،

يُوجِعُ)

درست: صَوَابٌ

درست بات کہنے والا: مُصِيبٌ

درست کرنا: إِصْلَاحٌ

درشت کلام (مرد): فَظٌ

درمیان میں آجانا: تَخَلُّلٌ

دروازہ بند کرنا: إِغْلَاقٌ

دریا: نَهْرٌ جِ أَنْهَارٌ

دریافت کر لینا: إِطْلَاقٌ عَلَى

دریافت کرنا: إِسْتِذْبَاءٌ -

إِسْتِفْهَامٌ

دست بردار ہونا: تَتَاثُرٌ عَنْ

دستر خوان: مَاثِدَةٌ جِ مَوَائِدٌ

دستہ: عُرْوَةٌ جِ عُرَى

دسواں حصہ: عَشْرٌ جِ أَعْشَارٌ

دشمنی رکھنا: إِبْغَاضٌ

دعا: دُعَاءٌ جِ أَدْعِيَةٌ - صَلَاةٌ

د

داخلہ: دُخُولٌ

داخل ہونا: دُخُولٌ (ن) -

إِقْتِحَامٌ

دادا: جَدٌّ جِ أَجْدَادٌ

دادی: جَدَّةٌ جِ جَدَّاتٌ

دامن: ذَيْلٌ جِ أَدْيَالٌ

دانا: حَكِيمٌ جِ حُكَمَاءٌ -

لَبِيبٌ جِ أَلْبَاءٌ

دائیں جانب: يَمِينٌ

دایاں: يَمِينٌ

دبلا ہونا: تَحُولٌ (ف) ،

ن ، س ، ش)

| | |
|---|-------------------------------------|
| دغاباز: غَدَّاس | مَرَكْنُص (ن) |
| دق کرنا: اِلْحَاحِ عَلٰی | دوست رکھنا (پسند کرنا): حِبِّ |
| دکھ: اَلْمَدَّ اَلَام | (حَبِّ ، يَحِبُّ) - |
| دکھ دینا: اِيْلَام (اَلْمَدَّ ، يُوْلِمُ) | اِيْحَبَاب - مَوَدَّة |
| دل میں گزرنا: اَلْخَطُوْرُ فِي | (وَدَّ ، يُوَدُّ) |
| اَلْقَدْب (ض) | دولت: شَرْوَة |
| دلیری کرنا: ثَجَّاسِر | دلاڑنا: زَأَسْر (ف) |
| دلیل: بُرْهَان ج بَرَاهِيْن | دھپا مارنا: لَطْم (ض) |
| حُجَّة ج حُجَج - دَلِيْل | دھوپ: شَمْس (مجازی معنی) |
| ج دَلَائِل | دھوکہ: خِدَاع |
| دن چڑھنا (اچھی طرح سے): | دھوکہ دینا: خِدَاع (ف) |
| مَتَّع (ف) | دھونا: غَسَل (ض) |
| وندانہ پڑنا: تَشَلَّم | دیدار: رُؤْيَاة |
| دوپہر: ظَهِيْرَة ج ظَهَائِر | دیر کرنا: تَلَقَّس |
| دوتھائی: ثُلُثَان | دیکھنا: نَظَرَ اِلٰی (ن) - رُؤْيَاة |
| دودھ پلانا: اِيْرَضَاع | (مَرَأَى ، يَسْرَى) - |
| دور کرنا: اِيْبْعَاد | مُلاَحَظَة - بَصَاْرَة (ش) |
| دور ہونا: اِيْبْتِعَاد | وینا: اِيْعْطَاء (اَعْطَى ، |
| دوڑانا: مَرَكْنُص (ن) | اِيْعْطَى) |
| دوڑنا: سَعِيَ (سَعَى ، يَسْعَى) | دیوار: حَائِط ج حِيْطَان |
| عَدُو (عَدَا ، يَعْدُو) | |

ط
و

ڈمبول: طَبَس ج طُبُول
ڈمبلا: ذُوْا لَفْشَل - فَشَل
ڈیسک: دِرَج ج دُرُوج

ڈارھی: لِحِيَّة ج لِحْيَى
ڈبیا: عُلْبَة ج عُلْب
ڈرانا: اِنْدَار - اِهَابَة -
تَحْذِير عن

ذ

ذبح کرنا (اونٹ کو): ذَبَحَ رَف
ذخیرہ کرنا: اِدْخَرَ (اِدْخَرَ،
يَدْخِرُ)

ڈرگنا، ڈرنا: خَوْف (خَات،
يَخَافُ) - خَشْي
(خَشِي، يَخْشَى)
حذر (س) - اِتَّقَا
(اِتَّقَى، يَتَّقِي)

ذکی: ذَكِي ج اَذْكِيَاء -
فطن ج فُطُن

ذلیل کرنا: اِهَانَ (اِهَانَ،
يُهِينُ)

ڈرنا کسی کے بارے میں:
خَوْف على (س)

ذلیل ہونا: ذَلَّ (ذَلَّ،
يَذِلُّ)

ذمہ لینا: قَبِلَ ب - تَكْفُلُ ب
ذہانت: فِطْنَة - فِطَانَة

ڈرپوک: مُرَوِّع
ڈکٹری: مُعْجَم

ڈوبا ہوا: غَرِيق ج غَرَقَى
ڈوبنا: غَرَق (س)

ڈول: دَلُو ج اَدِل

ڈھالنا: صَوَّغ (صَاغ،
يَصُوِّغُ)

رات بسر کرنا: بَسَتْوَتَة
(بَات، يَبِيتُ)

رات بھر: طُولَ اللَّيْلِ

ڈھا پینا: سَتَر (ن)

| | |
|------------------------------------|----------------------------------|
| رات گزارنا: دیکھو رات بسر کرنا، | رسد: ذخیرہ جہ ذخائر |
| رات کے وقت آنا: طُرُوق (ن) | رسوا ہونا: اِفْتِضَاح |
| رات کے وقت آنے والا | رسوائی: رَحْزِي |
| مسافر: طَاسِرِ ق | رسی: حَبِيل جہ حِبَال |
| جہ طُرَاق | رشوت دینے والا: رَاش |
| راحت پانا: اِزْتِيَا ح (اِزْتَا ح) | رشوت لینے والا: مُرْتَسِن |
| یَزْتَا ح | رغبت کرنا: رَغْبَةٌ فِي (س) |
| راز: سِرّ جہ اسْرَام | رکنا: كَفّ عن (ن) |
| رازدار: صَاحِبُ اسْرِر | رنج اٹھانا: مُقَامَاة |
| راضی کرنا: اِزْرِيَا ح (اَزْرِي) | رنجیدہ: مُكْدِر - مُوْلِم - |
| یَزْرِي | مُوجِع |
| راضی ہونا: اِزْرِيَا ح (رَضِي) | رنگ: لَوْن جہ اَلْوَان |
| یَزْرِي | روایت کرنا: اِرْوَايَةٌ (رَاوِي) |
| راہ لینا: مَضِي (مَضِي) | یَزْوِي |
| یَمَضِي | روپیہ: رُوبِيَّة جہ رُوبِيَات |
| راہ نمائی کرنا: دَلَالَةٌ عَلٰی | روٹی: رَغِيْف جہ اَزْغِفَةٌ - |
| (دَلّ، يَدَلّ) | خُبْز |
| رائی: خَرْدَلَةٌ | روٹی پکانا: خَبْز (ض) |
| رخصت کرنا: تَوْدِيْع | روزہ رکھنا: صَوْم (صَام) |
| رستہ: سَبِيل جہ مُبِيل - | يَصُومُ |
| طریق جہ طُرُق | روزی دینا: اِهْرَاق (ن) |

روشن : جَبِيٌّ

روشن اور واضح ہونا : جَلَاءٌ اَجَلًا،

يَجْلُو

روشنی : ضَوْءٌ جِ اَضْوَاءِ-

نُورٌ جِ اَنْوَارٍ - ضِيَاءٌ

روکنا : مَنَعَ (ن) - اِعَاقَةٌ عَنِ

روگردانی کرنا : زُهْدٌ ، نَرَهَادَةٌ

فِي ، عَنِ (ن ، س)

رُؤْلٌ : مِسْطَرٌ جِ مَسَاطِرِ

رونا : بُكَاءٌ (بکی ، يَبْكِي)

رہا کرنا ، رہائی دلانا : اِطْلَاقٌ -

تَخْلِيصٌ

رہائی پانا : اِفْلَاحٌ

رہٹ : دُولَابٌ جِ دَوَالِيْبِ

ریشم : حَرِيرٌ - خَرٌّ

رینکنا (گدھے کا) : بَهَقٌ (ض ، ن) -

شَهِيْقٌ (ض ، ن)

ز

زبان : لِسَانٌ جِ اَلْسِنَةٍ

زرد ہونا : اِصْفَرَامٌ

زرد پوش بہادر : كَيْبِيٌّ جِ كُمَاةٌ

زکام : نَرَكْمَةٌ

زمانہ : مَرْمَنٌ جِ اَنْزَمَانٌ - زَمَانٌ

جِ اَزْمِيْنَةٌ - عَصْرٌ

جِ عَصُوْرٌ ، اَعْصُرُ

زمین : اَرْضٌ جِ اَمْرَضُوْنٌ ، اَرَاِضٌ

زنجیر : سِلْبِلَةٌ جِ سَلَالِسٌ

زندہ رہنا : عَيْشٌ (عاش ، يَعِيْشُ)

زندہ کرنا : اِخْيَاةٌ (اَخْيِيْ)

يُخْيِيْ

زنگ لگنا : صَدَأٌ (ن)

زہر : سُمٌّ

زہر قاتل : سُمٌّ قَاتِلٌ

زہر ملانا : سَمَّ (ن)

زیادتی : كَثْرَةٌ - زِيَادَةٌ

زیادہ آسان : اَهْوَنٌ

زیادہ بزرگ : اَجَلٌّ

زیادہ حریص : اَخْرَصٌ

زیادہ شریر : اَشْرُّ

زیادہ شیریں : اَحْلَى

زیادہ مانوس : اَنْسٌ

زیادہ ماہر: اَبْرَع

زیادہ مناسب: اَنْسَب

زیادہ ہونا: كَثْرَةٌ (س) - غَزْرٌ

(ش) - اِشْتِدَاد

زیادہ راست لینا: اِنْقَاءٌ

اَلْقَبْضُ

زیرک: فِطْنٌ جِ فُطْنٌ

فُطْنٌ

زینت دینا: ذَيْنَ (نران)

يَزِينُ

زین کسنا: اِسْرَاجٌ

زیور: حَلِيٌّ جِ حُلِيِّ

حِلِيٌّ - حِلِيَّةٌ

جِ حِلِيٌّ

س

ساتواں حصہ: سُبْعٌ

جِ اَسْبَاعٌ

ساتھی: صَاحِبٌ جِ صُحْبٌ

اَصْحَابٌ

ساقط ہونا: سَقُوطٌ (ن)

ساگوان: سَاجٌ

سالخوروہ: مُسِنَّ - طَاعِنٌ

رَبِيَّ اَلسِّنِّ

سامنے: قُدَّامٌ - اَمَامٌ

سبزی: خُصْرَةٌ

سپاہی: جُنْدِيٌّ

سپر و کرنا: تَسْلِيْمٌ اَلِيٌّ

سپہ سالار: قَائِدٌ جِ قُوَادٌ

ستارہ: كَوْكَبٌ جِ كَوَاكِبٌ

ستھرا: نَظِيْفٌ

ستون: عِمَادٌ جِ اَعْمِدَةٌ

رُكْنٌ جِ اَمْرَگَانٌ

سخت: جَوْدٌ

سخت: صَلْبٌ

سخت دل: غَلِيْبٌ اَلْقَلْبِ

سخت دلی: قَسْوَةٌ

سخت ہو جانا: اِشْتِدَادٌ

سخت ہونا (دل کا): قَسْوَةٌ

سخی: سَخِيٌّ جِ اَسْحَابٌ

جَوَادٌ - كَرِيْمٌ جِ كِرَامٌ

سُر: لَحْنٌ جِ اَلْحَنَانُ

سرے : خان ج خانات

سردار : رئیس - سیری

سردار ہونا : سیادۃ (ساد)

یسود

سرنش : تو بیخ

سرسبز : مخضّر - مخضب

سرسبز ہونا : اخضر امر

(اخضر ، مخضّر)

سرکش : متہرّد - مارید

سرکشی : طغیان

سرکشی کرنا : طغیان (طغی ،

یطغی) - تہرّد علی

سرکہ : خلّ

سرک : شارع ج شوارع

سزا دینا : تعذیب - معاقبۃ

سنت : کتلان - تکاسل

مترّاج

ستا ہونا : رخض (ش)

ست ہونا : وهن

(وهن ، یهن)

ستی : قشل

ستی کرنا : تکاسل - توّان -

ترّاج - کسل (س)

سطح آب : وجہ الماء

سفارش کرنا (کسی کی) : توّعیۃ ب

(ووصی ، یوصی)

سفر کرنا : مسافرة

سفید ہونا : ابیضاض

(ابیض ، یبیض)

سلامت رکھنا : تسلیم

سلام کرنا : تسلیم علی

سلطنت : دولۃ ج دول -

ملکۃ ج ممالک

سنگانا : حضب (ض)

سلوک کرنا : معاملۃ

سبحانا : تفہیم

سبحنا : فہم (س) عقل (ض)

سبحنے والا : فاهم

سار : صائیغ ج صاعۃ ،

صیاع

سنانا (کسی بات کا) : قصص علی

(قص ، یقص)

سنگسار کرنا: رَجْمَان

سنگ مرمر: رُخَام

سُننا (غور سے): اِسْتِجَاع

سو: مِثَّة ج مِثَات

سوار: فَاہِرَس ج فَوَاهِرَس

سواروں کا گروہ: رَكْب

سواروں کا دستہ: مَوَكِب

سوار ہونا: رَكُوب (س)

سُورَاخ (چیونٹی کا): قَرِيَّة

سُورج چاند: قَمَرَان - نِیْرَان

سُولی دینا: صَدَب (ض من)

سونا: نَوْم (نَام)

يَنَامُ

سونا (دھات): ذَهَب

سُوئی (گھری کی): عَقْرَب

ج عَقَارِب

سیاح: سَارْمَح

سیاہ ہونا: اِسْوَدَاد (اِسْوَد)

يَسْوَدُ

سیاہی: مِدَاد - حَبْر

سبب: تَفَاح (مفرد)

تَفَاحَة

سیدھا: مُسْتَقِيم

سیدھا کھڑا ہونا: اِسْتِصَاب

سیر: مَن ج اَمْنَان

سیر: شَرْه

سیکنڈ (وقت): شَانِيَّة

ج ثَوَائِن

سیکنا: تَلَقَّ مِنْ (تَلَقَّى)

بَتَلَقَّى - تَعَلَّمَ

سینا: خِيَاطَة (خَاط)

يَخِيْطُ

سینہ: صَدْر ج صُدُور

ش

شاخ: غُصْن ج اَغْصَان

شادی کرنا: شَرَّوَج ب

شاق گزرنے: شَقَّ عَلَى (ن) -

عَرَّ عَلَى (عَرَّ)

يَعْرِزُ

شام: مَسَاء

شتر مرغ (ماوہ): نَعَامَة ج نَعَام

شراب : خمر (مؤنث)

شرمندہ کرنا : اِنْجَمَال

شریر (بہت) : شَرِّير

ج شَرِّيرُون

شریر لوگ : اَشْرَار (مفرد)

شَرِّير (شیریر)

شَطْرَج : شَطْرَجْج

شعر پڑھنا : اِنْشَاد

شفاخانہ : مُسْتَشْفَى

ج مُسْتَشْفِيَات

شفا دینا : شَفَاء (شَفَى، يَشْفِي)

شکار : صَيْد

شکار کرنا : صَاد (صَاد)

يَصِيدُ - اِصْطِيَاد

شکاری : صَيَّاد

شکایت کرنا : شِكَايَةٌ مِنْ

(شَكَا، يَشْكُو)

شکر گزار : شَاكِر

شکست خوردہ : مَهْزُوم

شک کرنا : شَكَّ فِي (شَكَّ)

يَشْكُ

شکوفہ : زَهْرَةٌ جَ اَزْهَارُ،

زُهُور

شکوفہ نکالنا : تَنْوِير

شماہ : سِمْلَةٌ

شور کرنا : ضَجَّ (ضَجَّ، يَضِجُ)

شہد : عَسَل - شَهْد

شہد بنانا : تَغْسِيل

شہد کی کہی : مَحَلَّة

شہر : بَلَد جَ بِلَاد -

مَدِينَةٌ جَ مَدَائِن

شہر پناہ : سُور جَ اَسْوَار

شیریں : عَذِيب

شیشہ : زُجَّاج

شیشے کی بنی ہوئی چیز : زُجَّاجِي

شیشی : زُجَّاجَةٌ

ص

صاف طور پر کہنا : تَصْرِيْحٌ بـ

اِنْفِصَاح

صاف ہونا : صَفُو (صَفَا،

يَصْفُو)

ط

طاقت: جُمُد - فِجْهُود -

طَاقَة - قُدْرَة -

إِسْتِطَاعَة

طاقت رکھنا: قُدْرَة عَلٰی (ض)

طاقت (کا) ہونا: تَمَكَّنُ مِنْ

طالِبِ عِلْمٍ: تِلْمِيذٌ ج

تَلَامِيذَة، تَلَامِيذ

طِوَاتُ كَرْنَا: طَوَاتُ (لِطَافٍ،

يَطُوفُ)

طَيِّبٌ هُونًا: طَيِّبٌ (طَابَ،

يَطِيْبُ)

ظ

ظاہر کرنا: اِعْلَانٌ - اِظْهَارٌ -

اِبْتِدَاءٌ - بَوْحٌ ب

(بَاحٌ، يَبُوْحٌ) -

تَظَاهُرٌ

ظلم کرنا: ظَلَمَ (ض) - جَوْرٌ

(جَارٌ، يَجْوِرُ)

صحیح ہونا: صِحَّةٌ، صُحٌّ

(صَحَّ، يَصِيحُ)

صدر (پریزیڈنٹ): صَدْرٌ -

رَئِيسُ الْمَجْلِسِ

صدر دینا: تَصَدَّقَ

صدی: قَرْنٌ ج قُرُونٌ

صفت کرنا: وَصَفَ، صِفَةٌ

(وَصَفَ، يَصِفُ)

صالح کرنا: مُصَالِحَةٌ -

مُسَالَمَةٌ

ض

ضائع کرنا: اِضَاعَةٌ

(اَضَاعَ، يُضِيعُ)

ضائع ہونا (عمل کا): حَبِطَ

حَبُوطٌ (س)

ضرورت: حَاجَةٌ

ج حَاجَاتٌ

ضروری (یقینی): حَقٌّ

ضیافت کرنا: قَرَى (قَرَى،

يَقْرِي)

ع

عاجز آنا: عَجَزَ عَنْ (ض)

عاجز کر دینا: اِعْيَاءُ - اِعْجَازُ

عاجزی کرنا: تَضَرُّعٌ

عاریت لینا: اِسْتِعَارَةٌ

عام کتب خانہ (دیکھو: پبلک لائبریری)

عتاب کرنا: مُعَاتَبَةٌ

عذاب دینا: تَعَذِيبٌ -

تَشْكِيلٌ - مُعَاقَبَةٌ

عذر کرنا: اِعْتِذَارٌ

عزت دینا: اِكْرَامٌ

عزت کرنا: اِكْرَامٌ - تَكْرِيمٌ

اِحْتِرَامٌ

عزت نفس: شَرَفٌ - شَرَافَةٌ

عقاب: عُقَابٌ جِ عِقَابَانٌ،

اَعْقَابٌ

عقل: حِلْمٌ جِ اَحْلَامٌ

علاج کرنا: مُعَالَجَةٌ

علحدہ علحدہ ہونا: تَفَرُّقٌ

علحدہ ہونا: مُفَارَقَةٌ -

اِنْقِطَاعٌ عَنْ

علاقے: دِيَارٌ

عمرگی: جَوْدَةٌ

عمدہ: فَاخِرٌ - سَنِيبَةٌ

عمد توڑنا: نَكَثَ (ض، ن)

عیب چین: هُمَزَةٌ - هَمَّازٌ

غ

غازی: غَازٍ جِ غُرَاةٌ

غالب آنا: غَلَبَ، غَلَبَةٌ (ض)

تَغَلَّبَ عَلَى

غالب ہونا (عقل یارائے کا):

رُجْحَانٌ (ض، ف، ن)

غائب ہو جانا: غَيْبٌ، غَيْبَةٌ،

غِيَابٌ (غَابٌ،

يَغِيْبُ) - تَغْيِيبٌ

غبار آلود ہونا: اِعْتَابِرَامٌ

(اِعْتَابِرٌ، يَغْتَابِرُ)

غرانا: دَسَدَانَةٌ

غرق ہونا: غَرَقَ (س)

غرق ہونے والا: غَرِيقٌ جِ غَرِقٌ

غیبت کرنا: اِغْتِيَاب
غیرت کھانا: غَيْرَةٌ عَلَى مِنْ
(غَارًا، يَغَارُ)

غروب ہونا: اُقُول (ض، س، ن)۔
غُرُوب

غصے کو پی جانا: كَظَم (ض)

غضبناک: مُغْضَب

غضبناک کرنا: اِغْضَاب - مُغْاضِبَةٌ

غضبناک ہونا: غَضِبَ عَلَى (س)

غلطی کرنا: اِخْطَاء (أَخْطَأُ،

يُخْطِئُ)

غم: غَم - هَم - حُزْن -

أَمَى

غمگین: حَزِين ج حُزْنَاء -

مَحْزُون - مَهْمُوم

غمگین ہونا: حَزَن (س)

غم میں ڈالنا: حُزِن (ن)۔ تَحْزِين

غنی ہونا: اِغْتِنَاء (اِغْتَنَى،

يَغْتَنِي)

غور سے دیکھنا: اِمْعَان ب

غور کرنا: نَظَرَ فِي (ن)

غوطہ لگانا: غَوَّص (غَاَصَ،

يَغْوِصُ)

غور و فکر کرنا: تَدَبَّرُ

فارغ ہونا: فَرَاغَ مِنْ (ف، ن، س)

فائدہ اٹھانا: اِنتِفَاع

فتح یاب ہونا: ظَفِرَ (س)

فتویٰ دینا (کسی کے خلاف):

حُكِمَ عَلَى (ن)

فتویٰ طلب کرنا: اِستِفتَاء

(اِستَفْتَى، يَستَفِي)

فخر کرنا: مُفَاخرَةٌ

فراخ: وَاسِع - وَاسِع

فرسنگ: فَرَسَنَج ج فَرَا سَنَج

فرش: فِرَاش

فرض کرنا (کسی امر کو کسی کا فرض قرار دینا):

كَتَبَ، كَتَابَ عَلَى (ن)

قرابرداری کرنا: قَنُوت (ن)

فریادرسی کرنا: اِستِغَاثَةٌ

(اِستَغَاثَ، يَستَغِيثُ)

فساد کرنا: اِفْسَاد

فضل الہی: نِعْمَةٌ مِّنْ اللّٰهِ

فَضْلٌ مِّنْ اللّٰهِ

فضول خرچی: اِسْرَاف

فضیلت دینا: تَفْضِیلٌ عَلٰی

فِن: صِنَاعَةٌ

فِن تعمیر: عِلْمٌ اَلْبِنَاءِ

فنا ہونا: فَنَاءٌ (فَنِي، يَفْنَى)

فَنِي، يَفْنَى

فوجی دستہ: کَتِيبَةٌ جِ كِتَابٍ

فوقیت حاصل کرنا: تَفْوُّوقٌ

فوقیت لے جانا: بَرَاعَةٌ

(ن، س، ش)۔ فَوْقٌ عَلٰی

(فَاتِقٌ، يَفْوُقُ)

فیصلہ کرنا: فَضْلًا

(قَضَى، يَقْضِي)

ق

قاصر آنا (رہنا): تَقْصِيرٌ

قائم رکھنا: اِثْبَاتٌ

قبول کرنا: تَقْبُلٌ -

قبول (س)

قبول کرنا (دعا کا): اِسْتِجَابَةٌ

(اِسْتَجَابَ، يَسْتَجِيبُ)

قبول کرنا: مُوَافَقَةٌ عَلٰی

قدرت: مَقْدِرَةٌ - قُدْرَةٌ

قدرت رکھنا: اِطَاقَةٌ

(اَطَاقَ، يُطِيقُ)

قدرت ملنا: تَمَكُّنٌ مِّنْ

قريب: مُشْرِفٌ عَلٰی

قريب کرنا: تَقْرِيبٌ

قسم: صِئْفٌ جِ اَصْنَافٌ

قسم: يَمِينٌ جِ اَيْمَانٌ

قسمت: حَظٌّ

قصد کرنا (کسی چیز کا): هَمٌّ بِ

(هَمَّ، يَهْمُّ) مُحَاوَلَةٌ

قصہ سنانا: قَصَصٌ عَلٰی (ن)

قلم بنانا: بَوِي (بَوَى، يَبْوِي)

قلم تراش: مِثْبَوَاةٌ

قلمدان: مِثْقَلَمَةٌ جِ مَقَالِمٌ

قناعت کرنا: قَنَاعَةٌ (س)

قیامت: سَاعَةٌ

قید خانہ: سبجن - محبس

قید کرنا: حبس (ض) -

سبجن (ن)

قیدی: اسییر ج اُساری،

اَسْرَى - مَسْجُون

ک

کاٹنا: قَطَعَ (ف)

کاٹنا (کھیتی کا): حِصَاد (ض ن)

کاٹنا: قَصَّ (قَسَّ،

يَقْصُ)

کارگیری: صِنَاعَة

کافی ہونا: كِفَايَة (كَفَى،

يَكْفِي)

کام: عَمَل ج اَعْمَال

کام کرنے والا: عَامِل

کامیاب ہونا: فَوْز (فَاز،

يَفُوزُ) - اِقْلَاح - نَجَاح (ن)

کامیابی: ظَفَر

کان: مَعْدِن ج مَعَادِن

کان: اُذُن ج اَذَان

کانپنا: اِرْتِعَاش

کانپنا (دل کا): خُفُوق (ض)

کانپنا (زمین کا): تَزَلُّزَل

کانٹا: شَوْكَة

کپڑا ہونا: اِئْتِجَاء (اِئْتِجَى،

يَتَجَنَّبُ) - اِخْدِيدَاب

(اِخْدَوْدَب، يَخْدَوْدَبُ)

کبوتر، کبوتری: حَمَامَة

کبھی: قَطُّ

کپڑا (قطع کرنا): تَفْصِيل

کتاب خانہ: مَكْتَبَة

کُنیا: كَلْبَة

کثیر: كَثِير - جَزِيل

کچا (پسل وغیرہ): فِجْم

کچی اینٹ: لَبِن (مفرد:

لَبِنَة)

کدورت: كَدْر - كُدُورَة

کرک: صَيْحَة

کڑوا: مُر (موتھ: مُرَة)

کشاوگی: بَسْطَة

کشاوگی علم: بَسْطَة فِي الْعِلْمِ

کٹائش : فَرَج

کشتی (چھوٹی) : سَفِينَة

ج سَفَاثِن - قَارِب ج تواریب

کل (آئندہ) : عَدَا

کل (گذشتہ) : اَمْس

کلام کرنا : تَكَلَّمَ

تَكَلَّمَ

کلی : زَهْر ج اَنْرَهَار

کپاز پٹر : مُرْتَبِ اَحْرُوف

کم دینا : بَخْس (ف)

کمرہ : اَوْضَة

کمزور : ضَعِيف - ضَعِيف

کمزور ہونا : ضَعْف (ش) - ضَالَة

(ضَعُول ، يَضُوْل)

کم کرنا : تَقْلِيل

کم ہونا : نَقْص (ن) - قَلَّ ،

قَلَّة (قَلَّ ، يَقِلُّ)

کمینہ : خَسِيْس - دَرِيَّ -

لَعِيْم مِ لَعَام

کنارہ : ضِفَّة ج ضِفَاف -

شاہی ج شَوَاطِي ، شَطَّان -

طَرَف ج اَطْرَاف

کنواری : عَذْرَاء ج عَذَائِرِي

کنواں : بِيْتْر

کوٹا : غُرَاب ج غِرَابَان

کوارٹر : مِضْرَاع ج مِصَارِيْع

کوٹا ہی کرنے والا : مُقْصِر

کوچ کرنا : رَحَلَ ، رَجِيْل (ف)

کوچ کرنے والا : رَاحِل

کوونا : وُنُوب (وَشَبَّ ،

يَبِثُّ)

کوشش : جِدَّ

کوشش سے کمانا : اِكْتِسَاب

کوشش کرنا : اِحْتِهَاد - سَعِي

(سَعَى ، يَسْعَى)

کھال اتارنا : سَلَخ (ف، ن) -

كَشَط (ض)

کہاں : اَيْنَ - اِنِّي

کھٹکھٹانا : قَرَع (ف)

کھجور (کا پھل) : ثَمْر (مفرد)

ثَمْرَة

کھجور (کا درخت) : نَخْل (مفرد)

| | |
|--|--|
| <p>گانے والا : مُغَنِّ (مؤنث) :</p> <p>مُغَنِّيَّة (</p> <p>گاؤں : قَرْيَةٌ ج قُرَى</p> <p>گدھا : حِمَارٌ ج حَمِيرٌ، حُمُرٌ</p> <p>گرانی : وَقْرٌ</p> <p>گرا ہوا : مَهْدُومٌ</p> <p>گر پڑنا : وَقُوعٌ (وَقَعٌ،</p> <p>يَقَعُ)</p> <p>گر جا : كَنَيْبَسَةٌ ج كَنَائِسٌ</p> <p>گر جانا (مکان کا) : تَهْدُمٌ</p> <p>گر جانا : رَعْدٌ (ف، ن)</p> <p>گرفتار کر لینا : اِلْقَاءُ اَلْقَبْضِ</p> <p>گرم (موسم) : صَيْفٌ - قَيْظٌ</p> <p>گرمی : حَرٌّ</p> <p>گرنا : سُقُوطٌ (ن) - هُبُوطٌ (ض، ن)</p> <p>گرنے والا : مُتَسَاقِطٌ</p> <p>گروہ : شَيْعَةٌ ج شِيَعٌ -</p> <p>طَائِفَةٌ - حِزْبٌ</p> <p>گرو : ذِمْرَاعٌ ج اَذْمُرَاعٌ</p> <p>گزر جانا (کسی چیز کا) : خُلُوٌ</p> <p>(خَلَا، يَخْلُو) [فَعَلْتُهُ</p> | <p>خَلَّةٌ)</p> <p>کھڑا ہونا : قِيَامٌ (قَامَ،</p> <p>يَقُومُ)</p> <p>کھلا اور صاف : مُبِينٌ</p> <p>کھلا ہوا : مَكْشُوفٌ</p> <p>کھولنا : كَشَفٌ (ض) -</p> <p>شَرَحٌ (ف)</p> <p>کھونٹی : مِشْجَبٌ</p> <p>کھویا جانا (کام میں) : اِنْتَهَاكَ فِي</p> <p>کھیت : مَزْرَعٌ - حَقْلٌ</p> <p>کھیلنا : لَعِبٌ (س)</p> <p>کھینچنا : جَذَبٌ (ض) - مَدٌّ</p> <p>(مَدَّ، يَمُدُّ)</p> <p>کھینچ کر باہر نکالنا : نَزَعٌ (ف)</p> <p>کینہ : ضِغْنٌ - اِحْسَنَةٌ</p> <p>ج اِحْسَنٌ</p> |
| <p>گروہ : شَيْعَةٌ ج شِيَعٌ -</p> <p>طَائِفَةٌ - حِزْبٌ</p> | <p>گ</p> |
| <p>گرو : ذِمْرَاعٌ ج اَذْمُرَاعٌ</p> <p>گزر جانا (کسی چیز کا) : خُلُوٌ</p> <p>(خَلَا، يَخْلُو) [فَعَلْتُهُ</p> | <p>گالی دینا : شَتَمٌ (ض)</p> <p>گانا : تَغْنِيَةٌ (غَنَى،</p> <p>يُغْنِي)</p> |

لِحَمْسٍ خَلُونَ مِنْ

الشَّهْرِ [

گوزنا: خُطُوم (غ، ن) مُرُوم

(مَرَّ، يَمُرُّ) - اِجْتِيَان

(اِجْتَاَزَ، يَجْتَاَزُ)

گوشته: غَابِر

گلاب: وَرْد

گوشته رات: اَلْبَارِحَةُ

گلاگھٹ جانا: اِخْتِثَاق

گمان کرنا: ظَنَّ (ظَنَّ،

يَظُنُّ)

گم ہونا: ضَيَّعَ، ضَيَّاع

(ضَاعَ، يَضِيْعُ)

گناہ: ذَنْبٌ ج. ذُنُوبٌ -

اِثْمٌ ج. اِثْمٌ - مَعْصِيَةٌ

ج. مَعَاصِي

گناہ کرنا: اِقْتَرَاكَ الدَّنْبَ

گنہگار: مُذْنِبٌ - جَانٌ - خَاطِئٌ

گواہ: شَهِيدٌ - شَاهدٌ

گور زینا: اِسْتِخْمَالٌ

گوشت: لَحْمٌ ج. لُحُومٌ

گولی چلانا: اِطْلَاقُ الرِّصَاصِ

گھاس (ہری): عُشْبٌ ج. اَعْشَابٌ

گھر: دَارٌ ج. دُورٌ، دِيَارٌ -

مَنْزِلٌ ج. مَنَازِلٌ

گھڑی: سَاعَةٌ ج. سَاعَاتٌ

گھسنا: اِقْتِحَامٌ

گھنا: مُتَكَاثِفٌ

گنا ہوا: مُنْكَسِفٌ

گھنٹہ: سَاعَةٌ ج. سَاعَاتٌ

گھن لگنا: خُسُوفٌ (غ)

گھنی: كَثِيَّةٌ

گھوڑا: حِصَانٌ - فَرَسٌ - جَوَادٌ

گھوڑی: فَرَسٌ

گھوڑے: خَيْلٌ

گھومنا: دَوَّرَ (دَارَ، يَدُورُ)

گھیر لینا: اِحْتِثَاقٌ ب -

اِحْطَاةٌ ب (اِحْطَاةٌ،

يُحِيطُ)

گھیرنا: حَوَّقَ ب (حَاقَ، يَحْوِقُ)

گھی: سَمْنٌ

گیہوں: قَمْحٌ

ل

لکچرار: خَطِيب جِ خُطَبَاء
 لکھنا: كِتَابَةٌ (ن) -
 لِإِنشَاء (ر) إِنشَاءً،
 يُنشِئُ
 لگا رہنا (کسی بات پر):
 فِي كِتَابٍ عَلَى
 لبا کرنا: إِطَالَةٌ (أَطَالَ،
 يُطِيلُ)
 لمبا ہونا: طُولٌ (طَالَ، يَطُولُ)
 لوٹا: إِبْرَيقٌ
 لوٹ جانا: تَوَلَّى (رَوَّى،
 يُوَلِّي)
 لوٹنا: نَهَبٌ (ف)
 لوگ: نَاسٌ
 لونڈی: أَمَةٌ جِ إِمَاءٌ -
 جارِیة جِ جَوَارٍ
 لوہار: حَدَادٌ
 لہرانا (چھنڈے کا): خُفُوقٌ (ض)
 لے آنا: جِئْتُ (جَاءَ،
 يَجِيءُ)
 لیٹنا (سونا): رُقُودٌ (ن)

لاحق ہونا: لُحُوقٌ (س)
 لازم پکڑنا: لُزُومٌ (س)
 لانا: إِتْيَانٌ ب (أَتَى،
 يَأْتِي)
 لائبریری: مَكْتَبَةٌ
 لباس (جمع): مَلَابِسٌ (مفرد:
 مَلْبَسٌ)
 لپٹا ہوا: مَطْوِيٌّ
 لپیٹنا: طَيٌّ (طَوَى، يَطْوِي)
 لذت حاصل کرنا: إِلتِنَادٌ
 لڑاکا: مُقَاتِلٌ
 لڑائی: قِتَالٌ
 لڑکپن: صِغَرٌ
 لڑھکانا: دَحْرَجَةٌ
 لشکر: جُنْدٌ جِ جُنُودٌ -
 عَسَاكِرٌ جِ عَسَاكِرٍ -
 جیش جِ جِيُوشٌ
 لطیف ہونا: لَطَافَةٌ (ش)
 لغزش کرنے والا: هَاثِرٌ

لے جانا: ذَهَابٌ ب (ف)۔

رَوَاحٌ ب (ن)۔ اِذْهَابٌ۔

مَضَى ب (مَضَى،

يَمْضِي)

لیمپ: مِصْبَاحٌ ج مَصَابِيحُ

لیمو: لَيْمُونٌ

لینا: اَخَذْنَا (ن)

مبغوض: بَغِيضٌ

متفرق ہونا: تَفَرَّقَ

متفق ہونا: اِتَّفَقَ عَلَى

(اِتَّفَقَ، يَتَّفِقُ)

متکبر: مَخْتَالٌ

متوجہ ہونا: اِقْبَالَ عَلَى

متولی ہونا: تَوَلَّى (تَوَلَّى،

يَتَوَلَّى)

ٹانا: خَوَّ (مَخَا، يَمْخُو)۔

ہڈم (ض)

ٹانے والا: مَاجِحٌ ج مَجَاةٌ

مٹ جانا: نَزَّهُوْقٌ (ن)۔

اِسْتِدْرَاسٌ

ٹکا: خَابِثَةٌ ج خَوَابِيءٌ۔

جڑے ج جَبْرٌ،

جِرَارٌ - رَاقُوْدٌ

ٹٹی: شُرَابٌ ج اَشْرِبَةٌ

" (گارا): طِبِينٌ

ٹال: مَثَلٌ ج اَمْثَالٌ

بھیور ہونا: اِضْطِرَّارٌ

پچھلی: سَمَكَةٌ

مادہ شتر مرغ: نَعَامَةٌ

ج نَعَامٌ

مارڈالنا: قَتَلَ (ن)۔ قَضَاءٌ عَلَى

(قَضَى، يَقْضِي)

مالدار ہونا: اِشْرَاءٌ

مالک: سَيِّدٌ ج سَادَةٌ،

اَشْيَادٌ، سَيَائِدٌ

ماننا: اَخَذَ ب (ن)

ماہر: حَازِقٌ - بَارِعٌ

ماہر ہونا: حَذَاقَةٌ (ض، س)

مائل ہونا: مَيَّلَ (مَالَ، يَمِيْلُ)

مبارک باد دینا: تَهْنِئَةٌ

| | |
|--|---------------------------------------|
| محبت رکھنا: إِحْبَابٌ (أَحَبُّ، يُحِبُّ) - مِقَّة (وَمَقٌّ، يَمِقُّ) | مساوت: مَسِيرٌ |
| محتاج: ذُو الْكَرْمِ | مسافرت: غُرْبَةٌ |
| محروم کرنا: حِزْمٌ، حِزْمَانٌ (ض) | مست: سَكْرَانٌ جُ سَكَارَى |
| محل: قَصْرٌ جُ قُصُورٌ | مستحق ہونا: إِسْتِحْقَاقٌ |
| محنتی: جُحْتِهْدٌ | مستغرق ہونا: إِسْتِغْرَاقٌ عَلَى |
| مدد: مُسَاعَدَةٌ | مستقل رہنا: مُوَاطَبَةٌ عَلَى |
| مدد چاہنا، مدد طلب کرنا: | مُسْكَرَانَا: تَبَسُّمٌ - إِبْتِسَامٌ |
| إِسْتِعَاذَةٌ - إِسْتِعَاذَةٌ | مستودہ ہاف کرنا: تَبْيِيزٌ |
| مدد کرنا: مُسَاعَدَةٌ عَلَى | مشتاق ہونا: إِشْتِيَاقٌ عَلَى |
| مددگار: عَوْنٌ جُ أَعْوَانٌ - | مشتبہ ہو جانا کسی امر کا کسی پر: |
| وَنِيرٌ جُ وَزْمَاءٌ | إِشْتِيَآهٌ عَلَى |
| مدھم پڑنا: قُلٌّ (قَلٌّ، يَقِلُّ) | مشتغول ہونا: إِشْتِغَالٌ |
| مدت کرنا: ذَمٌّ، مَدَامَةٌ (ذَمٌّ) | مشقت: تَعَبٌ جُ أَتْعَابٌ |
| مرد ہونا: إِزْتِدَادٌ عَنِ | مشق کرنا: دَأَبٌ (ذَبٌّ) - |
| مردود: مَرَجِيمٌ | تَمَرُّنٌ عَلَى |
| مُرْغٌ: دِيكٌ | مشک (گھی کی): رَنْجِي |
| مُرْغِي: دَجَاجَةٌ | مشکل: مُشْكِلٌ جُ مُشْكِلَاتٌ - |
| مرنے والا: مَيِّتٌ | غَامِضٌ - صَعْبٌ |
| | مشورہ دینا: إِشَارَةٌ عَلَى |
| | (أَشَارٌ، يُشِيرُ) |
| | مشورہ طلب کرنا: إِسْتِشَارَةٌ |

(إِسْتَشَارَ، يَسْتَشِيرُ)
 مشورہ کرنا: مُشَاوَرَةٌ
 مشورہ کرنا: شَهْرَانُ (ف)
 مشورہ ہونا: إِشْتِهَارُ
 مصمم ارادہ کر لینا: عَزَمَ عَلَى (ض)
 مصیبت: مِحْنَةٌ ج مِحَنٌ
 مصیبت زدہ: مَكْرُوبٌ
 مطلع کرنا: تَعَرَّفَ بِ
 مطمئن ہو جانا: إِطْمِئِنَّانُ
 مطیع ہونا: إِتْقِيَانٌ
 مضبوط دل: ثَبَتُ الْجَنَانُ
 مضبوط کرنا: إِحْكَامٌ
 مضبوط کرنا (کام کو): إِتْقَانٌ
 اَلْعَمَلِ
 معاف کرنا: عَفُوٌّ عَنِ (عَفَا،
 يَعْفُو)
 معبود: آلِهَةٌ (مفرد: إِلَه)
 معذرت: إِعْتِذَارٌ
 معذور رکھنے والا: عَازِلٌ
 مقروض: غَرِيمٌ ج غُرَمَاءُ
 مقصود: مَرَامٌ

مُكَاوَرَاتٌ: وَكْرٌ (وَكْرٌ، يَكْرُ)
 مگر: دَمِييْسَةٌ ج دَسَائِيسُ
 مکھن: زُبْدٌ - نَرُ بَدَاةٌ
 مگر: إِلَّا
 ملاح: بَحْرِيٌّ
 ملاقات: لُقْيَةٌ - لِقَاءٌ
 ملاقاتی: زَائِرٌ ج زُوَّارٌ
 ملامت کرنا: عَدَالٌ (ض)-
 لَوْمَةٌ فِي، عَلَى (ن)
 ملامت گر: لَائِمٌ
 مل جانا: إِتْضَامٌ عَلَى-
 اِلْتِصَاقٌ بـ
 ملنا: لِقَاءٌ (لَقِيَ، يَلْقَى)-
 اِلْتِقَاءٌ - مُقَابَلَةٌ
 ملنا (خط کا): وَرُودٌ عَلَى
 (وَرَدٌ، يَرُدُّ)
 ممنون کرنا: مَنَّ عَلَى (مَنَّ،
 يَمُنُّ)
 مناسب ہونا: لَيِّقٌ، لَيَاقَةٌ
 (لَاقٌ، يَلِيْقُ)
 منتظم: مُدَبِّرٌ

منٹ: دَقِيقَةٌ ج دَقَائِقُ
 منحوس ہونا: نُحُوسَةٌ (ش)۔
 نحس (س)
 منصور: مَنْصُورٌ۔ مُنْتَصِرٌ
 منع کرنا: نَهَى عَنِ (نہی)،
 يَنْهَى
 منقبض ہونا: اِنْقِبَاضٌ
 منہ افہ
 منہ پھیرنا: اِعْرَاضٌ
 منہ زور (گھوڑا): جَمُوحٌ
 منہ موڑنا: تَحَوُّلٌ عَنِ۔
 اِعْرَاضٌ عَنِ

موٹا ہونا: غِلَظٌ (س، ش)
 موچی: اِسْكَافٌ ج اَسَاكِفَةٌ
 مورد: آس
 موزہ: خُفٌّ
 موقوف ہونا: تَوَقَّفٌ عَنِ
 میانہ روی: اِقْتِصَادٌ
 میاؤں میاؤں کرنا: مَوَّءٌ (مَاءٌ)،
 يَمُوءُ
 میچ: وَشِدٌ ج اَوْتَادٌ
 میس چشم عورت: شَهْلَاءٌ
 میلا: وَسِخٌ
 میوہ: فَاكِهَةٌ ج فَوَاكِهٌ

ن

نہربان: شَفِيقٌ۔ حَنُونٌ
 نہربان ہونا: حَنَّ عَلَى (حَنٌّ،
 يَحْنُ)
 نہربانی: مَعْرُوفٌ
 نہربانی کرنا: تَكَرُّمٌ عَلَى
 نہمان: ضَيْفٌ ج ضَيْفُونَ
 نہمانی کرنا: قَرَى (قَرَى، يَقْرِي)
 نہینہ: شَهْرٌ ج شُهُورٌ
 موت: مَنُونٌ

نا اُپید ہونا: يَأْسٌ (يَيْئَسُ،
 يَيْئَأْسُ)۔ قُنُوطٌ (س)
 ناپید: مَقْقُودٌ
 ناتوانی: عَجْزٌ
 ناجائز: غَيْبٌ مُبَاحٌ
 ناخن: ظُفْرٌ ج اَظْفَامٌ
 ناخوشگوار: وَخِيمٌ

نشانی پر لگنے والا: صَائِب
 نشانی: آيَةُ ج آیات
 نشہ: سَكْرَةٌ
 نشہ آور: مُسَكِر
 نشہ لانا: إِسْكَارًا
 نصیحت: نَصْمٌ
 نصیحت قبول کرنا: إِتِّعَاظُ
 نصیحت کرنا: نُصْمَةٌ (وَعِظُ
 وَعَظُ) (وَعِظُ، يَعْظُ)
 نظارہ: مَنْظَرٌ ج مَنَاطِرُ -
 مَرَأَى
 نفرت کرنا: تَنَافُرٌ
 نفع دینا: نَفْعٌ (و)
 نکالنا: إِخْرَاجٌ - إِسْتِخْرَاجٌ -
 طَرْدٌ (ن)
 نگہبان: حَرَسٌ (مفرد)
 حَرَسِيٌّ
 نگہبانی: حِرَاسَةٌ
 نگہبانی کرنا: حَرَسٌ (س، ن)
 نگہداشت: مُحَافَظَةٌ عَلَى
 نماز پڑھنا: تَصْلِيَةٌ (صَلَّى،

ناواری: عَيْلَةٌ - فَشْرٌ
 نادم ہونا: نَدَمٌ، نَدَامَةٌ (س)
 ناراض ہونا: تَشَكُّرٌ -
 إِغْتِيَاظٌ (وِغْتَاظٌ،
 يَغْتَاظُ)
 نازاں ہونا: إِعْجَابٌ [وہ نازاں
 ہوا: أُعْجِبٌ]
 نازل کرنا: إِنْزَالٌ
 نازل ہونا: حَلٌّ ب (ض، ن)
 ناشپاتی: إِجَاصَةٌ
 نام رکھنا: تَسْمِيَةٌ (سَمَّى،
 يُسَمِّي)
 ناواجب: غَيْرُ الْمَعْقُولِ
 رب: رِيْشَةٌ
 پیولین: نَابِلْيُون
 نجات پانا: نَجْوٌ، نَجَاةٌ
 (نَجَا، يَنْجُو)
 نجات دینا: إِتِّجَاءٌ - تَنْجِيَةٌ
 نرمی برتنا: حِلْمٌ (ش)
 نرم ہونا: لِينٌ (لَانَ،
 يَلِينُ)

| | |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| نیکی کرنا: إِضْطِنَاع | يُصَلِّي (|
| و | نمودار ہونا: طُلُوع (ن) |
| واپس بھینا: إِسْرَ جَاعِ عَلَى | نواں حصہ: تَشْعُ جِ أَتْسَاعِ |
| واپس پھرنا: اِنْصِرَافِ | نوجوان: شَابُ جِ شَبَابِ، |
| واجب ہونا: وَجُوبِ | شُتَّانِ |
| (وَجَبٌ، يَجِبُ) | نوکرانی: خَادِمَةٌ - وَصِيغَةٌ |
| وارد ہونا: وُرُودِ (وَرَدٌ، | جِ وَصَائِفِ |
| يَرِدُ) | نہانا: غَسَلِ (ض) |
| واقع ہونا: وَقُوعِ (وَقَعٌ، | نہلانا: غَسَلِ (ض)۔ اِغْتِسَالِ |
| يَقَعُ)۔ صُدُورِ (ض، ن) | نیت کرنا: نِيَّةِ (نَوَى، |
| واقف ہونا: وَقُوفِ عَلَى | يَنْوِي) |
| (وَقَفٌ، يَقِفُ)۔ | نیزہ: رُحْمِ جِ رِمَاحِ |
| اِطِّلَاعِ عَلَى | نیزہ زنی: طِعَانِ |
| والی بنانا: تَوَلِيَّةِ (وَلَى، | نیک: بَارٌّ جِ بَرَرَةٌ - صَالِحِ |
| يُؤَلِّي) | جِ صُلَحَاءِ |
| وجہ: عِلَّةٌ جِ عِلَلِ - | نیک بخت لوگ: سُعْدَاءِ (مفرد) |
| وَحْبُهُ جِ وَجُوهُ - | سَعِيدِ) |
| سَبَبِ جِ اسْتَبَابِ - | نیک لوگ: اَبْرَارِ (مفرد: بَرٌّ) |
| أَجَلِ (مِنْ أَجَلِكَ | نیک بختی: سَعَادَةٌ |
| فَعَلْتُ هَذَا) | نیکی: مَعْرُوفِ - خَيْرِ - |
| | صَلَاحِ - حَسَنِي |

وحی بھینا: اِیْحَاءُ عَلٰی

(اَوْحٰی ، یُوْحِی)

وزن: وَزَنَ جِ اَوْزَانٍ -

ثِقْلٌ جِ اَثْقَالٌ

وزن کرنا: وَزَنَ ، نِزَانَةٌ

(وَزَنَ ، یَزِنُ)

وزیر بنانا: اِیْسْتِیْزَارٌ

(اِیْسْتَوِزِرُ ، یَسْتَوِزِرُ)

وصیت کرنا: اِیْبِصَاءٌ ب

(اَوْحٰی ، یُوْحِی)

وضاحت سے ظاہر کرنا:

اِفْصَاحٌ عَنِ

وَضُوحًا: تَوْضُوْءٌ

وعدہ کرنا: وَعَدَ ، عِدَّةٌ

(وَعَدَ ، یَعِدُ)

وقت: وَقْتُ جِ اَوْقَاتٍ -

حِیْنَ جِ اَحْیَانٍ

وقف کرنا: وَقَفَ (وَقْفٌ ،

یَقِفُ)

وکیل بنانا: تَوَكَّلَ

ویران کرنا: اِیْخْرَابٌ - تَخْرِیبٌ

ہ

لاٹھ: یَدٌ جِ اَیْدٍ

لاٹھ (درمیانی انگلی سے کہنی تک):

ذِرَاعٌ جِ اَذْرَعٌ

ہار: عِقْدٌ جِ عُقُودٌ

ہاں: اِیَّی - نَعَمْ - جَیْرٌ

ہتھیار سوئتنا: شَهْرٌ (ن)

ہتھیلی: رَاحَةٌ جِ رَاحَاتٌ

ہجے کرنا: هَجَاءٌ (هَجَا ،

یَهْجُوْ)

ہجو کرنا: هَجُوْ ، هِجَاءٌ

(هَجَا ، یَهْجُوْ)

ہدایت پانا: اِیْهْتِدَاءٌ

ہدایت کرنا (ہدایت دینا، مشورہ

دینا): اِیْشَارَةٌ عَلٰی

ہزار: اَلْفٌ جِ اَلُوفٌ

ہضم ہونا: اِنْهَضَامٌ

ہفتہ (دن): سَبْتٌ

ہفتہ (۷ دن): اُسْبُوْعٌ

جِ اَسَابِیْعٍ

ہکابکا: مَبْهُوت

ہلاکت: وَيْئَل

ہلاک کرنا: إِهْلَاك - إِيْيَاق

(أَوْبِق، يُوبِقُ)

ہلاک ہونا: عَطَب (س)

ہم عمر لڑکی: لِدَاة ج لِدَات

ہم شین: جَلِيس ج جُلَسَاء

ہمیشگی: دَوَام

ہمیشگی کرنا: مُوَاطَبَة عَلٰی

ہمیشہ: أَبَدًا

ہوا کا چلنا (سختی سے): عَضْف (ض)

ہوش میں آنا: إِفْآقَة

(أَفَاق، يُفِيقُ)

ہوشیاری: حَزْم

ہیبت زدہ ہونا: هَيْبَة

(هَاب، يَهَابُ)

ی

یا: آو - آم - إِمَّا

یاد رکھنے والا: وَاع ج وَعَاة -

حَافِظ ج حُقَاط

یکے بعد دیگرے وارد ہونا:

تَوَارِد

یگانہ ہونا: إِفْرَاد

یونیورسٹی: دَارُ الْعُلُوم

یہاں: هَهُنَا

مقبول عام پریس، ریوے ڈڈ، لاہور میں باہتمام مولوی نواب حسین صاحب نے طبع ہوئی

حل دروس العربیہ

At the
awful.

اس حل میں "دروس العربیہ" کی تمام مشقوں اور متفرق کہانیوں کا عربی ترجمہ کامل اعراب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے تاکہ جن جملوں کا ترجمہ قلت وقت کے باعث جماعت میں نہ کرایا جاسکے، طلبہ بطور خود ان کا ترجمہ کر کے اس حل کے ساتھ اپنی کوشش کا مقابلہ کر لیا کریں۔ جو لوگ پرائیویٹ طور پر عربی کے مطالعہ میں مصروف ہیں، دروس العربیہ کو اس حل کی مدد سے استعمال کرنے میں انہیں بہت سہولت رہیگی۔ قیمت ۱۰/-

ادبی میوے



باکوڑہ الادب کی پچیس کہانیوں کا سلیس اردو ترجمہ یہ کہانیاں اردو دان اصحاب کے لئے بھی دلچسپی کا موجب ہیں۔ ان میں سے تقریباً ۱۵ کہانیاں تاریخ اسلام سے تعلق رکھتی ہیں اور خلفاء و ائمہ اسلام کے حیرت انگیز کارناموں پر مشتمل ہیں۔ قیمت ۱۰/-

المکتبۃ الحجازیہ، پیدار روڈ۔ لاہور

حل دروس العربیہ

At the
awful.

اس حل میں "دروس العربیہ" کی تمام مشقوں اور متفرق کہانیوں کا عربی ترجمہ کامل اعراب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے تاکہ جن جملوں کا ترجمہ قلت وقت کے باعث جماعت میں نہ کرایا جاسکے، طلبہ بطور خود ان کا ترجمہ کر کے اس حل کے ساتھ اپنی کوشش کا مقابلہ کر لیا کریں۔ جو لوگ پرائیویٹ طور پر عربی کے مطالعہ میں مصروف ہیں، دروس العربیہ کو اس حل کی مدد سے استعمال کرنے میں انہیں بہت سہولت رہیگی۔ قیمت ۱۰/-

ادبی میوے



باکوڑہ الادب کی پچیس کہانیوں کا سلیس اردو ترجمہ یہ کہانیاں اردو دان اصحاب کے لئے بھی دلچسپی کا موجب ہیں۔ ان میں سے تقریباً ۱۵ کہانیاں تاریخ اسلام سے تعلق رکھتی ہیں اور خلفاء و ائمہ اسلام کے حیرت انگیز کارناموں پر مشتمل ہیں۔ قیمت ۱۰/-

المکتبۃ الحجازیہ، پیدن روڈ۔ لاہور

دروس الغریب

1925

مؤلف

ظفر اقبال، ایم اے، بی بی
لیکچرار، سنٹرل ٹریننگ کالج، لاہور

محمد نسیم صدیقی، مولوی فاضل منشی فاضل
معلم، گورنمنٹ ہائی اسکول، شہر سیالکوٹ

المکتبۃ الحجازیۃ بسیدین روڈ - لاہور

۱۹۳۱ء

۱۳۴۹ھ